

الله

علوم و معارف کا نایاب خزانہ

کتاب جواہر الرسائل

مترجم: شیخ محمد شاداب تجانی الخیری

تالیف

شیخ الاسلام الحاج
ابراهيم ابن الحاج عبد الله التجاني الكولخي



دیباچہ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

و الحمدلله رب العلمين ،و الصلواة و السلام على رسول الأمين سيدنا و نبينا محمد و على آله و أصحابه أجمعين

حضرت قطب الفرد غوث زمانہ سیدنا شیخ ابراہیم نیاس الکولخی رضی اللہ عنہ ؛کی یہ عظیم کتاب جو جامع مکتوبات کی شکل میں آپ کے اور میرے درمیان ہے ،یہ روحانی اور مخفی علوم کے تلاش کرنے والے طالبین کے لیے کسی کرامت سے کم درجہ نہیں رکھتی۔ حضور سیدنا شیخ ابراہیم نیاس رضی اللہ عنہ نے جو مکتوبات اپنے چاہنے والوں، خلفاء اور اہل طریقت کو ان کے احوال سے واقف کرواتے ہوئے اور ان کی روحانی اور شرعی اصلاح و تربیت کے غرض سے لکھیں، وہ صرف ان مخصوص لوگوں کے لیے نہیں بلکہ تمام اہل طریقت کے لیے بروز قیامت تک ایک نایاب نعمت ہے جس کا حق بشر میں سے کوئی دوسرا ادا کر ہی نہیں سکتا۔

ان تمام مکتوبات میں حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے ان تمام موضوع پر روشنی ڈالی ہے جو سالکین طریقت کے لیے اشد ضروری ہے، بنا ان باتوں کو جانے یا ان باتوں کو نظر انداز کر کے کوئی بھی صاحب طریقت اہل بصیرت اور معرفت الٰہی کی منزل پر قدم نہیں رکھ سکتا۔ مخفی علوم اور معرفت اور حقائق الہیہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کا خاصہ ہے جو آپ کے زمانے میں نہ کسی کے پاس تھا اور نہ کسی نے ان مقامات کی خوشبو سونگھی تھی۔ اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کو صاحب الفیض بنا کر بھیجا، اور آپ کے ہاتھوں سے طریقہ تجانیہ کا وہ فیض پھیلا جو دیکھنے والوں کے لیے کسی کرامت سے کم نہ تھی۔ آپ نے اپنی ظاہری حیات میں کم از کم چار کروڑ لوگوں کو داخلے سلسلہ کیا، اور نہ جانے اس میں سے ہزاروں بلکہ لاکھوں عارف باللہ کے منزل پر فائز ہوئے۔

کتاب جواہر رسائل میں ان تمام چیزوں کا ذکر ہے جو ایک مرید کو اپنے سلوک کے راستے میں جاننا ضروری ہے اور ان تمام شرائط و قوانین کی پابندی اسے معرفت الہٰی کے منزل تک لے جاتی ہے۔

یہ جامع مکتوبات کی کتاب صرف طریقت ہی نہیں بلکہ شریعت مطہرہ کی پاسبانی پر بھی متوجہ ہے، نمازوں کی وقت پر ادائیگی، رمضان کے روزوں کی پابندی، شریعت مطہرہ پر سختی سے عمل پیرا کرنا، حرام و حلال میں ہمیشہ فرق کرتے رہنا، تمام حرام کردہ چیزوں سے بچنا، تقوی الہٰی اختیار کرنا اور اپنی زندگی کو مکمل توکل اور رضا و تسلیم کے ساتھ بتانے کا عظیم درس اس نایاب کتاب میں موجود ہے۔

لہٰذا ان تمام لوگوں کو مبارکباد جو اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں یا کر رہے ہیں، کیونکہ بیشک یہ کتاب اللہ کے رازوں میں سے ایک راز اور ان نایاب اور مخفی علوم کا ایک ایسا خزانہ ہے جو صرف اہل بصیرت اور اہل نظر ہی سمجھ سکتے ہیں۔ البتہ ہر عام و خاص کو اس کتاب کو اپنی دل اور دماغ دونوں کی آنکھیں کھول کر پڑھنا ضروری ہے تاکہ وہ اس کتاب کے تمام ظاہری باطنی، سری، خفی و معنوی فیوض وبرکات سے مستفیض ہوں اور تمام پڑھنے والوں کو حضرت قطب الفرد ابو الوقت غوث زمانہ سیدنا شیخ ابراہیم نیاس رضی اللہ عنہ کی روحانی حمت و توجہ نصیب ہو۔

"گر فنا خواھی ز خود آزاد شو؛

گر بقا خواہی بخود آباد شو جو"

"اگر تو فنا کا طالب ہے تو اپنی ذات (خودی) سے آزاد ہو جا؛

اگر بقاء کی خواہش ہے تو پھر تو اپنی ذات میں آباد ہو جا"

آمین !

والحمد اللہ اولا و آخیرا ،و صلی اللہ علیہ خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

(مترجم - شیخ محمد شاداب تجانی الخیری)

١ صفر المظفر، ١٤٤٦ھ

بمطابق 5 اگست، 2024.

فہرست مضامین جواہر الرسائل

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِه
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر ۔1

سلوک کے سفر میں منکشف ہونے والے اسرار و رموز کو چھپائے رکھنے اور خد کو خلقت سے پوشیدہ رکھنے کے بیان میں:-

تمام حمد و تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو تمام عالمین کا رب ہے اور جو نہایت رحم والا ہے ۔ اللہ کی رحمتیں اور سلامتی ہو ہمارے پیارے رسول پر (صلی اللہ علیہ و سلم)، ان کی حقیقت کے مطابق جس کی وسعت کا کوئی شمار نہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالٰی و برکاتہ ! آپ کا خط ملا، جسے آپ نے بھیجا ہے اور اس کی باتوں سے میں بہت خوش ہوں۔ میں آپ کو اللہ کے حفاظت میں رکھتا ہوں، جس کی حفاظت ہمیشہ کیلئے ہے،(داءمی) ہے ، اور آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ اپنے مصروفیات اور فارغ لمحوں میں اللہ کے ساتھ وابستہ رہیں۔ اللہ کے لیے ہر وقت تیار رہیں ! "جو شخص اللہ کے لیے ہوتا ہے، اللہ بھی اس کے لیے ہوتا ہے ! "
(یعنی:- ہر گھڑی اس کے ذکر میں گزاریں ،چاہے آپ کسی بھی حال میں ہوں)
سب کچھ چھوڑ کر صرف اللہ کے لیے خد کو سپرد کردیں، اور آپ کا خودی (نفس) بھی تو مخلوق میں "شامل ہے !
قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ

کہ دو: "اللہ ! پھر انہیں ان کی بے مقصد بحثوں اور جھگڑوں میں کھیلنے دو۔

آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ اس آیت کریمہ میں اللہ نے ہر چیز کو "تفریح اور مذاق "بیان کیا ہے۔ اس لیے آپکو دو شیخ منتخب کرنے چاہیے: ظاہری طور پر آپ کا شیخ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت ہونی چاہیے، اور باطنی طور پر آپ کا شیخ ہمارے مولا، سیدنا احمد التجانی (رضی اللہ عنہ) ہیں، جو ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں ! ذرائع صرف ذرائع ہیں، اور کچھ نہیں زیادہ ! جو میں نے ابھی کہا ہے وہ آپ کے لیے ہے۔ آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ اپنا راز

(سلوک کے راستے میں منکشف ہونے والے اسرار و رموز، جن کا تعلق معرفتِ خاصہ سے ہے) چھپائیں اور اللہ کی خفیات ربوبیت (اسرار الہیہ) کو اپنے دل کے گہرایوں میں دفن کریں، جب تک اللہ آپ کو خلق پر ظاہر نہیں کرتا۔ جو شخص اللہ کے اجازت کے بغیر" شیخی یا ولایت "(صاحب روحانیت ہونے اور اس کی معرفت جاننے کا دعویٰ کرنے) کا دعوی کرے، اس نے اپنے دین اور دنیا کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ اپنی قوم میں بے نقاب اور ذلیل ہو جائے گا ! مگر، اگر اللہ آپ کو ظاہر کرتا ہے، تو اس کا تحفہ کوئی نہیں روک سکتا ! در حقیقت، وقت سے پہلے ظہور کی محبت آپ کو کامل طور پر خلق میں ظاہر ہونے سے روک دے گی، کیونکہ آپ نے اپنی نفس کی اجازت کے تحت اس کا ارادہ کیا ہے۔ اگر اللہ نے آپ کو چھپا رکھا ہے تو(خلق سے پوشیدہ رکھا ہے)، تو پوشیدہ رہنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہے اور اگر اس نے آپ کو ظاہر کر دیا ہے، تو ظاہر ہونا آپ کے حق میں بہتر ہے ! اللہ کی مرضی کے سوا کسی چیز کو چاہنے کی طلب نہیں کرنا ! جو شخص معروف ہونے کی خواہش رکھتا ہے، وہ واقعی اہل ظاہر کا بندہ ہے، اور جو شخص پوشیدہ رہنے کی خواہش رکھتا ہے، وہ پوشیدگی کا بندہ ہے، مگر جو شخص صرف وہی چاہتا ہے جو اللہ کی مرضی ہے، وہ حقیقت میں اللہ کا بندہ ہے ! عارف باللہ (العارف) وہ ہے جو اللہ کی مرضی کے لئے اپنی مرضی کو چھوڑ دے !

"ہادی" کو کہہ دو کہ میں نے اسے اجازت دی ہے کہ وہ آپ کو زیارت کا رازا (سر زیارہ) سکھائے۔ یہ راز خفیات کا ایک تہائی حصہ ہے اور اس میں وہ نام (پوشیدہ اسم) شامل ہے جو سیدنا شیخ احمد التجانی (رضی اللہ عنہ) کے روحانی درجے (مقام) کے لیے خصوصی ہے۔ خلیفہ حبیب اللہ سیک کو میری طرف سے سلام کہنا ۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمارے حق میں دعاء کرے۔

سلام: ابراھیم ابن الحاج عبداللہ التجانی

1348 هجری / 1929 عیسوی

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِه
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر ۔2

ہدایت نمبر ۲: مذہبی فرائض کی پابندی کے بارے میں

اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو ہمارے آقا محمد ﷺ پر، ان کے خاندان اور صحابہ پر۔ تمام تعریفیں اور شکر اللہ کے لئے ہیں، جس نے اپنے دوستوں کی پیروی کو کامیابی اور راست بازی کی شرط بنایا! اور جس نے ان سے محبت کرنے، ان کی عزت کرنے اور ان کے احکامات پر عمل کرنے کو فائدہ مند اور نفع بخش بنایا! آقا جان محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام اور برکت ہو، جنہوں نے فرمایا، "اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر رکھی گئی ہے: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں؛ پانچ وقت کی نماز قائم کرنا؛ رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا؛ زکوٰۃ دینا؛ اور اگر مالی استطاعت ہو تو مکہ جا کر حج کرنا۔"

اللہ تعالیٰ کے کامل وارث (خلیفہ)، شیخ احمد التجانی (رضی اللہ عنہ) جنہوں نے فرمایا، "اگر آپ کو میرے بارے میں کچھ سننے کو ملے تو اسے شریعت کی کسوٹی پر پرکھو؛ اگر وہ شریعت کے مطابق ہو تو اسے قبول کرو؛ اور اگر نہ ہو تو اسے مسترد کر دو!"

اس کے بعد: میں خود کو اور آپ سب کو وہی نصیحت کر رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے پچھلی قوموں کو کی تھی – کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، عوامی طور پر اور نجی طور پر! تقویٰ کا مطلب ہے کہ اللہ کے احکامات پر عمل کرنا اور اس کی ممنوعات سے بچنا۔ اس کے احکامات میں سب سے اہم پانچ وقت کی نماز کو جماعت کے ساتھ اور وقت پر ادا کرنا ہے – اور پانی سے پاکی حاصل کرنا! سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ کے ساتھ یا ہمارے شیخ احمد التجانی (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ تعلق کا دعویٰ کرے اور پھر اپنی نماز میں کوتاہی کرے یا اس کی پاکی کے بارے میں غافل ہو – جیسے کہ نماز

کے لئے پاک مٹی سے تیمم کرنا، جھوٹی بہانہ بازی کرتے ہوئے۔ تیمم کا (درست) عذر (ایک فرض نماز کے بعد) ختم ہو جاتا ہے اور یہ کسی پوری جماعت کے لئے عمومی رویہ نہیں بن سکتا ! بے شک، ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں !

"تو اپنے خالق سے توبہ کرو اور اپنے آپ کو قتل کرو {نفس} یہ تمہارے خالق کے ساتھ بہتر ہے،"

اس کے بعد: میں یہ خط اپنے تمام محبین کو لکھ رہا ہوں — ہر ایک کو اس کے نام سے — عام لوگوں اور خاص لوگوں، اور سب کے لئے۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ ! ایک سلام جو ہمارے آقا احمد التجانی رضی اللہ عنہ کی حمایت کے ساتھ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارے روحانی حالات اور ہماری قسمت کودرست اور بہتربنائے، اور ہمیں ایمان کی مٹھاس عطا کرے، اور ہماری عبادت کی خلوصیت عطا کرے [صدق العبودیہ]، اور ربوبیت کے حقوق کی پاسداری کے ساتھ۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ناموں کو اپنے محبوب اور منتخب افرادکی فہرست میں لکھ دے [دیوان احباب و اصطفاء] اور ہمیں محفوظ رکھے اور ہماری نگہبانی کرے، بے شک وہ نیک لوگوں کا نگہبان ہے !

میں آپ سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ روزانہ پڑھے جانے والا وظیفہ کے لئے بھائیوں کے ساتھ جمع ہوں، کیونکہ اگر آپ میں سے کوئی بھی اس خط کو موصول کرنے کے بعد بغیر کسی جایز شرعی عذر کے ایک وقت کے لئے بھی اسے چھوڑ دے تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ میں اس سے بری الذمہ ہوں، اور اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں اور ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ! بے شک، کوئی بھی صحیح طور پر ہمارے طریقہ کار میں سفر نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ جیسا کہ میں اور میرے ساتھی عمل کر رہے ہیں۔ آپ کو ہر وقت اپنی توبہ کو تازہ رکھنا چاہئے — ہر روحانی مقام پر — اور ہر سانس اور ہر لمحے کے ساتھ اللہ کی نگہبانی میں محتاط رہنا چاہئے ! آپ کو نبی ﷺ کے فرمان پر عمل کرنا چاہئے، "اپنے آپ کو محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہیں محاسبہ کیا جائے !" آپ کو اپنے رب اور مالک کے ساتھ اپنے معاملات میں پوری خلوصیت کے ساتھ جدوجہد کرنی چاہئے، تاکہ آپ میں سے کوئی بھی وہاں نہ پایا جائے جہاں اللہ نے منع کیا ہے، اور نہ ہی اس کے احکامات میں کوتاہی کی جائے۔

میں آپ سب کو خبردار کر رہا ہوں کہ کسی بھی ممنوعہ چیز کے قریب نہ جائیں، کیونکہ حرام چیزیں جہنم کی ہمسایہ ہیں ! میں آپ کو غفلت سے بھی خبردار کر رہا ہوں، کیونکہ غفلت ہر گناہ، خواہش اور بدصورت رویے کی جڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، "اچھے اخلاق [ادب] کا مطالبہ اس سے ہے جس پر میں نے اپنے ناموں کو ظاہر کیا، اور مکمل فنا اس شخص سے ہے جس پر میں نے اپنی ذات کی کمال کو ظاہر کیا !" لہذا، میں آپ سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے روحانی سفر [سلوک] میں اچھے ادب کا مظاہرہ کریں !

جیسا کہ شاعر نے کہا: "ایک روحانی جذبہ رکھنے والا صوفی [مجذوب] اگر وہ سنبھلنے میں ناکام رہا تو وہ بغاوت کر چکا ہے، اور اگر وہ اطاعت کے ساتھ خود کو درست نہیں کرتا تو اس نے سیدھا راستہ چھوڑ دی ہے۔ جس نے مطلوبہ چیز کو حاصل کیا ہے اسے شکر گزاری کی طرف دوڑنا چاہیئے؛ اگر نہیں، تو اس کی روح کا اللہ کی موجودگی سے کٹ جانا اس کی بربادی کا آغاز ہے !"

لہذا، میں آپ سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ مکمل طور پر مشغول ہو جائیں اور اللہ کے سوا سب کچھ چھوڑ دیں ! میں آپ سب کو صبر کی تلقین کرتا ہوں؛ ایک دوسرے سے محبت کرنے کی؛ ایک دوسرے کی رہنمائی کرنے کی؛ ایک دوسرے کی زیارت کرنے کی؛ ایک دوسرے کے ساتھ عاجزی دکھانے کی؛ اور ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھنے کی— اللہ کے لئے، اللہ میں، اور اللہ کے ساتھ ! نیکی [بر] اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کریں، اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کریں، تاکہ آپ کامیاب ہوں ! اپنے خاندان اور اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ، اور نبی ﷺ نے فرمایا، "یعنی اپنے خاندان سے کہو: 'اپنی نماز کی حفاظت کرو !'، 'اپنی نماز کی حفاظت کروکی حفاظت کرو !'، 'اپنے روزے کی حفاظت کرو !' 'اے خاندان، اپنے آپ کو پاک رکھو !' 'اے خاندان، غریبوں کی مدد کرو !'" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ (القرآن 20:132)

اپنے خاندان کو نماز قائم کرنے کا حکم دو، اور اس کی ادائیگی میں صبر کرو۔ 'ہم تم سے رزق نہیں چاہتے، بلکہ ہم ہی تمہیں" رزق دیتے ہیں اور انجام نیک لوگوں کے لئے

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آپ سب کو اللہ کی تعریف اور شکر گزار ہونا چاہئے کیونکہ اس نے آپ کو اس ربانی فیض (فیضہ) میں سب سے پہلے داخل ہونے والوں میں شامل کیا؛ لیکن بیٹھ کر آرام نہ کریں یا آرام دہ نہ ہوں، کیونکہ آپ کے بعد آنے والے لوگ ہیں جو آپ سے آگے نکل جائیں گے اگر آپ اپنے رب کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کریں گے ! اللہ کی پناہ مانگو اس سے کہ ایسا نہ ہو کیونکہ یہ سب سے بڑی نقصان ہو گی ! اس (فیض تجانیہ) کا مقصد ہر لمحے کے ساتھ مسلسل روحانی بلندی اور اضافہ ہے ! میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی زوایہ کو پانچ وقت کی نمازوں اور روزانہ کی وظیفہ کی تلاوت کے ساتھ فعال رکھیں۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنا سارا (فارغ) وقت رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجنے میں گزاریں (درود فاتح)، کیونکہ جو کوئی بھی ایسا کرتا ہے وہ سب سے بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے ! سلام۔

حضرت شیخ ابراہیم نیاس التجانی کی تحریر سے حضرت سید علی ابن الحسن سیسے (رضی اللہ عنہ) نے نقل کی۔

1930 عیسوی|1349ھ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِه
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 3

ان لوگوں کے متعلق جو مجذوب ہو چکے ہیں، اور ان سالکین طریقت کے لیے جنہیں حالت جذب نھیں ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، الْعَزِيْزِ، الْجَبَّارِ، الْمُتَكَبِّرِ۔
السَّلاَمُ عَلَى النَّبِيِّ الْحَبِيْبِ، وَعَلَى أَهْلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ۔

جو تمام لوگوں کو یہ پیغام پہنچائے، جو ہمارے ساتھ منسلک ہیں، ان تمام لوگوں کو میں سلام پیش کرتا ہوں۔

اس کے بعد:- یہ جان لینے کی بات ہے کہ میرے ساتھ دو قسم کے لوگ ہیں جن کا نہ میرے ساتھ کوئی تعلق ہے اور نہ ہی ان پر کسی طرح کی میری نسبت کا اثر ہے، اگر وہ اپنی حالت میں ہمیشہ رہیں (مجزوبیت / جزب) اور آگے نہیں بڑھیں، پہلے وہ شخص جو حالت جزب میں ہے اور اللہ کے احکام پر عمل نھیں کرتا ، اور دوسرا وہ شخص جو اللہ کے راستے پر ہو کر بھی روحانی معاملات سے خالی ہے(یعنی اس کو شخص پر زکر و ازکار اور روحانی جزب کا زوق نہیں معلوم) ۔ میری خواہش ہے، جیسا کہ آپ جانتے ہیں، کہ جو کوئی ہمارے روحانی سفر میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے، وہ میرے راستے پر چلے، جیسا کہ میں اللہ کے حکموں کو مانتا ہوں اور ان کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑنے کی کوشش کرتا ہوں—دل کے اندر اور بیرونی طورپر، اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ و سلم)کی رزا حاصل کرنے کی تمنا رکھتا ہو۔ جو شخص ہم سے منسلک ہے لیکن خلاف شریعت کام کرتا ہے، اور اللہ کے ممنوع کردہ کاموں میں مشغول ہے، اور اس کے احکمات کو

چھوڑ دیتا ہے، میں اللہ کو اپنا گواہ بناتا ہوں، میں آپ سب کو بھی گواہ مانتے ہوے یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں، کہ میرا ان لوگوں سے کوی تعلق نھیں۔ اے اللہ ! میں ان لوگوں کے کاموں سے دوری رکھتا ہوں(جس چیز کو میں نے ان کو کرنے سے روکا تھا)۔

وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْ(قرآن 24:31)

اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ (ترجمہ کنز الایمان)

جو آپ نے میرے مریدین کے بارے میں کہا ہے کہ وہ اسرار الہی کے راز اور مسرات سے بھرے ہیں، یہ درست ہے- مگر آپ کے درمیان میرے مریدین کہاں ہیں؟ اگر حالت اسی طرح ہے جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے، تب وہ پارس پتھر سے زیادہ نادر ہیں، اور میں ہر مقدم (خلیفہ) کی اجازت و خلافت کو واپس لینے کے قریب ہوں، جو جابرانہ چیزوں کی موجودگی میں (اپنے سامنے برا ہوتے دیکھنے کے باوجود) برائیوں کو نہیں روکتے۔ اگر انہیں برا عمل روکنے کی طاقت نہ ہو، تو ان کو اللہ اور اس کے رسول صلیٰ اللہ علیہ وسلّم اور ہمارے یہاں قیام کرے (کولخ، آپ " حضرت شیخ ابراہیم نیاس رضی اللہ عنہ کے شہر میں)۔ اللہ کی قسم، جس چیز نے انہیں دنیا کی رغبت سے روکا ہے وہ بے شک ہماری صحبت ہے اور ہماری وابستگی کا اثر ہے جو لمبا عرصہ گون ہے ہماری صحبت میں گزارا ہے۔جو بھی ہمارے ساتھ لمبا عرصہ گزارتا ہے وہ کچھ ہی دنوں میں اپنی نفسانی خواہشات پر غلبہ پا لیتا ہے، ان میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی بیویوں کو بھی بھول چکے ہیں اور وہ ہماری اجازت کے بنا ان کے قریب بھی نہیں جاتے،یہاں تک کہ میں انہیں خود ان کے پاس جانے کی نصیحت کرتا ہوں۔ہمارے مریدوں کے یہاں یہ روحانی احوال ہے۔

لہذا آپ کو چاہیے کہ اللہ کے حضور توبہ کریں، اس کی اطاعت کریں اور اس کے احکام کی، اس کے حرام کردہ چیزوں سے بچے، اور حالت رہبانیت سے بھی بچے۔ اللہ نے سلطان الاولیاء سے ایک دفعہ کہا" کہو، کے اے اللہ میرے علم کی دولت سے مالا مال کر دے" ۔ لہذا جو چیز مریدوں کے لیے فائدہ مند ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنا روحانی سفر (سفر) جاری رکھے ہیں یہاں تک کہ وہ ہماری جانب پہنچ جائے، اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا تمہیں دوسرے شیخ کے پاس جانے کی ضرورت ہے جو مقام میں مجھ سے بھی اگے ہو۔

پر تمہیں اس بات سے واقف ہونا چاہیے--اللہ تم پر رحم فرمائے---بہت ایسے لوگ جو خود کو ولی کہتے ہیں اور ولایت کا دعوی کرتے ہیں، حقیقت میں انہوں نے اللہ اور اپنے مریدوں کے درمیان ایک پردہ حائل کر دیا ہے،یہ صرف ان کی

کوتاہیوں کا نتیجہ ہے۔ جو بھی یہ دعوی کرے کہ وہ اللہ سے جڑا ہے اور لوگوں کو ہی اللہ کے راستے پر سفر کرنے سے روک دے بے شک اس شخص نے اللہ کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا ہے، ایسے لوگوں کو منحوس لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے، جو حقیقی اولیاء کا بھی انکار کرتے ہیں اور پھر آخر کار اللہ کا ہی انکار کر بیٹھتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کامل شیخ کا انکار کرتے کرتے اتنے اندھے ہو جاتے ہیں کہ، اللہ انہیں اس حال پر لا کر کھڑا کر دیتا ہے کہ وہ خود اللہ تعالی کا انکار کر بیٹھتے ہیں۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے کہ تم کچھ وقت ہمارے ساتھ گزارا کرو تاکہ تمہیں ہماری صحبت سے اللہ کے حضور سفر کرنے (سلوک) کے اداب اور طور طریقوں کا پتہ چلے، اگر تم نے ہم سے ولایت کی حقیقت حاصل کر لی ہو--- کہ بے شک جس نے بھی اس کو پایا اس نے بھت بڑی نعمت حاصل کی۔ اور میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ جو ہمارے بہن بھائیوں اور دو بھائیوں کے درمیان کے مسائل ہیں، تمہیں چاہیے کہ تم اپنی ہاتھ سے، اپنی زبان سے اور اپنے دل سے روکو اگر تمہارے پاس روکنے کی صلاحیت ہو، اور اگر نہ ہو تو انہیں برا جانو، جس طرح حدیث میں آیا ہے۔ اور جس کی بھی خواہش ہو کہ وہ ہم سے اس تقاضہ حاصل کرے اسے چاہیے کہ وہ ہمارے لکھے ہوئے اشعار، کہانیاں اور رباعیاں--- ان تمام چیزوں کو حفظ کرے۔ اور اس خط کے متعلق، اس کا حفظ کرنا اور دماغ میں اس کے معنی و مفہوم کو بسانا مریدوں کے لیے اشد ضروری ہے، لہذا جس کے پاس بھی میرا خط موصول ہو اسے چاہیے کہ اس کی ایک کاپی اپنے ہمراہ رکھے اور روزانہ اس کی تلاوت کیا کرے۔

نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اور حج کو جاؤ اگر اللہ نے تم میں سے صلاحیت دی ہو۔ لوگوں میں صدقہ و خیرات کرو اللہ کی رضا کے لیے۔ صحیح مسلم میں روایت ہے کہ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔۔"پاکیزگی آدھا ایمان ہے، الحمدللہ میزان پر بھاری ہے، سبحان اللہ اور الحمدللہ زمین و آسمان اور اس کے درمیان جو کچھ بھی ہے، ان دو کلمات کی برابری نہیں کر سکتے۔ نماز ایک نور ہے، صبر ایک اجالا ہے، اور قران تمہارے لیے یا تمہارے خلاف ایک دلیل ہے۔ ایک انسان ہر روز صبح سو کر اٹھتا ہے اپنی روح کے لیے خرید و فروخت کرنے کے لیے، اپنی روح کا کاروبار کرنے کے لیے، یا تو وہ اپنی روح کو طاقت بخشتا ہے یا پھر اپنے ہاتھ سے اپنی روح کو حلاق کر دیتا ہے۔

پر اس شخص کے لیے جس کو میرا خط موصول ہو اور پھر اپنی غلطیوں کو سدھارے اور اللہ کے حضور توبہ کریں، ان لوگوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں کی کامیابی ہے---"اللہ اس چیز کے لیے سوال نہیں کرتا جو چیز گزر چکی ہے"۔ اور وہ لوگ جنہیں کوئی پرواہ نہیں، اور جو میری نصیحت کو سننا نہیں چاہتے، میں اللہ کو اور تم لوگوں کو اپنا گواہ جان کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ

میرا ان لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں، میں نے ان کو اپنی جانب سے رخصت کر دیا ہے--- اور میں کسی کو رخصت خود سے نہیں بلکہ اللہ اور اس کے پیارے رسول صلیٰ اللہ علیہ وسلّم کے رخصت کرنے کے بعد رخصت کرتا ہوں۔

تمہیں صلوۃ الفاتح کی کثرت کرنی چاہیے، اور اپنے اسرار کو پوشیدہ رکھنا چاہیے، چاہے وہ عمل میں ہو یا گفتار میں۔ لوگوں کی مجلسوں میں اللہ سے منسلک راز و نیاز کی باتیں کرنا بند کر دینا چاہیے۔ اور سیدھے راستے پر چلو، ان خواہشات کیو جن کی تم نہ چاہتے ہوئے بھی پرستش میں مبتلا ہو، ایمان لانے کے باوجود۔۔۔ (حضرت شیخ ابراہیم نیاس رضی اللہ عنہ، یہاں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمیں ہماری نفسانی خواہشات کو چھوڑ دینا چاہیے، اور ان کی پرستش سے بچنا چاہیے، جو ہمارے دلوں میں بت بن کر بیٹھے ہوتے ہیں)

اور تمہارے لیے، احمد ثیام، اس خط کو ان تمام لوگوں تک پہنچا دو جن کی وابستگی ہمارے ساتھ ہے، اس کی ایک کاپی اپنے علاقے کے تمام امراء اور حکمران تک بھی پہنچا دو، تاکہ وہ لوگ اور ان کے ہمراہ جو لوگ ہیں اس کو پڑھ سکیں۔ میں اللہ سے یہ امید کرتا ہوں کہ جب یہ خط تم تک پہنچے تو تم اسے صاف دلی اور کان کھڑے کر کر اس کی باتوں پر عمل کرو گے۔ اللہ ہمیں اور تمہیں ھدایت سے نوازے،

سلام،

ابراہیم ابن الحاج عبداللہ التجانی، کولاخ (اللہ تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے، آمین)

۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِهِ
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 4

طریقہ تجانیہ کا روحانی فیض مغرب و مشرق میں عام ہو گا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

اللہ کی سلامتی مجھ پہ ہو، جو اپنے آقا ابراہیم بن الحاج عبد اللہ التجانی کی عطا کردہ چیزوں پر شکر کا اظہار کرتا ہے، میرے محبوب کے لیے، حسن جین۔

جاننا ضروری ہے کہ میں آپ کو خدا کے لیے مشورہ دے رہا ہوں اور خدا کے ذریعے۔ آپ کو جاننا ہوگا کہ آپ خود اور دوسروں کو، جو بھی ہیں، خدا کے بندے ہیں اور قطب المکتوم حضرت شیخ التجانی کے مرید ہیں۔ خدا، جو انتہائی بلند شان والا ہے، اس نے یہ فیصلہ قائم کیا ہے کہ اس کے اس سلسلے کی تجوید و اشاعت حضرت سیدنا احمد تجانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اور ان کی روحانی فیض سے ہوگا۔ خدا کے ذریعے یہ سیلاب (طریقہ تجانیہ) عام ہوگا۔ کوئی بھی اسے قابو نہیں کر سکے گا، یا اسے نہ روک سکے گا، یا کوی بھی اسے روک نہیں سکتا۔ یہ نہایت ہی آسانی کے ساتھ پھیلے گا، ان جگہوں سے جہاں کہیں بھی سلسلہ تجانیہ کے مرید بستے ہیں۔

کچھ شیوخ اور سربراہ مقدمین کو ان کے منصوبوں اور جعلی دعووں سے خود آزمایا گیا ہے، کہ طریقہ تجانیہ کے روحانی فیض کو بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ کے نور کو بھی، مگر اللہ کے نور کو کوئی بجھا نہیں سکتا۔ آپ میرے پیارے دوست ہیں جب ہم نوجوان تھے اور دراصل، میں نے آپ کے لیے اس وجہ سے یہ خط لکھا ہے۔ میں آپ کو افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کے ان لوگوں سے نہ ہو جو اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں۔ میں اس کام کو نہیں کر رہا ہوں بلکہ خدا کی قوت اور اس کی

طاقت سے اس کی وضاحت ہوگی۔ جو بھی چاہے کہ اس روحانی سیلاب (فیض تجانیہ) کو چھپائے وہ صرف اسے زیادہ ظاہر کرے گا۔ جو بھی چاہے کہ لوگوں کو سلسلہ تجانیہ کے روحانی فیض سے بھاگا دے، حقیقت میں وہ اس شخص کے ذات سے بھا گیں گے پر اس سلسلے کے فیض سے نہیں۔

(حضرت شیخ ابراہیم نیاس رضی اللہ عنہ فرمانا چاہتے ہیں کہ سلسلہ تجانیہ کا فیض خود بذات قطب المکتوم حضرت سیدنا شیخ احمد تجانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں ہے ،جو اس کی جتنی مخالفت کرے گا، وہ اس کی کوئی مخالفت دراصل کر ہی نہیں پائے گا۔ جو اس سلسلے کو جتنا روکے گا، یہ اتنی ہی تیزی سے اپنی روحانی قوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک سیلاب کی شکل میں لوگوں کے درمیان پھیل جائے گی)

اپنے دل کے آنکھ سے دیکھو اور تمہیں اس بات کا سچائی ملے گا جو میں نے اس میں کہا ہے۔ آپ کو یہ کرنے کی ضرورت ہے، اگر آپ کے اندر صلاحیت ہے، کہ اپ اپنی روحانی سفر کو جاری رکھیں یہاں تک کہ اپ اس مقام پر پہنچ جائیں جہاں منیا کے مصنف نے ان کے متعلق یہ عرض کیا ہے، " ان کے اصحاب میں سے ایک گروہ " اور اگر آپ یہ نہیں کر سکتے ہیں تو جس حال پہ ہے اس حال پر قائم رہے اور آپ کو کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اپ کو اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ اللہ کی ریاست میں صرف وہی ہوگا جو وہ چاہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص وہ چاہے جو اللہ نہیں چاہتا تو، وہ اللہ کی نظر میں گر گیا (صقط من عین اللہ)

جاننا ضروری ہے کہ میں آپ کو اور اپنے آپ کو اللہ سے ڈرنے اپنی خلوت و جلوت میں اللہ کو حاضر و ناظر جانے، اور اللہ کی دوستی کو اس قدر برقرار رکھیں کہ آپ لوگوں سے محبت کریں، ساماجی رشتوں کو برقرار رکھیں اور بھائی چارے کو عام کریں۔ اگر اپ اس طرح کریں گے تو یقینا اپ کو اللہ کی محبت کی ہوا ضرور لگے گی۔

جو کچھ بھی آپ کا نہیں ہے، نہ اپنا دعوہ کریں، نہ ان لوگوں کے لیے دعوہ کریں جن کا یہ حق نہیں ہے۔ اللہ تعلی نے فرمایا: "جس کے بارے میں آپ کے پاس کوئی علم نہیں ہے، اس کے بارے میں بات نہ کریں" [17:36] جو کوئی دونوں جہان میں عزت چاہتا ہے، تو اسے یہ جاننا چاہیے کہ سب عزت اللہ کے لیے ہے۔ خدا کی محبت خدا کے لوگوں کی محبت کے ذریعے جانی جاتی ہے۔ اللہ کے لوگ عارف باللہ ہیں (وہ لوگ جنہیں اللہ کی پہچان ہے) ۔ آپ کا ہمسائی، الحاج محمد زینب ، ایک عارف ہے۔ اس علاقے میں میں ان کے جیسا دوسرا عارف کوئی نہیں جانتا ۔ اللہ کے لیے آپ ان کی صحبت میں رہیں، خدا کے ذریعے، اور خدا میں (من اللہ اور فی اللہ) ۔ اس کو کرتے ہوئے آپ اس سے فائدہ اٹھائیں گے، اور آپ

کے طلبہ آپ سے روحانی طور پر مستفیض ہوں گے۔ اس دنیا اور اخرت میں ایسی کوئی چیز نہیں جس سے آپ کو ذرا سا بھی نقصان پہنچے گا ۔ اور اگر آپ یہ نہیں کریں گے تو یاد رہے کہ اللہ کو آپ کسی صورت کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے۔ آپ کو اس چیز کا پتہ اس دنیا اور کل اخرت میں لگ جائے گا اور یہ یاد رہے کہ میں آپ سے کسی دنیاوی مفاد کی غرض سے محبت نہیں کرتا، اج تک میں اپنی ذات کے لیے کسی چیز کو پسند نہیں کرتا، اللہ میرا گواہ ہے جو میں آپ کو عرض کر رہا ہوں ۔

سب سلامت رہو- اور میں خاص طور پر اپنے والد کے سچے مرید الحاج اور اس کے بھائی کے لیے دعاء گو ہوں ۔

ابراہیم ابن الحاج عبد اللہ التجانی 1931ء کوسی، سینیگال

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِه
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر ـ5

روزانہ وظیفہ کے لیے جمع ہونے اور وقت کو 'صلوۃ الفاتح' پڑھنے میں گزارنے کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

یہ خط ہمارے پیارے بھائیوں اور بہنوں کے لیے ہے جو فاس، مراکش کے شہر میں رہتے ہیں، جہاں ہمارے پیارے اور مخلص مرید، عارف جو اللہ، اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)، شیخ احمد التجانی (رح) اور اس کے محبت (اسرار الہی)میں مکمل طور پر فنا ہو چکے ہیں، مقیم ہیں۔ معزز مقدم ؛جسے طریقت تجانیہ میں خاص اجازت (اذن خاص) ملی ہے-یہ کمالات کےبیان میں ہیں کہ ان کے لیے مجاہدین کوشش کریں۔ ولی کامل، سیدی الحاج سالم۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، یہ سلام ہمارے مولا سیدنا احمد التجانی (رح) کی مدد سے مکمل ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے میں آپ کے اور اپنے لیے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اپنے پسندیدہ راستے پر چلائے اور دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا فرمائے ! میری نصیحت اپنے آپ کو اور آپ سب کو یہ ہے کہ اللہ سے ڈریں(تقوی اختیار کریں)، خلوت اور جلوت دونوں میں، کیونکہ یہی رازوں کا راز ہے ! تقوی کا بنیادی مطلب اللہ کے احکام پر عمل کرنا اور ممنوعات سے بچنا ہے، ظاہری اور باطنی دونوں ! "اے ایمان والو ! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، اور ان کی جو تم میں سے ہیں" (4:59)۔

اللہ کے احکام میں سب سے اہم پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرنا ہے، پانی کے ذریعے ضروری طہارت کے بعد(وضو) ، سوائے اس کے جسے تیمم کرنے کا جائز عذر ہو۔ اسی طرح روزانہ وظیفہ کو بھائیوں کے ساتھ باجماعت ادا کرنا بھی بہت اہم ہے، کیونکہ جماعت اس کے صحیح ادائیگی کی شرط ہے۔ جو شخص وظیفہ یا جماعتی قرات کو چھوڑ دیتا ہے، وہ طریقت تجانیہ سے کٹ گیا ہے، اور ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے !

یہ بھی ضروری ہے کہ آپ اپنے وقت کو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام بھیجنے میں صرف کریں، خاص طور پر "صلوۃ الفاتح لما اغلق"۔ میں خاص طور پر آپ کو رات میں، اور رات کے آخری چھٹے حصے میں ایسا کرنے کا مشورہ دیتا ہوں، کیونکہ روایت میں آیا ہے کہ ہر رات میں ایک گھڑی ہوتی ہے جس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، اور یہی وہ گھڑی ہے جب حقیقی تجلی (تجلی الحق) ظاہر ہوتی ہے اور عبادت کو مقبولیت کے درجے پر لے جاتی ہے۔ یہ گھڑی رات کے مختلف حصوں میں پوشیدہ ہے، لیکن غالباً یہ گھڑی رات کے آخری چھٹے حصے میں ہوتی ہے۔

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کے ذکر میں وقت گزاریں، جو بلند و بالا ہے ! میں آپ سب کو ذکر کی مجالس میں شرکت کرنے کا بھی مشورہ دیتا ہوں، خاص طور پر جب بزرگ (کبیر) موجود ہوں ! وہ ایسے لوگ ہیں جن کی صحبت کبھی بد بختی نہیں لاتی ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "اے ایمان والو ! اللہ کا کثرت سے ذکر کرو" (33:41)، اور میں آپ سب کو "کثرت" کی درجہ پر پہنچنے کی ضمانت دیتا ہوں ! جان لو کہ اگر ہر ایک کے پاس ایک لاکھ زبانیں ہوں جن سے وہ دن رات ذکر کرے، تو بھی وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں "کثرت" کی درجہ کو نہیں پہنچے گا !

روایت میں آیا ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا، "یہ دنیا ملعون ہے، اور اس میں جو کچھ ہے وہ ملعون ہے، سوائے اللہ کے ذکر اور اس کے لوگوں کے"۔ لہذا دین کے دشمنوں کی باتوں کی طرف توجہ نہ دیں، جو اللہ کے ذکر سے بھاگتے ہیں ! وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ کی موجودگی سے دور کیا گیا ہے، اور ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے ! ایک عقل مند شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی روح پر رحم کرے اور اپنے دین کو بچائے، ایسے لوگوں سے بھاگ کر جیسے شیر سے بھاگتا ہے !

کسی ایسے شخص کی صحبت میں کوئی فائدہ نہیں جسے خالق حقیقی نے دور کر دیا ہے ! حقیقت میں، اس میں کوئی فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے !

میں آپ سب کو مشورہ دیتا ہوں کہ اپنے مقدم (وہ شخص جو مکمل طور پر خلیفہ تو نہیں ہوتے ،پر بہت حد تک) کے احکام پر عمل کریں، نیکی کے راستے پر چلیں یا ناپسندیدہ چیزوں سے بچیں (حرام چیزوں) ، اللہ کی خاطر اور اللہ کے ذریعے۔ اللہ کے لئے ہو جاؤ اور اللہ تمہارے لئے ہوگا ! اللہ کے ساتھ ہو جاؤ اور اللہ تمہارے ساتھ ہوگا ! یہ آپ کی ہر طرح کی برائی اور فساد سے حفاظت کی ضمانت ہیں، کیونکہ اللہ برائی اور فساد سے بہت بلند ہے !

جو کوئی کچھ پوچھنا چاہتا ہے، اسے اللہ سے پوچھنا چاہیئے ! جو کوئی مدد چاہتا ہے، اسے اللہ سے مدد مانگنی چاہیئے ! جو کوئی خواہش رکھتا ہے، اسے اللہ سے پوری کروانی چاہیئے ! اللہ کی قسم، کسی اور کے پاس کچھ نہیں ہے جو آپ کو فائدہ دے سکے، نہ اندرونی نہ بیرونی، نہ دنیا میں نہ آخرت میں ! (سوای اللہ کی ذات واحد کے) ۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ، نے انسانوں کو ان کی تباہی کی طرف ڈھکیل دیا ہے، اور کوئی بھی نہیں بچا سوائے اس کے ،جسے ہمارے مولا شیخ احمد التجانی (رح) سے محبت کرنے کی نعمت دی گئی ہے ! یہ محبت ایک ضامن ہے کہ آپ عارف بن جائیں گے، اس کی ضمانت (سید الوجود ﷺ) نے دی ہے !

اے میرے بھائیو، آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مومنین ایک مضبوط ڈھانچے کی مانند ہیں، ہر اینٹ دوسرے پر کھڑی ہے۔ ایک مومن اپنے مومن بھائی کا بھائی ہے، اور تمہارے ولی (مددگار) صرف اللہ، اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ایمان والے مرد و عورتیں ہیں ! ابو ہریرہ (رض) نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا، "ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو، نہ ایک دوسرے پر جاسوسی کرو، نہ ایک دوسرے سے مسابقت کرو، نہ ایک دوسرے سے حسد کرو، نہ ایک دوسرے سے ناراض ہو، نہ ایک دوسرے سے منہ موڑو، اور اللہ کے بندے بنو، ایک دوسرے کے بھائی بنو، جیسے تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کا بھائی ہے، وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچاتا، نہ اسے نیچا دکھاتا ہے، نہ اسے حقیر جانتا ہے۔"

یہ خاص طور پر ہمارے شیخ احمد التجانی (رح) کے ساتھیوں پر لاگو ہوتا ہے، جنہوں نے کہا:

"بیشک، ہمارے پاس اللہ کے حضور ایک درجہ ہے(روحانی مقام)جو اتنا بلند ہے کہ میں اس کی حقیقت آپ کو بیان کرنے سے منع کیا گیا ہوں۔ اگر میں اس کا اظہار کروں، تو حق و عرفان کا آقا مجھے قتل کرنے میں متفق ہوں گے (کفر کے الزام میں)۔یہ وہ درجہ نہیں ہے جو میں نے آپ سے بیان کیا ہے۔ نہیں، یہ اس سے بھی بلند ہے ! میری منفرد مقام کے خاص خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ جو کوئی بھی ہمارے ساتھیوں کے دلوں اور دماغوں کو پریشان کرنے سے بچنے میں ناکام ہوتا ہے، اسے اللہ کے قرب سے دور کر دیا جائے گا اور اسے اس سے محروم کر دیا جائے گا جو اللہ نے اسے دیا ہے اور وہ آخر کار تباہی کا سامنا کرے گا۔"

انہوں نے یہ بھی کہا، "میں ہر مقدم کو مشورہ دیتا ہوں کہ ہر عیب اور خامی کو چھپانے کے لئے چادر پھیلائیں اور بھائیوں کی غلطیوں کو معاف کریں۔ جب بھی آپ بھائیوں کے درمیان برائی کی چنگاری دیکھیں، تو اسے بجھانے کے لئے جلدی کریں۔ میں آپ سب کو مشورہ دیتا ہوں کہ اپنے مقدم کے احکام پر عمل کریں، نیکی کے راستے پر چلیں اور بھائیوں کے درمیان مصالحت لانے کی کوشش کریں۔ میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ ایک دوسرے کے دنیاوی امور میں دخل اندازی نہ کریں، یا بھائیوں کی جائداد کی خواہش نہ کریں، جانتے ہوئے کہ اللہ (اکیلا) ہے جو عطا کرتا ہے اور وہی ہے جو روکتا ہے؛ وہی ہے جو ذلت دیتا ہے اور وہی ہے جو بلندی عطا کرتا ہے۔"

میں آپ سب کو مشورہ دیتا ہوں کہ اس خط اور اس کے مواد پر عمل کریں، اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری روحانی حالت اور ہماری تقدیر کو درست کرے، اور میں دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں عبادت میں اخلاص عطا کرے اور ربوبیت کے حقوق کو پورا کرنے میں مدد کرے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے محافظ بنے اور ہمیں شیخ الختم سیدنا شیخ احمد التجانی (رح) کی محبت کے ساتھ موت دے اور ہمیں ان کی جماعت کے ساتھ انبیاء اور رسولوں کی صحبت میں جمع کرے، مولائے وجود (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قربت میں، علیین کے اعلیٰ مقام عطاء فرمائے ! والسلام۔

سیدی علی سسی سے ہمارے شیخ اور استاد، مولانا ابراہیم ابن الحاج عبد اللہ التجانی کے املاء سے نقل شدہ

1350ھ/1931-1932

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آله
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر ۔6

اللہ کے رازوں (سر معرفت الہٰی) کو چھپانے کی پابندی

یہ خط شیخ الاسلام الہاج ابراہیم نیاس (رح) کی نشست سے لی گی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اللہ کی سلامتی اور رحمت ہو، جو اللہ کے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ تمام تعریفیں اور شکر اس اللہ کے لیے ہیں جس نے قرآن مجید میں فرمایا--یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی جھوٹ داخل نہیں ہو سکتا، نہ اس کے پہلے نہ اس کے بعد--اور یہ اللہ کی مضبوط رسی اور اس کی صاف رہنمائی ہے، جسے اس نے پوری مخلوق کے لیے رحمت کے طور پر نازل کیا ہے، ماضی کے لوگوں اور معاصرین کے لیے: "تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو نیکی کی دعوت دے، بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ وہی لوگ کامیاب ہوں گے" (3:104)؛ "ان کے زیادہ تر خفیہ باتوں میں کوئی بھلائی نہیں، سوائے اس کے جو صدقہ، نیکی کا حکم دیتا ہے یا لوگوں کے درمیان صلح کرتا ہے؛ اور جو یہ اللہ کی رضا کی تلاش میں کرتا ہے، ہم اسے بڑا اجر دیں گے" (4:114)؛ "یہودی علماء انہیں گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ برا ہے" (5:63)۔

اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اللہ کی سلامتی اور رحمت ہو، جو رہنمائی کرتے ہیں اور ہدایت یافتہ ہیں، جنہوں نے فرمایا: "میں اور تمام نبیوں نے لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق بات کی ہے" اور انہوں نے فرمایا: "لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق بات کرو ! کیا تم چاہتے ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے کفر کریں؟"

ختم اولیاء سیدنا شیخ احمد التجانی (رح) ،جنہوں نے فرمایا: "جو کوئی بغیر اجازت (اذن) کے لوگوں سے بات کرے گا، اسے (لوگوں سے کھدیڑ) دور کر دیا جائے گا اور(روحانیت سے)محروم کر دیا جائے گا !" ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم اللہ کی حدود کو عبور کریں یا اس کی حرمت کی بے حرمتی کریں۔

اس کے بعد:

فقیر، کمزور، اور جاہل خادم، جو اللہ کے جلال، عظمت اور اعلی ذات کو سمجھنے میں غفلت برتتا ہے، شیخ ابراہیم ابن الحاج عبد اللہ التجانی، اپنے تمام پیارے تجانی بھائیوں کو، جہاں کہیں بھی وہ ہوں، خاص طور پر انہیں جو حقیقتوں کی خوشبو سونگھ چکے ہیں، خصوصاً "طیبا بیتین" کے لوگوں کو، اللہ اس کی اور اس کے باشندوں کی حفاظت فرمائے، السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ !

میں خود کو اور آپ سب کو اللہ کے تقوی (خوف) کی نصیحت کرتا ہوں، خلوت اور جلوت دونوں میں، اور اللہ کے ساتھ مصروف رہنے کی تاکید کرتا ہوں، اس کے علاوہ کسی چیز کے ساتھ نہیں !

میں آپ سب کو شریعت مقدسہ کے فرائض کی حفاظت کرنے اور رب کے حقوق کو نظر انداز نہ کرنے کی تاکید کرتا ہوں۔

ان میں سب سے اہم پانچ (5) وقت کی نمازیں ہیں، اور ان کے تمام شرائط کی حفاظت کرنا ضروری ہے، جیسے کہ انہیں وقت پر اور جماعت کے ساتھ ادا کرنا ! واجب اذکار (ورد) کی حفاظت کریں، خاص طور پر روزانہ کیا جانے والا وظیفہ، اور اس کا جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا شرط بھی ! جو شخص اس جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی استطاعت رکھتے ہوئے اکیلا ادا کرتا ہے، اس نے اس کے ادا کرنے کی شرط پوری نہیں کی۔ اس طرح ہی کسی کو تجانی جانا جاتا ہے، جو شخص ہمارے کہنے کے مطابق عمل نہیں کرتا، وہ تجانی نہیں ہے ! جو اس میں غفلت برتتا ہے، اس نے تصوف کی خوشبو بھی نہیں سونگھی اور نہ ہی فقیری کی !

میں آپ سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ (توحید الخاص) کی خوشبو سونگھنے والے خاموش رہیں اور عام لوگوں کی محفلوں سے بچیں--جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بغیر جمع ہوتے ہیں۔ توحید خاص اور اس کے رازوں کے بارے میں ان کے سامنے بات کرنے سے گریز کریں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ربوبیت کے رازوں (اسرار الربوبیہ) کو ان لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا جو پردے میں ہیں، اللہ کے حضور حرام کرنے سے بھی زیادہ سنگین ہے !
آپ کے لیے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین مثال موجود ہے، جنہوں نے فرمایا: "اللہ کے رسول میں آپ کے لیے بہترین مثال ہے، ان کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں" (33:21)۔

آپ کے سیدنا شیخ احمد التجانی (رح) میں بھی بہترین مثال موجود ہے، جو رازوں کو چھپاتے تھے، اور اکثر ایک نظم پڑھتے تھے جس میں کہا گیا ہے: "میرے ساتھ، راز ایک ایسے گھر میں مقفل ہے جس کی چابی گم ہو گئی ہے اور جس کے دروازے بند ہیں ! راز کو صرف اس شخص کو دو جس پر آپ کو مکمل اعتماد ہو، کیونکہ زیادہ تر لوگوں کے لیے راز مناسب نہیں ہے !"
انہوں نے یہ بھی فرمایا: "آزاد مردوں کے سینے رازوں کی قبرستان ہیں ! (صدور الاحرار قبور الاسرار)۔

آپ کے پاس اس خط کے لکھنے والے میں بھی بہترین مثال موجود ہے، جو اللہ کا فقیر اور حقیر خادم ہے، جو طویل عرصے سے اس علم (توحید الخاص) کا مالک ہے اور آپ نے کبھی مجھ سے اس کا ذکر یا اس کی نشاندہی نہیں سنی--جو مجھے میرے پڑوسیوں یا پیاروں کے درمیان ممتاز کرتی ہو--یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مجھ پر آیا !

میں اللہ کا شکر گزار ہوں، کیونکہ ہم ملامتیہ کے سردار ہیں اور ہمارا طریقہ ہمارے روحانی مقام اور ہمارے معجزات کو چھپانے کا ہے ! ملامتیہ کسی خاص توجہ کو اپنی طرف نہیں لاتے اور ہر ایک اپنے کاروبار یا کام میں مصروف ہوتا ہے۔ وہ عام لوگوں پر کوئی فضیلت کا دعویٰ نہیں کرتے اور نہ ہی اپنے معجزات یا غیب کے علم کو ظاہر کرتے ہیں، کیونکہ اسے مردوں کی حیض سمجھا جاتا ہے !

ہم نورانی انکشاف میں مشغول ہیں، تاریکی کے انکشاف میں نہیں (کاشف النورانی لا ظلمانی)۔ ہمارے معجزات کی نشانی ہمارے دلوں میں پائی جاتی ہے، نہ کہ افق پر، کیونکہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وارث ہیں اور محمدی وراثت دلوں کے معجزات ہیں--جو علم، روحانی حالتوں، اور تجربہ "چکھنے" میں مسلسل اضافہ میں ہیں، ہر سانس کے گزرنے کے ساتھ ! اس کی نشاندہی اس قول الہی میں ہوتی ہے، "ہم انہیں اپنی نشانیاں دکھائیں گے افق میں اور ان کے اپنے نفسوں میں، یہاں تک کہ یہ ان پر واضح ہو جائے کہ وہی حقیقی حقیقت ہے !" (41:53)۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں ہر روحانی محو (مجذوب) شخص سے بری الذمہ ہوں جو سالک کی طرح راستہ طے نہیں کرتا ! لوگوں سے بات کرنا بغیر اجازت کے آپ کی ظاہر اور واضح تباہی ہے (ہلاک مبین) اور یہ آپ کے جھوٹے دعوے کی دلیل ہے (روحانی نور ہونے کا)۔ وہ خادم جو حقیقت الہی کو دیکھتا ہے اور اس کی وحدانیت کو، بغیر اجازت کے اس کے بارے میں بات نہیں کرتا، نہ ہی اپنے فنا ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔ روحانی محو شخص جو بات کرتا ہے (اپنی حالت کے بارے میں بغیر اجازت کے) اسے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا اور میں اس کی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مدد نہیں کروں گا۔

ظہور کی محبت (حب الظہور) آپ کو لوگوں کے سامنے آنے سے روکے گی اور میں (صرف) اللہ کی موجودگی کا خادم ہوں(خضور الہی)--الحمد للہ--اور کوئی بھی مجھ سے کچھ چھین نہیں سکتا، نہ ہی مجھے کسی سے کوئی اجر یا شکر کی ضرورت ہے ! جو اجر میں چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ مکمل طور پر اللہ کے لئے، اللہ کے ذریعے، اور اللہ کی خاطر ہو جائیں، بغیر اپنی خواہشات، خیالات، اور جذبات کی پیروی کئے ہوئے ! لوگوں سے بات کرنا بغیر اجازت کے صرف آپ کی ناپاک خواہشات اور نفس کی پیروی ہے۔ "پس اپنے خالق کی طرف توبہ کرو اور اپنے آپ کو مار ڈالو، یہ تمہارے خالق کے ساتھ بہتر ہو گا" (2:54)۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہم سب کے دلوں کو اپنی معرفت کا ملہکی حالت عطاء کرے اور ہم سب کو ہدایت اور حفاظت عطا کرے ! والسلام۔

شیخ ابراہیم ابن الحاج عبد اللہ التجانی کوسی، سینیگال 1349ھ/1930

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِه
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر ۔7

بندگان خدا کو اپنے خیالات کی حفاظت کرنی چاہیے، خاص طور پر اولیاء (جو منصب ولایت پر فائز ہو چکے ہیں)

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع، جو بے حد مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ اللہ کی رحمتیں اور سلامتی ہو اس کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ ان کے خاندان اور ان کے معزز صحابہ پر (رضی اللہ عنہم اجمعین)

یہ خط میری نظر میں سب سے قیمتی اور اعلیٰ لوگوں تک پہنچ رہا ہے، جو علوم و معارف کے رازوں کا خزانہ ہیں، میرے بیٹے وعدہ ہیں، جو شیخ ہیں تمام درجوں میں، غیر معمولی ذوق و کمالات کے حامل ہیں، جنہیں اللہ نے راست روی کی تحریک دی اور اپنے آپ کو ان کی واحد فکر بنایا، جبکہ دیگر لوگ خود غرض مفادات، فضولیتوں اور لوگوں کی نظر میں عظمت کی تلاش میں مصروف ہیں، بغیر اپنے رب کی نظر میں اس کی تلاش کے، الحاج محمد زینب۔

*السلام علیکم و رحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مجھے ملا اور مجھے آپ کی بیماری سے شفایابی پر خوشی ہوئی جس نے مجھے فکر میں ڈال رکھا تھا، اللہ کا شکر اور تعریف۔ شاید آپ کی طویل بیماری اللہ کے عظیم گھر میں وقفے کے بغیر نہ ہوگی، کیونکہ میں نے آپ پر شکر گزاری کا ایک فرض عائد کیا

ہے: تمام مریدوں کو جمع کریں، مرد اور عورت، ان کے دلوں کو آزاد کریں اور انہیں میری طرف سے اطلاع دیں کہ میں انہیں اللہ کی یاددہانی کروا رہا ہوں اور ہمارے درمیان جو عہد ہے اس کے بارے میں کہ ہم اس کے گھر کو ہمیشہ عبادات کی ادائیگی سے بھر دیں، اللہ کے لیے ہو کر سب کچھ چھوڑ دیں اور ہر حرکت اور آرام کے لمحات میں، علانیہ اور خفیہ، آپ کے ساتھ اور شیخ کے تمام ماتحتوں کے ساتھ صحیح رویہ اپنائیں، ہر ایک کے مقام، تقدم، عمر اور علم کے مطابق۔ لوگوں سے ان کے مقام کے مطابق برتاؤ کریں۔

آپ کو ایک دوسرے سے محبت اور تمام شیوخ کے ساتھیوں کا احترام کرنا ہوگا، کیونکہ اللہ کی قسم، بہت سے لوگ اسی میں غلطی کرتے ہیں۔

جو کوئی بھی ان خیالات میں گھرا ہے جو شیخ کو ناپسند ہیں، اسے بھی اس کے لئے تادیب کیا جا سکتا ہے۔ ظاہری اور باطنی ہر طرح کی نافرمانی سے بچیں، کیونکہ اللہ کے احکامات کی نافرمانی اس سے دوری کی سب سے واضح نشانی ہے، اورپناہ صرف اللہ کے ساتھ ہے۔

ہر نظر میں اللہ کی طرف رجوع کریں کیونکہ تمام پریشانیاں، مصیبتیں اور غم اللہ کی غفلت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

اسی لئے میں نے کہا کہ میں نے تمام برائی کو دین، اس زندگی اور آخرت میں اللہ کے ساتھ شریک کرنے میں دیکھا، جبکہ تمام بھلائی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے اور ایک مقصد پر مرکوز رہنے میں ہے۔

"اللہ نے ایک مثال دی: ایک آدمی جس کے بہت سے آقا ہیں جو ہمیشہ ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں اور ایک آدمی جو مکمل طور پر ایک آدمی کے تابع ہے۔ کیا وہ مثال میں برابر ہیں؟" (سورۃ الزمر: 29)

جان لیں کہ شیخ کی فیض اس طرحہ ہے جیسے بادل ہیں۔ جو ان سے مانگا جاتا ہے وہ پھل ہیں، صرف بارش کا گرنا نہیں۔ جیسے کہ جسمانی باغات سے پھل کیسے حاصل کیے جاتے ہیں: بارش کا گرنا انسان کو جڑی بوٹیاں نکالنے کی ضرورت سے آزاد نہیں کرتا اوریہی روحانی باغات کے لئے ہے۔

تصوف کا مقصد صرف توحید اور عبادت کے ذریعے پورا ہوتا ہے۔ زہد (پرہیزگاری) اور ورع (احتیاط) صرف صبر (سبر) کے ساتھ پائے جا سکتے ہیں۔ احکامات پر عمل کرنے میں صبر، ممنوعات سے بچنے میں صبر اور تقدیر کی ناپسندیدہ چیزوں کے ساتھ صبر: اس طرح آپ خالق حقیقی کو اس کا حق دے سکتے ہیں، اس کے حکم کے سامنے سر تسلیم کر سکتے ہیں اور اللہ کے اعمال سے راضی رہ سکتے ہیں جو قانونی صلاحیت پر مبنی ہیں اور جو نہیں ہیں (افعالہ التکلیفیہ وغیرہ)۔

آپ کو اللہ اور اس کے بندوں کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

*"اے ایمان والو، بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو، کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور نہ جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو۔" (سورۃ الحجرات: 12)

آپ کو نیکی کی محفلوں میں شامل ہونا چاہیئے، کیونکہ نیکی کی ایک محفل دو لاکھ بری محفلوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ نیکی کی محفلیں مثلاً اللہ کی معرفت رکھنے والوں کی محفلیں، ذکر کی محفلیں اور بالخصوص وظیفہ، کیونکہ یہ فرض ہے، نفل نہیں، اور اس کی شرط جماعت ہے، لہٰذا جو اکیلا کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسے اس نے کیا ہی نہیں۔

آپ کو اللہ کے ساتھ اپنی امید بڑھانی چاہئے اور ہر لمحے میں اضافہ طلب کرنا چاہئے، ظاہر اور باطن میں۔ اللہ نے اس سے فرمایا جس کی پرورش اور تعلیم اس نے خود کی تھی--بہت بلند--حسیات کی دنیا میں سب سے پہلے چیزوں میں: "پڑھ"* (سورۃ العلق: 1)۔ اس کے بعد اسے رات کو سیر کرایا، اسے اپنی نشانیاں دکھائیں، اسے ذات کی کمال کے ساتھ ظاہر کیا،

اسے پہلے اور بعد کے لوگوں کا علم دیا، اس پر مزید اضافہ کیا اور فرمایا، اس کے بعد: "کہہ: اے میرے رب، مجھے علم میں اضافہ دے"* (سورۃ طٰہٰ: 114)

اس سے آپ جان سکتے ہیں کہ بندہ کبھی بھی اپنے مالک اور سرپرست کے پاس موجود ہر چیز کو نہیں پا سکتا۔ جو کوئی اللہ پر قناعت کرتا ہے اور جانتا ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے وہ دائمی ہے، وہ کم نہیں ہوتا۔ بلکہ، جو آپ طلب کرتے ہیں وہ آپ کے سامنے ہے۔

ان سب کے باوجود، میں خانقاہ کے معاملات کو اچھے سے سمبھالنے میں، میرے بھائی اور آپ کے بھائی اور تمام ہمسایوں کے بارے میں، آپ سے بہت متعین ہوں۔ اگر مجھے معلوم نہ ہوتا کہ آپ میری نصیحت پر عمل کریں گے، تو میں اسے نہ بھیجتا۔

میں پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو اپنے علم کی کمالیت (کمالاتِ معرفتِ الٰہی) کی طرف لے جائے اور ہم سب کی حفاظت فرمائے، کیونکہ وہ نیک لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔

سلام،

ابراہیم بن الحاج عبد اللہ التجانی، (شہر- کوس, مغربی افریقہ)۔ 1350 ہجری۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِه
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر ۔8

دینی فرائض کی ادائیگی میں کوشش کی ترغیب

الحمد لله و الصلوٰت و السلام علی رسول الله صلّى الله علیہ وسلّم

بیشک اللہ نے اپنے دست قدرت سے تمام امور کو ان کے پیمانوں کے ساتھ مقرر کیا ہے اور اس کی اصل اور خوبی اس میں ہے جو اللہ نے منتخب کیا ہے۔ میں کولاخ (حضرت شیخ کا آبائی شہر، جو سینیگال میں واقع ہے) میں ٹھہرا ہوا ہوں اور وہاں موسم خزاں گزارنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ میں آپ کو اور اپنے آپ کو دینی فرائض کی مکمل طور سے اداءیگی میں کوشش کرنے کی نصیحت کرتا ہوں جیسے کہ طہارت، مقررہ وقت پر نماز، ورد اور وظیفہ کو اس کے وقت پر جماعت کے ساتھ ادا کرنا، نماز، وظیفہ اور جمعہ کے ذکر کی کو (هیللہ)، اور ان لوگوں کے حقوق کی ادائیگی جو ان کے حق دار ہیں جیسے کہ آپ کے والدین، رشتہ دار، ہمسائے، شیخ کے ساتھی اور تمام مومنین عموماً اور خاص طور پر دونوں مخلوقات (انسان اور جن) میں سے علماء۔

آپ کو حلال رزق کی طلب میں اللہ کی اطاعت میں کوشش کرنی چاہئے اور اپنے تمام امور میں نیت کو درست رکھنے میں کوتاہی نہ کریں۔ اللہ کے حق کی ادائیگی میں کوتاہی سے بچیں۔

میں اس شخص کو نصیحت کرتا ہوں جو اللہ کے ساتھ کسی حالت کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اپنی روح کو پاک کرنے میں مسلسل کوشش کرے (تزکیہ باطن / روح) ،تاکہ ان کی روح انہیں نہ کہے کہ وہ ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں جو نیک اعمال کی ضرورت سے آزاد کر دیتا ہے۔

ابو القاسم الجنید- رحمۃ اللہ علیہ- جو اس راہ کے امام ہیں(سلوک ،علوم و معارف)، ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے کہا کہ ان سے فرائض کا بوجھ اتر گیا ہے اور دعویٰ کیا کہ یہ ایک ذریعہ ہیں پہنچنے کا اور وہ پہنچ چکے ہیں : "انہوں نے پہنچنے کے بارے میں سچ کہا، لیکن وہ جہنم میں پہنچے۔" وہ شخص جو چوری کرتا ہے اور زنا کرتا ہے اس شخص سے بہتر ہے جو اس پر یقین رکھتا ہے۔ اگر میں ہزار سال تک زندہ رہوں، تو میں اپنے ورد میں سے کچھ بھی نہ چھوڑوں، سوائے کسی جائز شرعی عذر کے۔

اللہ کے لئے اور اللہ کے ساتھ باغات میں محنت کریں یا اس نیت سے کہ اللہ کے بندے اور مسلمان ان سے فائدہ اٹھائیں یا اپنے اور اپنے ماتحتوں کے لئے حلال کمانے کی نیت سے، ہر شخص اپنی حیثیت اور اللہ کے بارے میں سمجھ کے مطابق۔

میں اللہ، مبارک و بلند و بالا، سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے نبیوں کے ختم رسول محمد مصطفیٰ ﷺ اور اپنے خاتم الاولیاء سیّدنا شیخ احمد تجانی رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے ہمارے اور آپ کے لئے اخلاص میں ہمارا حصہ مقرر کرے، اپنے بندے کی حیثیت میں اور اس کی ربوبیت کے حقوق کی پابندی میں، اور وہ ہم سب کے ساتھ اپنی نرمی اور سخاوت سے برتاؤ کرے۔بیشک وہ اس کا ذمہ دار اور کرنے والا ہے۔

سلام

ابراہیم بن الحاج عبد اللہ التجانی :- شہر کوس، آپ کو اور آپ کے پاکیزہ محفل کے تمام شرکاء کو سلام واپس بھیجتے ہوئے۔

1350 ہجری۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِهِ
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ۔

مکتوب نمبر ۔9

روحانی تر بیت اور روحانی بصیرت (فتح) کے متعلق

{نوٹ :- "فتح "کا لغوی معنی کسی بھی بند چیز کا کھلنا ہوتا ہے ، طریقہ تجانیہ میں ، سلسلے کے مشایخ جب مرید کی روحانی تر بیت کرتے ہیں ، اور جب اس سالک کو "فناء فی اللہ" اور اس کے بعد "بقاء با اللہ" کا مقام حاصل ہوتا ہے ،تو کچھ اس طرح کہا جاتا ہے کی " فلاں سالک کو فتح ہوی " یعنی اس سالک پر روحانی دنیا کے اسرار منکشف ہوے }

سلام
میں اپنے معزز بیٹے، شریف عظیم "شیخانی" { میرے عزیز شیخ}، (منا ابا ولد طلبہ) کو فخر، فضول اور گناہ سے پاک ہو کر سلام بھیج رہا ہوں۔ مجھے آپ کا خط ملا ہے جس سے آپ کی خیریت کا حال معلوم ہوا ہے اور یہ سب سے قیمتی خبر ہے جو مجھے ملی ہے !

تمام تعریف اور شکر اللہ کے لئے ہے ! ہم بھی صحت مند اور خیریت سے ہیں، اور ہماری ظاہری اور باطنی ترقی مسلسل جاری ہے ! تمام تعریف اور شکر اللہ کے لئے ہے ! جیسا کہ آپ نے مریدوں کے بڑھوتری اور اضافے کے بارے میں ذکر کیا ہے، ہم اللہ کا شکر اور تعریف کرتے ہیں، جس نے امت کے ایمان میں اضافہ کیا ہے !

روحانی تربیت کے بارے میں سوال کے لئے--اللہ ہمیں اور آپ کو ہدایت دے--جان لیں کہ ہماری طریقت میں تربیت شیخ الختام سیدنا شیخ احمد التجانی (رضی اللہ عنہ) کی روحانی توانائی (ہمت) کے ذریعے ہوتی ہے، جنہوں نے کہا:-

"جو مجھے جاننا چاہتا ہے، اسے مجھ سے ہی جاننا چاہیئے !"

لہذا، ایک خلیفہ مجاز کے لئے کچھ نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ طریقت کے شرائط اور اس کا درست ادب بیان کرے۔ اسی طرح ایک مرید کے لئے کچھ نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ معروف دینی فرائض کی حفاظت اور دیکھ بھال کرے اور لازمی اذکار (ورد لازم، وظیفہ، ذکر الجمعہ) کو پورے یقین کے ساتھ ادا کرے کہ ورد لازم طریقت تجانیہ کا سب سے بڑا راز ہے !

ایک مرید کو اس کی ادائیگی (تمام معمولات طریقت) میں جلدی کرنی چاہیئے اور جو بھی اضافی اذکار اسے اجازت سے ملے، انہیں انجام دیتے رہنا چاہیئے، اللہ کے اعلیٰ چہرے (یعنی اس کی مقدس ذات کے علاوہ) کے سوا کچھ نہیں چاہنا چاہیئے--نہ اس زندگی میں اور نہ اگلے جہاں میں (دنیا و آخرت دونوں میں)، نہ کسی روحانی مقام میں سے کسی مقام کو--بلکہ صرف اللہ کے فضل اور کرم کو دیکھتے ہوئے ! (اسی کی طلب کرنی چاہیئے)،

ایک مرید کو آپس میں اچھے خیالات رکھنے میں ثابت قدم رہنا چاہیئے (اللہ اور اس کے بندوں کے بارے میں) اور تمام امور کو اس کے حوالے کرنا چاہیئے۔ اگر آپ بغیر کسی اور مقصد کے اس میں ثابت قدم رہنے کے قابل ہیں، تو آپ کو ہمیشہ کے لئے اللہ کا شکرگزار رہنا چاہیئے !

ایک مرید کے لئے بدترین حالت--اور عبادت کی سب سے پست حالت (قاضح فی العبودیہ) اور نفس کی سب سے بڑی شرمندگی اور ذلت--یہ ہے جب کوئی شخص عبادات اور ذکر و اذکار یہ سوچ کر کرتا ہے کہ آج یا کل، یا ایک ہفتے میں یا ایک مہینے میں یا ایک سال میں اسے روحانی بصیرت (فتح) ملے گی ! کسی کو یہ نہیں سوچنا چاہیئے کہ وہ اللہ سے کچھ حاصل کرنے کا مستحق ہے، بلکہ یہ سوچنا چاہیئے کہ وہ اپنی ذات کی بنا پر عبادت کے لائق ہے !

جو کوئی روحانی بصیرت (فتح حاصل کرنے) کے لئے خد کو مستحق سمجھتا ہے یا اس کے آنے میں دیر سمجھتا ہے، اسے اللہ سے توبہ کرنی چاہئے ! آپ کو جان لینا چاہئے کہ اگر آپ نے اپنی پوری زندگی عبادت اور ذکر اللہ میں گزاری ہو اور پھر ایک لمحے کے لئے فتح کا تجربہ کیا، تو آپ اس ایک لمحے میں اپنی پوری زندگی کے برابر یا اس سے بھی زیادہ کچھ سمجھ جائیں گے !

حتیٰ کہ اگر روحانی بصیرت (فتح) کبھی نہ ہو، تو آپ کو خوش ہونا چاہئے کہ آپ کی زندگی ذکر اللہ میں گزری، کیونکہ ایک مرید سے صرف یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ہر حالت میں اللہ کا شکر اور تعریف کرے ! میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے، آپ کے لئے اور تمام برادران کے لئے دعا کر رہا ہوں کہ وہ ہمیں سلامتی، صحت اور تقدیر الٰہی سے راضی کرے۔

سلام

ابراہیم بن الحاج عبد اللہ التجانی کولاخ ، سینیگال (مغربی افریقہ)

1354 ہجری / 1935 عیسوی

نوٹ:- طریقہ تجانیہ میں میری روحانی حمایت کے لئے، آپکو میری کتاب "کاشف اللباس" کو پڑھنے اور سمجھنے کا مشورہ دیتا ہوں اور آپ کو اسے اچھی طرح سمجھنا چاہئے ! !

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ لِمَا أُعْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِه
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر ـ10

طہارت، نماز اور ورد کی تکمیل کی ترغیب، اور مردوں کا روزانہ وظیفہ کے لیے جمع ہونا

25 ربیع الثانی 1356 ہجری، شہر کولاخ سے، تمام محبین کے نام:-

بسم الله الرحمن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین:

سب سے خالص سلام اور تمام مخلوقات کے بہترین مددگار کی بڑھتی ہوئی برکتیں—زمین و آسمان کے خالق کی شان کے ذریعے—آپ سب تک پہنچیں، چاہے آپ کہاں بھی ہوں، مرد ہوں یا عورت، آپ کا پیارا، ابراہیم بن الحاج عبد اللہ التجانی کی طرف سے۔

اب، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ سب کو اپنی رضا، شفقت، محبت، اور قبولیت کی نظر سے دیکھے؛ ہمیں اور آپکو پاک دل اور سننے والے کان عطا فرمائے؛ ہمیں اور آپ کو ایسی کامیابی عطا فرمائے جس میں اس کی رضا ہو؛ اور ہمیں اور آپ کو ایسی چیزوں میں مشغول کرے جو دونوں جہانوں میں فائدے کی ہوں۔

اب، میں آپ کو پانی سے پاکیزگی، نماز کی تکمیل، اور ورد کی تکمیل پر توجہ دینے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس کی بات پر غور کریں: "اور قرآن کو ٹھیک طرح سے پڑھو" (قرآن 73:4): یہاں اللہ تعالیٰ تلاوت کی بات کرتے ہیں اور اس کے لغوی معنی کے لحاظ سے دہراتے ہیں۔ اللہ ہمیں اپنے علم و کرم سے سمجھ عطا فرمائے۔ آپ کو—مردوں، (عورتوں کو نہیں)—وظیفہ کے لیے

اکٹھا ہونا چاہیے۔ جو لوگ میرے احکام پر عمل کریں گے، ان کی زندگی اور موت میں میری ضمانت ہے، اور ان پر کوئی خوف یا غم نہیں ہوگا۔ سلام۔

براہیم بن الحاج عبد اللہ التجانی—رضی اللہ عنہ، آمین!

یہ پیغام ہمارے محبین کو، چاہے وہ کہاں بھی ہوں، مقدّمین کے ذریعے بھیجا جاتا ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آله
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر ۔11
رمضان کے فرض روزوں کی پابندی کی ترغیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین

شعبان 1352 ہجری (اکتوبر 1937)، شہر کولاخ سے:

(قسم ہے وقت کی، بے شک انسان نقصان میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور صبر کی نصیحت کی۔) (سورہ العصر)

میں تمام لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ رمضان کے فرض روزوں کی پابندی کریں جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا: [اے ایمان لانے والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔] (سورہ البقرہ 2:183) اور فرمایا: [رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، لوگوں کے لیے ہدایت اور واضح نشانیاں ہیں۔ سو تم میں سے جو شخص اس مہینے کو دیکھے، اس پر روزہ رکھنا فرض ہے۔] (سورہ البقرہ 2:185) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے: 'اسلام پانچ ستونوں پر قائم ہے: 1) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا، 2) نماز قائم کرنا، 3) زکوۃ دینا، 4) رمضان کے روزے رکھنا، 5) حج کرنا۔' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'تین چیزیں ہیں جن کی پابندی کرنے والا واقعی اللہ کا دوست ہے: 1) نماز، 2) روزہ، 3) بڑی جنابت سے بچنا۔'

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب ان سے کسی نے عرض کی اور کہا: 'مجھے کوئی مفید بات بتائیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'روزہ رکھو کیونکہ اس کا کوئی ہم پلہ نہیں ہے۔' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور اللہ کی رضا کی امید کے ساتھ رکھے، اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے، اس کو روزہ دار کے برابر اجر ملے گا، اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ ہر چیز کو پاک کرنے کا طریقہ ہے (زکوۃ) اور جسم کی تطہیر روزہ ہے۔' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'روزہ صبر کا نصف حصہ ہے۔'

کچھ ممالک میں روزے دوسرے ممالک کی نسبت بہتر ہوتے ہیں، کیونکہ وہاں دین کی قوت یا کمزوری ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ: 'مدینہ میں رمضان دوسرے مقامات کے ہزار رمضان سے بہتر ہے اور مدینہ میں جماعت کی نماز دوسرے ممالک کی ہزار جماعت کی نماز سے بہتر ہے۔' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے: 'سب سے بہترین مہینہ رمضان ہے اور سب سے زیادہ ممنوع مہینہ ذوالحجہ ہے۔'

لہذا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر عمل کریں۔ یقیناً، شیخ التجانی، رضی اللہ عنہ، کی راہ صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پیروی اور ان کے منع کردہ چیزوں سے پرہیز ہے۔ جو شخص احکام کی پیروی کرتا ہے اور ممنوعات سے بچتا ہے، وہ ہمارا ہے۔ جو ایسا نہیں کرتا، وہ ہمارا نہیں ہے۔ اللہ (تعالیٰ) نے فرمایا: [جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں کوئی آزمائش نہ آجائے یا انہیں عذاب نہ ہو۔] (سورہ النور 24:63)

اللہ، اللہ، اللہ۔ اے اللہ کے بندو! آسمانوں اور زمین کا مالک، اور ہر فائدے اور نقصان کا حقدار، نیکیاں اور بدیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں، تعریف اس کے لیے ہے، آغاز میں اور انجام میں۔

میں یہ سب اللہ سے اپنے اور آپ کے لیے معافی مانگتے ہوئے کہتا ہوں۔ سلام ہو ان سب پر جو ہمارے ہیں اور ہم سے ہیں۔ اللہ ہمیں اپنے پسندیدہ عمل کرنے کی توفیق دے اور ہمارے دلوں کو اپنی ہدایت سے نوازے۔

آپ کا ہمدرد بھائی—ابراہیم بن الحاج عبد اللہ التجانی، اللہ ان پر اور ان کے پیاروں پر مہربان ہو، آمین!

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِه
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر ۔12

مشورہ نمبر 12: شرفاء (سادات کرام) جنہوں نے صوفیوں کا راستہ اختیار کیا (جن کی بیعت طریقہ تجانیہ میں ہوی)؛

تمام تعریفیں اللہ کی زات واحد کے لیے، اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود و سلام:

اے شریف کے بچوں جنہوں نے صوفیوں کا راستہ اختیار کیا، یہ کچھ نصیحت ہے جو میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہے: ایک ہنر مندپیشہ اختیار کریں جس سے حلال روزی کمائی جا سکے اور دوسروں کی دولت کی امید میں محض بھیک مانگنے اور بھیک منگ کر روزی کمانے سے باز آئیں—اپنی امید کو اس کمتر "پیشہ" سے بلند کریں۔ سینیگال میں، آپ کا پیشہ تجارت، تحریر، تعلیم، یا نقل و حمل (ٹرانسپورٹیشن) ہونا چاہیے—بھیک مانگنا اور دوسروں کی دولت کی امید نہ رکھنا۔ جو شخص ان پیشوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا راستہ نہیں پاتا، اسے فقر و قناعت پر خوش رہنا چاہیے اور اپنے آپ کو علم اور ذکر میں مصروف رکھنا چاہیے۔ بلند ہے وہ جسنے فرمایا، ''صدقہ ان فقیروں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں رکے ہوئے ہیں، جو زمین میں سفر کرنے کے قابل نہیں—جوہلا انہیں مالدار سمجھتا ہے ان کے قناعت کی وجہ سے۔ تم انہیں ان کی علامت سے پہچان لوگے: دو صحیحین میں روایت ہے: ''بھیک مانگنے کا عمل تم میں سے کسی کے ساتھ جاری رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا یہاں تک کے ان کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔'' تمام صحیح حدیثوں کے مجموعوں میں سے سوائے ابو داؤد کے: روایت ہے کی ''تم میں سے کسی کے لیے اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھانا بہتر ہے بجائے اس

کے کہ وہ کسی اور سے بھیک مانگے جو اسے دے یا نہ دے (کوی شخص) ۔" ابو داؤد اور نسائی میں روایت ہے: "جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ لوگوں سے کچھ بھی نہیں مانگے گا، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔" نسائی میں روایت ہے کی: "جو شخص بھیک مانگتا ہے جبکہ اس کے پاس 40 درہم ہوں، وہ ایک ضرورت سے زیادہ مانگنے والا بھکاری ہے۔" اور اس طرح کی دیگر حدیثیں بھی ہیں۔ اللہ سب سے بڑا رزاق ہے، طاقت کا مالک۔ میں نے آپ کو اللہ کی خاطر نصیحت کی ہے۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

یہ آپ کے بھائی، جو آپ سے محبت کرتا ہے، ابراہیم بن الحاج عبد اللہ التجانی کی طرف سے شوال 1356 ہجری کے ابتدائی دنوں میں لکھا گیا—اللہ ان پر مہربان ہو، آمین !

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آله
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ۔

مکتوب نمبر ۔13

اللہ کے قریبی اور خاص لوگوں کے ساتھ پیش آنے والے معاملات

کَولاخ سے، ۲۷ جُمَادَى ٱلْأُولَىٰ ۱۳۶۳، ڈکار (سینیگال، مغربی افریقہ)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے انسانیت کے وجود کے ذریعے اپنے خصوصی رازوں کو پوشیدہ کیا۔ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کامل درود اور سلام ہو، اور ان پر جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی، اللہ کی رضا کے لیے سب کچھ قربان کیا، اپنے نفسوں کو پیارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ہر معاملے میں لگا دیا، اپنی تلواریں نکالیں، صبر کے ساتھ تمام آزمائشوں، مشکلات اور مصیبتوں کو برداشت کیا، اور اللہ کی سب سے بہترین تعریفوں کے ساتھ اس کی حمد وثنا بیان کیں۔

اب، میرے پیارے بیٹے اور با اخلاق نوجوان، احمد بن الخلیفہ محمد بن الخلیفہ حمادی بکر– اللہ ان کی قبروں پر صبح شام رحمتوں کی بارش کریں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ ختم الاولیاء شیخ احمد تجانی کی ہمیں مدد عطاء فرمائے،

میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ان سب تعریفات کے ساتھ، جو مجھے معلوم ہیں اور جو نہیں معلوم۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں دوری سے بعد قربت، بُرے نصیب، دشمنوں کے خوشی منانے اور دینے کے بعد

محرومیت سے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کروں، ظلم کروں یا ظلم سہوں، یا لوگوں کو بے وقوف بناؤں یا بے وقوف بنایا جاؤں۔ "اے میرے رب ! مجھے اور میرے بچوں کو بتوں کی عبادت سے بچا۔ اے میرے رب ! انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے، پس جو میرے پیروکار ہیں وہ مجھ سے ہیں اور جو نافرمانی کریں، تو آپ بے حد معاف کرنے والے اور رحمت کرنے والا ہے۔" (قرآن ۱۴:۳۵-۶)

آپ کی خوبصورت تحریر مجھے پہنچی جس میں نور کی تختی ہے جو سیدِ موجودات (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمارے شیخ، قطب المکتوم، مہربند برزخ، معروف مہر محمدی، سیدنا شیخ ابو العباس احمد بن محمد التجانی (رضی اللہ عنہ) کو سکھائی، دوسرے محمدی اقطاب کے علاوہ (یعنی یہ نعمت دوسرے اقطاب کو پہلے کبھی عطاء نہیں ہوی تھی)۔ آپ نے اسے مجھے تحفے کے طور پر بھیجا، لیکن جب میں نے اسے آپ کی تحریر میں دیکھا، اور آپ کو دیکھنے کی اجازت نہیں تھی، تو میرے اضطراب میں اضافہ ہوا ! مجھے اس کی اجازت میرے استاد، احمد سکیرج (رضی اللہ عنہ) سے مستند اجازت ملی تھی۔ میں نے اسے کسی کو بھی نہیں دیا سوائے ہمارے عزیز حاجی عمر کانو کے ۔ میں نے انہیں ایک کاپی دی تھی کیونکہ بہت سے لوگ ان سے حسد کرتے ہیں اور ان کا مجھ سے فاصلہ ہے، لیکن کسی اور کو اس کی اجازت نہیں دی، کیونکہ اس کے اہل کم ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ مخفی علوم میں مشغول ہیں، جنہیں ہمارے شیخ التجانی (رضی اللہ عنہ) "بُرے علوم / خطرناک علوم" کہتے ہیں، نے اس تختی کی کاپی کی اور لوگوں کو دنیا کی حقیر چیزوں کے لیے لکھا۔ یہ دین کو دنیا کے لیے بیچنے کے قریب ترین چیز ہے۔ لہذا، میں آپ کو اسے کسی کو دینے سے منع کرتا ہوں کہ آپ کسی کو یہ نہ لکھ کر دیں، کیونکہ میں اس کی اجازت نہیں دیتا، میں اس کی اجازت نہیں دیتا اور، دوبارہ، میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔ جہاں تک آپ کی حالت کا تعلق ہے، میں نے اس میں روح کی عزم کی خوشبو محسوس کی، لیکن بغیر پختگی کے آگے پیش کرنا کم نقصان دہ ہوگا۔ جہاں تک آپ کے مختلف حالات کو دور کرنے کے لیے کبھی اس اور کبھی اس میں مشغول ہونے کا تعلق ہے، "اللہ نے ایک آدمی کی مثال دی جو بہت سے آقاں کے ساتھ لڑائی میں ہے اور ایک آدمی کی جو مکمل طور پر ایک آدمی سے تعلق رکھتا ہے۔ کیا یہ مثال برابر ہے؟ الحمدللہ۔ بلکہ، ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔" (قرآن ۳۹:۲۹) جہاں تک حاجی عمر کی بات ہے، میں ان سے پوری طرح راضی ہوں۔ سلام۔

ابراہیم بن الحاج عبداللہ التجانی

یہ تحریر آپ کا بھائی، جو آپ سے محبت کرتا ہے، علی سیسے نے ہمارے شیخ اور مولا ، شیخ الحاج ابراہیم بن الحاج عبداللہ التیجانی (رضی اللہ عنہ) کی تحریر سے نقل کی ہے۔ آمین۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِه
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر ۔14

دشمنانِ طریقت کی منفی تنقید کو صبر سے برداشت کرنے کی نصیحت

اللہ کے نام سے شروع ، جو بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلامتی اور برکت ہو، جو تمام مخلوقات میں سب سے بہترین ہیں۔ تمام تعریفیں اور شکر اللہ ہی کے لیے ہیں، جو اپنی ذات، صفات، اسماء اور اعمال میں بالکل کامل ہیں، اور جو اپنی تمام تجلیات میں ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ (عین حضرت الجمال) پر سلامتی اور برکت ہو۔ اللہ کی کامل رضا ہو اُس (نبی کے) کامل وارث پر، جو اپنے ہر حال، قول اور عمل میں کامل و اکمل ہے، جو اللہ کی طرف بلاتا ہے، اور اُس کے راز (شیخ احمد التجانی، رحمت اللہ علیہ) کی طرف۔

میرے بھائیوں کے لیے، جن کا تعلق اللہ اس کےپیارے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت شیخ احمد التجانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے --برکت یافتہ مقدم، الحاج سلیم اور اُن کے بھتیجے، مقدم الحاج معاذ کے لیے: السلام علیکم و رحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ ! مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ کی حالت صرف اللہ پر مرکوز ہے اور ہر چیز سے منقطع ہو کر اللہ میں مشغول ہیں، الحمدللہ ! میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ خالق حقیقت کی خدمت میں رہیں اور حضورے الہیٰ کے دشمنوں کی منفی تنقید کو صبر سے برداشت کریں، کیونکہ اچھا انجام اُن کے لیے ہے جو اللہ سے باخبر رہتے ہیں ! "اے ایمان والو ! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط کرے گا۔" (47:7) سب سے زیادہ آزمائشوں میں اللہ کے نبی اور پھر اولیاء اللہ مبتلا ہوتے ہیں۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ جب میں نوجوان تھا، (یہاں تک کہ) جب میرا علم کم تھا اور میں دین میں بہت کمزور تھا، اللہ نے مجھے سخت ترین آزمائشوں میں بتلا کیا ! مجھ پر کفر، دھوکہ دہی، حرام کو حلال کرنے، خاندانی تعلقات کو منقطع کرنے، طریقہ تجانیہ کو خراب کرنے، اللہ پر جھوٹ باندھنے، جادوگری اور پاگل ہونے کے الزامات لگائے گئے۔ مجھ پر ایسی چیزیں کی گئیں جو میری قلم بھی نہیں لکھ سکتی !

تاہم، میں نے اللہ کی خاطر صبر کیا اور اس آزمائش کو قبول کیا۔ میں نے اپنی روحانی طاقت کو تمام مخلوقات سے بلند کیا یہاں تک کہ مجھے کسی کی (منفی رائے) کی پرواہ نہیں رہی۔ میں نے جان لیا کہ کوئی بھی مجھے نقصان یا فائدہ نہیں پہنچا سکتا (سوائے اللہ کے)، اور کچھ بھی موجود نہیں ہے سوائے اس کے جو وہ چاہتا ہے--اور اس (آپکے نظریے) میں بے پناہ خیر ہے !
اس نے مجھے اپنی قدرت سے مدد فراہم کی اور میرے دشمنوں کی بُرائی سے بچایا، اور میں اپنا طریقت کا سفر کو جاری رکھا۔ مختصر وقت میں وہ سب پشیمان ہو گئے، اللہ کی قدرت اور قوت سے !

میں نے صبر کیا کیونکہ میں جانتا تھا کہ مستقبل میں ایک وقت آنے والا ہے (جہاں چیزیں مختلف ہوں گی)--اور میرے ساتھ مستقبل ماضی کی طرح ہی ہے !
جو کوئی آپ کی طرح سلوک نہیں کرے گا، وہ جلد ہی پچھتائے گا ! میں آپ کے بھائی اور دوست، ابو بکر جاج کو آپ سب کے پاس اپنے نائب کے طور پر بھیج رہا ہوں، اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں اپنی رحمت سے مدد فراہم کرے اور ہمیں اُس کی ہدایت دے جو وہ پسند کرتا ہے اور اُس سے خوش ہوتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے دلوں کی بیماریوں کا علاج فراہم کرے اور ہمیں اپنی محبت، اپنے انتخاب اور اپنی رضا کے ساتھ ڈھانپ دے، یہاں تک کہ ہم اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پڑوس میں اعلیٰ مقاماتِ علّیین میں پہنچ جائیں ! آمین ! سلام۔

مدینہ-بائے، کوَلاخ (سینیگال، مغربی افریقہ)
حضرت سیدی علی سیسے کے ذریعے ہمارے شیخ ابراہیم بن الحاج عبداللہ التجانی کے خط سے نقل کیا گیا--اُن کی اجازت سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِه
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 15

مقدّمین کو بھائیوں کی رہنمائی اور قیادت کرنے اور دین اور طریقت کے معاملوں میں نصیحت کرنے کی تلقین

بسم الله الرحمن الرحيم

تمام تعریفیں اور حمد اللہ کے لئے ہیں، جس نے اپنی کتاب قرآن مجید میں فرمایا: "اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے، تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط کرے گا۔" (47:7) اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اس پر جس سے مخاطب ہو کر کہا گیا: "اور بے شک، آپ (محمد) عظیم اخلاق پر ہیں۔" (68:4) اور یہ بھی فرمایا گیا: "پس اسی طرح قائم رہو جیسا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔" (11:112) بے شک وہ سیدھے راستے (صراط مستقیم) کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔ خادم الصوفیاء مہر ولایت حضرت سیدنا شیخ احمد التیجانی (رحمۃ اللہ علیہ) سے راضی ہو، جنہوں نے مقدّمین کو مریدین سے زیادہ نصیحت کی!

میں ان پرانے مقدّمین سے بہت خوش ہوں جو ہمارے ساتھ وابستہ ہیں، اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری دیکھ بھال کرے اور آپ سب کو اپنی نعمتوں سے نوازے، اس زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔

میں آپ سب کو محبت اور رحمدلی کے جذبے سے، صرف اللہ کی خاطر، نصیحت کر رہا ہوں کہ آپ بھائیوں کو صحیح رہنمائی دینے کے لیے محنت سے کام کریں اور ہمیشہ دین اور طریقت کے معاملوں میں ایک دوسرے کو نصیحت کریں۔ یہ نصیحت

آپ خود سے شروع کریں۔ یعنی، کسی کو کچھ کرنے کا حکم نہ دیں جب تک کہ آپ نے خود پہلے وہ کام نہ کیا ہو ! اسی طرح، کسی کو روکنے یا نصیحت کرنے سے پہلے خود کو روکیں اور اپنی اصلاح آپ کریں۔

اس میں سستی یا غفلت نہ کریں کیونکہ اس سے بہت سے لوگ گمراہ ہوں گے، کیونکہ عام لوگوں کے لئے اعلیٰ یا بلند مرتبہ شخص کی غلطی یا غلطی سے زیادہ نقصان دہ کوئی چیز نہیں ! اللہ ہم سب کو معاف فرمائے۔

مریدین اور ان کے پیشوا (شیخ التجانی) کے درمیان ربط کو نہ کاٹیں، کیونکہ ایسا کرنے سے ان کے روحانی مدد کا سلسلہ ٹوٹ جائے گا ! میں اعلی مقدّمین کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خانقاہ میں پانچ (5) وقت کی نماز اور شام کا وظیفہ میں باقاعدگی سے شرکت کریں، چاہے آپ اکیلے ہی کیوں نہ ہوں ! اگر آپ اس پر عمل کریں گے، تو شاید اللہ اپنی قدرت اور طاقت سے یہ فیصلہ کرے گا کہ دوسرے بھی آپ کے ساتھ زاویئہ میں شامل ہوں ! میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ رازوں کو چھپاے رکھیں، یہاں تک کہ دنیاوی معاملات میں بھی، کیونکہ جو بھی اپنے راز کو چھپاتا ہے وہ اپنے معاملے کا مالک بن جاتا ہے۔ صبر اور اللہ کے فیصلے پر راضی رہنے میں مستقل مزاجی اختیار کریں۔
میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایک دوسرے کی رہنمائی کریں، ایک دوسرے سے محبت کریں، اور اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے ملیں۔ ایک دوسرے کے لئے قربانی دیں، اور مشایخ کی خدمت کرتے رہیں اور ان سے محبت کریں، کیونکہ انہوں نے کہا ہے: "جو ہماری خدمت کرے گا، ہم اسے ترقی دیں گے۔" ایک دوسرے سے نفرت نہ کریں، ایک دوسرے سے حسد نہ کریں، ایک دوسرے کو ترک نہ کریں، اور اللہ کے بندوں کی طرح ایک دوسرے کے بھائی بن جائیں۔
ہر مقدم اعظم کو کوشش کرنی چاہیئے کہ کسی ایسے شہر میں زاویئہ قائم کریں جہاں بہت سے تجانی بھائی ہوں - اپنی صلاحیت اور حالات کے مطابق - پانچ (5) وقت کی نماز قائم کرنے کے لئے، اور جب بھی آسانی ہو، ہر ذکر یوم الجمعہ کے بعد یا جب بھی لوگ کر سکیں، محبوب (الاحباب) ساتھیوں کے ساتھ مل کر جمع ہوں، تاکہ زاویئہ کی صحیح دیکھ بھال میں ایک دوسرے کی مدد کر سکیں، جیسے اس کی فراہمی وغیرہ۔ میں آپ سب کو اس کا حکم اور اجازت (اذن) دے رہا ہوں۔

میں آپ سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے بندوں کے بارے میں برا خیال نہ رکھیں یا وقت کی تبدیلیوں کے بارے میں برا خیال نہ رکھیں، کیونکہ وہ وقت ہے ! اس کے ساتھ ماضی اور مستقبل کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ میں آپ سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اپنے اور اپنےپیاروں کے لئے، اور خاص طور پر عام عبادت گزاروں کے لئے دعاؤں میں اضافہ کریں۔

میں آپ سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ صبح اور شام میں چھ ہزار (6000) مرتبہ صلوۃ الفاتح پڑھیں، اور آپ کے نفل نماز کا کم سے کم مقدار پچاس (50) رکعات ہونی چاہیئے۔ میں آپ سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہر جمعہ کی رات دو سو (200) بار صلوۃ الفاتح پڑھیں۔ میں آپ کو روزانہ کچھ صدقہ دینے کی سفارش کرتا ہوں، چاہے یہ صرف ایک روٹی کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو ! میں آپ سب کو شرفاء(سادات کرام)، اللہ والوں ، اولیاء، مشایخ، علماء اور علم کے طلباء کی عزت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔

میں آپ سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ کے شیخ (احمد التجانی) کے مقدّمین کی عزت کریں، کیونکہ یہ ان کی عزت کرنے کا حصہ ہے ! مشائخ کی عزت کرنا اللہ کی عزت کرنے کا حصہ ہے، اور یہ اس زندگی میں اور آخرت میں آپ کی کامیابی کا باعث بنے گا۔

خوش ہو جائیں، کیونکہ اللہ فرماتا ہے: "اور یقیناً، ہم تمہیں کچھ خوف، بھوک، مال، جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے، لیکن صبر کرنے والوں کو خوشخبری دو؛ جو مصیبت کے وقت کہتے ہیں: 'بے شک، ہم اللہ کے لئے ہیں اور بے شک، ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درود و رحمت ہے، اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔" (2:155-157) لہذا، شاید پھلوں کا نقصان آخری آزمائش ہو جو ہم نے پچھلے دو سالوں میں دیکھی ہے۔ تمام تعریفیں اور حمد اللہ، رب العالمین کے لئے ہیں !

ایک دوسرے کی مدد کریں اپنے اہداف کے حصول میں، کیونکہ جماعت ایک رحمت ہے اور اختلاف اور انتشار ایک سزا ہے ! میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کی دیکھ بھال کرے، کیونکہ وہ متقیوں کا محافظ ہے۔ سلام۔

آپ کا محبوب شیخ ابراہیم ابن الحاج عبداللہ التجانی کی طرف سے،

کاؤسی، (سینیگال، مغربی افریقہ)

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آله
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 16

مقدّمین کو بھائیوں کی رہنمائی اور قیادت کرنے اور دین اور طریقت کے معاملوں میں نصیحت کرنے کی تلقین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین ،الرحمن الرحیم ،مالک یوم الدین

۔ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہلِ بیت پر درود اور سلام ہو، جیسا کہ ان کے مقام اور عظیم قدر کے لائق ہے۔

ہمارے بھائی، اللہ کے لئے، ہمارے ساتھی، ہماری محبت میں مخلص، نافع نوجوان، صالح ولی، مخلصانہ نصیحت کرنے والے عالم، دشمنوں کا غصہ اور دوستوں کی خوشی، محمد بن الحسن جترہ - اللہ ان کی حفاظت فرمائے اور ان کے رازوں کو چھپائے - اور تمام بھائیوں کے لئے، جہاں کہیں بھی ہوں۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ۔ ہمارے سرپرست، مہر تجانیہ (سیدنا شیخ احمد تیجانی رضی اللہ عنہ) کی مدد سے۔ آمین۔

میرے محبوب، آپ کا شاندار لکھا ہوا خط مجھے موصول ہوا اور میں نے آپ کی درست باتوں کو سمجھا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم پر اور آپ پر اپنی علوم، معارف، آداب اور رزق، مادی اور روحانی، کے سمندر عطاء فرمائے، اللہ کے کاموں کے ملاپ (مجمع الشؤون) اور سب سے بڑے پردے (الحجاب الأعظم) کے مرتبے کے ذریعے۔

میں آپ کو اور خود کو نصیحت کرتا ہوں جیسا کہ اللہ نے اپنی قیمتی کتاب میں تمام امتیوں اور ہمیں نصیحت کی، جس میں آگے یا پیچھے سی غلطیوں کا کوی امکان نہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ہم نے تم سے اہل الکتاب اور تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے

کی نصیحت کی ہے" (قرآن 4:131) اور "اس نے تمہارے لئے دین میں وہی کچھ مقرر کیا ہے جو اس نے نوح کو حکم دیا تھا" (قرآن 42:13)، یہاں تک کہ فرمایا: "دین کو قائم کرو اور اس میں فرقہ بندی نہ کرو" (قرآن 42:13)۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ آپ کا باطن اللہ، اس کی عظمت، جلال اور حسن میں مکمل طور پر ڈوبا ہو، جبکہ آپ کا ظاہر اس کے احکام میں مکمل طور پر مشغول ہو۔ بندے کو اللہ کے احکام کے سوا کسی اور چیز میں کوئی حصہ نہیں ہونا چاہئے، اپنے سرپرست سے کفایت اور رضا مندی حاصل کرتے ہوئے، اللہ کی اطاعت کے باوجود اس کے لئے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ البوصیری نے اپنے شیخ، ابو العباس المرسی (رضی اللہ عنہ) کی تعریف کرتے ہوئے کہا:

انہوں نے وہ سب کچھ حاصل کر لیا جو ایک ماہر تلاش کرتا ہے اپنے رب سے، ابتدائی جدوجہد کو برقرار رکھتے ہوئے(شریعت مطہرہ کی ظاہری پابندی)۔

بندوں کے لئے ضروری ہے کہ اگر وہ خالق حقیقی کے صاحب حضوری کے بندوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں، ظاہری اور باطنی طور پر، دنیا اور آخرت میں، یا بلکہ ابد الاباد کے لئے، تو وہ محتاط رہیں، ایسے ذکر و اذکار رکھیں جو وہ ایک شیخ کامل سے صحیح اذن کے ساتھ حاصل ہو اور پھر اسے اللہ کے احکام کی تعمیل کی پابندی کے ساتھ پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا" (قرآن 2:152) اور حدیث قدسی میں: "میں اس کا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرتا ہے"۔ ایک شیخ کامل کے لیے چاہیے کی اس کی نظر اللہ کے لیے اس کے بندوں پر ہو، نہ کی کسی اور چیز کے لئے، اور جو ہمیشہ اللہ پر مرکوز رہتا ہے اور انسان کو اپنے نفس اور اپنی خواہشات کی فضولیات سے دور لے جاتا ہے۔ اپنے شیخ، اپنے بھائیوں اور بہنوں، مؤمنین کی عام جماعت اور اللہ کی باقی مخلوقات کے ساتھ ان کے مراتب کے مطابق ادب رکھنا چاہئے۔ نفس، خواہشات اور شیطان کے خلاف جدوجہد کرنا چاہئے۔ مرید کی جدوجہد فرائض کو صبر اور استقلال کے ساتھ ادا کرنے میں ہے تاکہ وہ ان کو صحیح طریقے سے ادا کر سکے، ممنوعات کے ساتھ صبر کرنا تاکہ ان سے بچا جا سکے اور تقدیر کے تلخ معاملات کے ساتھ صبر کرنا تاکہ اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کیا جا سکے، معاملے کو اس کے سپرد کیا جا سکے، خود کو مکمل طور پر اس کے حوالے کیا جا سکے اور اس کی رضا پر راضی رہا جا سکے۔ نفس کا محاسبہ کرنا بھی ضروری ہے۔ ان دونوں کے ساتھ انسان کا تقویٰ درست ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تقویٰ اختیار کرو اور تم سب سے زیادہ عبادت گزار ہو

جاؤ گے" اور یہی چیز انسان کے زہد کو درست کرتی ہے۔ زہد کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور چیز میں مشغول نہ ہو، تاکہ انسان کا توکل درست ہو، مخلوقات سے غائب ہو، اللہ کے ساتھ موجودگی اور قربت ہو، تاکہ مٹاؤ، قیام، کفایت، بقاءباللہ کے ساتھ اس کے ناموں، صفات اور اثرات کی گواہی دے کر حاصل ہو، خالصتاً اس کے وجہ قدرت کے لئے جیسا کہ اس نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور انہیں صرف اس لئے حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے" (قرآن 98:5)۔ معرفتِ الٰہی ، اللہ کے ناموں اور صفات کا انکشاف ہے اور ان کے نتائج، اللہ کی مراقبت اور اپنے اعمال کو اس کے لئے خالص کرنا ہے۔ لہٰذا، آپ کو ہمیشہ اللہ کے گھروں (مساجد) کو زندہ رکھنا چاہیئے، ان میں فرائض کی ادائیگی کے ذریعے۔ آپ کو ہر شام وظیفہ کے لئے جمع ہونا چاہیئے کیونکہ جماعت اس کے شرائط میں سے ایک ہے ان لوگوں کے لئے جو بھائیوں کو پا سکتے ہیں اور معذور نہیں ہیں، اور یہ ہر علاقے کی حفاظت کی ضمانت دیتا ہے... اس کے لوگ جماعت میں اس کے ساتھ پابند تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضمانت کے ساتھ، کیونکہ یہ اس شخص کے گناہوں کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی نہیں چھوڑتا جو اس میں شرکت کرتا ہے، اور آفتیں گناہوں کے تناسب میں ہوتی ہیں۔ آپ کو ہر لمحے یا زیادہ تر لمحات یا کچھ لمحات کو اللہ کے ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے ساتھ، "صلوۃ الفاتح لما اغلق "کے ساتھ، زندہ رکھنا چاہیئے، تاکہ برادران طریقت کے درمیان محبت میں اضافہ کرنے کے لئے اور حلال رزق کی تلاش میں کوشش کریں۔ ان تمام چیزوں میں شیخ کی ہمت کے ساتھ رہیں اور آپ مقصد کو حاصل کریں گے۔ وہ آپ کے ساتھ ہیں جب بھی آپ اپنے دل سے ان کے بارے میں سوچیں، اور یہ ایک بڑا راز ہے۔ آپ کو شیخ سے محبت کرنی چاہیئے، کیونکہ یہ دو جہانوں میں خوشی کی ضمانت دیتا ہے۔ حضرت سید التماسینی، جنہوں نے ہمارے سلسلے کی قطبیت حاصل کی تھی، نے کہا: "میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ نے وجود کو بربادی کی طرف لے جا رہا ہے اور کوئی بھی اس سے محفوظ نہیں ہے سوائے اس کے جس کو اللہ نے ہمارے مولا کی محبت دی ہو"۔ آپ کو احمقوں کی زبانوں سے جو تکلیف پہنچتی ہے اس کے ساتھ صبر کرنا چاہیئے، انہیں معاف کریں اور ان سے ناراض نہ ہوں، چاہے ظاہری یا باطنی طور پر۔ آپ کو یہ اللہ کے سوا کسی اور چیز میں زہد کے حصے کے طور پر کرنا چاہیئے، کیونکہ ان کی تعریف اور ملامت، ان کا آپ کے پاس آنا یا آپ سے منہ پھیرنا سب ایک ہی ہے، کیونکہ کوئی بھی نقصان یا فائدہ پہنچانے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے، نہ کوئی نیچا کرنے والا یا بلند کرنے والا سوائے اس کے، نہ دینے والا نہ لینے والا سوائے اس کے۔ "جو رحمت اللہ لوگوں کے لئے کھولتا ہے، اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو کچھ وہ روکتا ہے، اسے اس کے بعد کوئی بھیجنے والا نہیں، اور وہ زبردست

اور حکمت والا ہے" (قرآن 35:2) "اگر اللہ آپ کو کچھ نقصان پہنچائے، تو اس کو کوئی نہیں ہٹا سکتا سوائے اس کے، اور اگر وہ آپ کے لئے کچھ بھلائی چاہے، تو اس کے فضل کو کوئی دور کرنے والا نہیں ہے" (قرآن 10:107)۔ بات یہ ہے کہ جس نے اللہ کو پا لیا، اس نے کچھ نہیں کھویا، اور جس نے اسے کھو دیا، اس نے کچھ نہیں پایا، اور جس نے اللہ کو پایا، وہ وہی ہے جس نے مقام الاحسان حاصل کیا، یعنی اس کے اندر مکمل طور پر اللہ جلوہ گر ہو گیا اور اس کے حکم کی تعمیل ظاہری طور پر کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرتے ہیں" (قرآن 16:128)۔ میں نے آپ کے لئے فرض اور نفل اذکار کی تلاوت کرنے، ان کو سکھانے، علوم باطنی کی تعلیم دینے، مخلوق کو نصیحت کرنے اور طریقت کے ظاہری اور باطنی آداب کے ذریعے تربیت دینے کے لئے اذن کو تجدید کیا ہے۔

آپ پر لازم ہے کہ شیخ میں فنا ہو جائیں یہاں تک کہ تم دیکھو کہ تمہارا نفس اس کے ساتھ کوئی اثر نہیں رکھتا۔ ہمارے سلسلے میں شیخ فقط شیخ احمد تجانی ہیں، اور کوئی نہیں۔

السلام علیکم۔

میرا سلام تمام لوگوں کو پہنچا دو جن سے تم ملتے ہو اور جو ہمارے سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں، جیسے مفسر جبیب اللہ سیک، اور ان کے ساتھ جو بھی ہے، مصطفیٰ جام اور دیگر، اور اپنے بھائی کو، جو میرا پیارا ہے، قرآن کے حامل دانوادی جاتارہ اور تمہارے دیگر جماعتوں کو، ہر ایک کا نام لے کر اور انفرادی طور پر۔ سلام۔ تمام بھائیوں کو میری طرف سے سلام۔

تمہارے بعد یہاں کچھ بھی نہیں ہوا سوائے بھلائی کے اور کوئی بھی معروف شخص نہیں مرا سوائے ہمارے والدین کے چچا ابو بکر فے اور محمد کمو۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آله
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 17

رزق حلال کمانے کی ترغیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رحمت نازل فرمائے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر، جتنا ان کے مرتبے اور عظیم قدر کے لائق ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو رب العالمین ہے۔ مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ اور درود و سلام ہو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جو فاتح ہے، اور ان کے بہت ہی معزز اصحاب پر۔

یہ خط میرے نیک بھائی اور عالم و امام، جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں، ولی کامل اور نیک بزرگان دین کے جانشین، الحاج ابو بکر بن شیخونا الحاج کی معزز موجودگی کے لیے ہے۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
یہ خط اس بات کی اطلاع دینے کے لیے ہے کہ آپ کا خط موصول ہوا۔ آپ کی جانب سے اللہ کی خاطر اور خاندانی رشتوں کی عزت کے لیے دی گئی، مخلصانہ نصیحت نے مجھے کئی بار خوش کیا، اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ جہاں تک آپ نے طیبا جَس کے لوگوں کے بارے میں ذکر کیا، میں نے انہیں صرف یہ لکھا کہ آپ کا خط موصول ہوا۔

جان لو، میرے بھائی، کہ جو چیز مجھے مسلسل مصروف رکھتی ہے وہ ہے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اپنی زبان، قلم، تقریر اور عمل کے ذریعے ۔ میں لوگوں کو صرف یہی کرنے کو کہتا ہوں کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں، خفیہ اور ظاہر طور پر،

اس کے احکام کی پیروی کریں، اس کی ممنوعات سے بچیں، پانچ نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھیں، وظیفہ پڑھیں، اللہ کا ذکر کریں خفیہ اور ظاہر طور پر، قرآن کی تلاوت کریں، اور حلال رزق کمائیں۔ جو میرے حکم کی پیروی کرتے ہیں وہ کسی اور چیز میں مشغول نہیں رہتا؛ جہاں تک ان کا تعلق ہے جو میرے حکم کی پیروی نہیں کرتے، میں تلوار نہیں اٹھاتا -پیغام پہنچانے والے کی ذمہ داری صرف پیغام کو صاف صاف پہنچانا ہے۔ اللہ تعالی نے ہمارے آقا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: "آپ انہیں مجبور کرنے والے نہیں ہیں، تو قرآن کے ذریعے یاددہانی کریں جو بھی میرے ڈر سے ڈرتا ہے" (سورۃ ق 50:45)، "یاددہانی کریں، کیونکہ آپ کچھ بھی نہیں کرتے مگر یاددہانی کرتے ہیں - آپ ان پر اختیار نہیں رکھتے" (سورۃ الغاشیہ 22-88:21)، اور "آپ کے رب کی طرف سے واضح نشانیاں آپ کے پاس آچکی ہیں، تو جو دیکھتے ہیں وہ اپنے لیے دیکھتے ہیں، اور جو اندھے ہوجاتے ہیں وہ اپنے خلاف اندھے ہوتے ہیں، اور میں آپ کا نگہبان نہیں ہوں" (سورۃ الانعام 6:104)۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں کسی بھی اللہ کے بندے کو نصیحت کرنے کی اپنی کوشش میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا جو میری نصیحت سنتا ہے - جو میری سنتے ہیں وہ اللہ اور رسول کو راضی کرنے والے اعمال کے سوا کچھ کرتے نہیں دیکھے یا سنے جاتے - اور ان لوگوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں جو میری نہیں سنتے اور مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔

دو قسم کے لوگ ہیں: وہ جو اللہ اور رسول کو تلاش کرتے ہیں، اور وہ جو اپنے نفس اور اپنی خواہشات کو تلاش کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف تھی، تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف تھی؛ جبکہ جس کی ہجرت دنیا کے کسی حصے کو پانے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے تھی، تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف تھی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔"

جو مریم جَس سے جس کی منگنی ہوی وہ ابن مطر جَور تھا۔

مجھے اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔ اگر ہم ملیں، تو ہم آپ کو اس معاملے کی حقیقت بتائیں گے۔ سلام۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آله
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 18

خودی کی پہچان اور اللہ کے رازوں کی حفاظت

الحمد للہ، جس نے تمکین (روحانی مقام پر مقیم ہونا) اور تحقیق (خدی کی پہچان) کے لوگوں کو حق کے راستے، سیدھے راستے پر چلنے کی نعمت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجے، جو رہنمائی کرنے والے، قابل اعتماد قانون ساز ہیں جنہوں نے فرمایا: "لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق بات کرو۔" اس کے مخفی راز پر عظیم رضوان، مضبوط مقام کے مالک، ان کے خاندان پر، بہترین جماعت، اور ان کے صحابہ پر جو ان کی مضبوط رسی کو پکڑے ہوئے ہیں، پر بھی رحمت ہو۔

اس کے بعد:
سلام، جس کی خوشبو سے محبوبوں کی ظاہری اور باطنی روحیں معطر ہوتی ہیں اور جو ان کے دلوں پر چھائی ہوئی فکر اور غم کو دور کرتی ہے، ان تمام بھائیوں کو جو ہمارے ساتھ تزکیہ میں روحانی یا خونی رشتہ رکھتے ہیں، خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے بہترین خصائص ہیں، سید محمد فل بن طالب، اللہ ان کے تمام مطالبات کو آسان فرمائے، اور ان جیسے دیگر جو طلب کیے جاتے ہیں یا طلب کرتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمت اللہ تعالیٰ وبرکاتہ۔ آپ کا قیمتی، مختصر اور مناسب خط مجھے موصول ہوا اور میں نے آپ کی بلند احوالات پر خوشی محسوس کی۔ اللہ آپ کے احوالات کو ہمیشہ اور بھی بلند فرمائے۔ میں اپنے آپ اور آپ کو نصیحت کرتا

ہوں کہ ہمیشہ عزیزوں کو مخلصانہ مشورہ دیں، تمام لغزشوں پر معاف کرنے کا چادر پھیلائیں اور اللہ اور اس کے بندوں کے بارے میں اچھا گمان رکھیں۔ در حقیقت کہا گیا ہے: "یقیناً، ایسی چیز جس میں اگر کوئی غلطی کرے تو کوئی گناہ نہیں، اور اگر کوئی صحیح کرے تو پورا انعام ملتا ہے، وہ اس چیز سے بہتر ہے جس میں اگر کوئی صحیح کرے تو کوئی انعام نہیں اور اگر غلط کرے تو گناہ ہے۔" پہلی چیز آپ کے بھائی کے بارے میں اچھا گمان ہے: اگر وہ آپ کی توقعات کے مطابق نہیں ہے تو آپ نے گناہ نہیں کیا، اور اگر وہ آپ کی توقعات کے مطابق ہے تو آپ کو انعام ملے گا۔ دوسری چیز آپ کے بھائی کے بارے میں برا گمان ہے: اگر وہ آپ کی توقعات کے مطابق نہیں ہے تو آپ نے گناہ کیا، اور اگر وہ آپ کی توقعات کے مطابق ہے تو اس میں کوئی انعام نہیں ہے۔

تاہم، فتح ایک مقدس حال ہے جو بندے کے دل کو حضور الٰہی کی طرف کھینچتی ہے۔ اگر وہ مجاہدہ اور اپنی نفس کو کمتر خصائص سے پاک کرنے میں مشغول رہے تو یہ رہتی ہے، ورنہ یہ اڑ جاتی ہے، اور بندہ اندھیروں میں واپس آ جاتا ہے، جیسے کسی نے اپنے خواب میں کوئی پسندیدہ چیز دیکھی ہو اور پھر جاگ جائے۔ ان لوگوں کو سرزنش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جو راز افشا کرنے سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں، کیونکہ محبوبوں میں ربوبیت کے راز کا افشا کرنا اللہ کی نظر میں حرام سے بھی بدتر ہے۔ ہر مقام اس کے نیچے والے مقام کے لیے پردہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ہم کسی مرید سے اس وقت بات نہیں کرتے جب وہ کسی اور کی موجودگی میں ہو، نہ ہی ہم کسی مقام کا ذکر ان لوگوں کے سامنے کرتے ہیں جنہوں نے اس مقام کی خوشبو سونگھ لی ہو، اگر وہ اس تک نہیں پہنچے ہوں، کیونکہ وہ لوگ جنہوں نے احدیت کی خوشبو سونگھی ہوتی ہے، ہر مقام کو سن کر سمجھتے ہیں کہ وہ اس تک پہنچ گئے ہیں اور اس میں محقق ہو چکے ہیں۔ راز کو اس کے اہل کے سوا کسی کے سامنے ظاہر کرنے سے بچو، کیونکہ راز کو چھپانا اور شریعت محمدی کو ظاہر کرنا ضروری ہے۔

یہ کہا گیا ہے: "رازوں کو بہترین لوگوں کے ساتھ چھپایا جاتا ہے۔"

"یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اللہ کو پہچان لیا، انہیں مخلوق سے کوئی خوشی حاصل نہیں ہوتی؛ جنہوں نے دنیا کو پہچان لیا، انہیں اپنے دنیاوی زندگی سے کوئی خوشی حاصل نہیں ہوتی؛ اور جن کی بصیرت کھل گئی، وہ حیران رہ جاتے ہیں اور کچھ کہہ نہیں سکتے۔"

میں آپ کو خلوص اور علانیہ تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ یہ وہ سامان ہے جو ایک کو اس کے مقصد تک پہنچاتا ہے، محفوظ راستہ اور تیز سواری۔ آپ کو فرائض کی دیکھ بھال کرنی ہوگی۔ ان میں سے سب سے اہم نمازوں کی حفاظت ہے - جبکہ ہر وقت ذکر کرتے رہنا - ان کے وقت پر، جماعت میں اور پانی کے ساتھ طہارت کے ساتھ (وضوء)، زاویہ اپنے بھائیوں کے ساتھ وظیفہ پڑھنا، اور اپنے تجانی بھائیوں اور بہنوں کے حقوق کی پاسداری کرنا ان کو پریشان کرنے سے بچنا۔ اللہ کے لیے ہو جاؤ اور اللہ تمہارے لیے ہو جائے گا، اور اللہ کی خاطر کام کرتے ہوئے کسی کی ملامت سے نہ ڈرو۔

ہم آپ اور اپنے لیے دعا گو ہیں کہ دل اللہ کی محبت میں دیوانے ہو جائیں، اس کی معرفت سے جڑے رہیں، اس کی مراقبہ اور خدمت میں محو رہیں، علانیہ اور خلوص کے ساتھ، اور اللہ کے سوا ہر چیز کو مسترد کر کے اللہ میں مشغول رہیں۔ جان لو کہ اس کے سوا ہر چیز "مثل سراب کی ہے جو پست میدان میں ہے..." (قرآن 24:39) - آیت کے آخر تک [پوری آیت: "مثل سراب کی ہے جو پست میدان میں ہے، جو پیاسا ہے وہ اسے پانی سمجھتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آتا ہے تو وہ اسے کچھ نہیں پاتا لیکن اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے، اور وہ اس کا پورا حساب لیتا ہے؛ اور اللہ جلدی حساب لینے والا ہے۔"] کہا گیا ہے: "جو اللہ کی پاک محبت کا مزہ چکھتا ہے وہ کسی اور چیز سے غافل ہو جاتا ہے۔"

میں آپ کو دشمنوں کی طرف سے جو مصیبت آپ کو پہنچتی ہے اس پر صبر کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ فرماتا ہے: "انجام متقیوں کے ساتھ ہے۔" (قرآن 7:128)، "اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط کرے گا۔" (قرآن 47:8) اور: "اگر تم صبر اور تقویٰ کرو گے تو ان کی سازش تمہیں ذرا بھی نقصان نہیں پہنچائے گی۔" (قرآن 3:120)۔ لہٰذا، ہمیں دین اور دنیا میں تقلید کرنی چاہیے اور گھر اور باہر دونوں میں ایسے شخص کے ساتھ ہونا چاہیے جو اللہ کے سوا ہر چیز کو مسترد کرنے میں نہیں بھولتا۔ ہمارے لیے، جو قوم کے طریقے پر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اگر ہم زہد کی مشق کرنے کے قابل نہ ہوں تو کم از کم اس میں زہد ہونا چاہیے جو مقدر نہیں ہے، کیونکہ غیر موجود چیز سے لگاؤ ایک بڑا بوجھ ہے۔

ہم اللہ سے حکمت یا اس کی ایک شاخ مانگتے ہیں، کیونکہ اس نے فرمایا: "جسے حکمت دی گئی، اسے بہت بڑا خیر دیا گیا۔" (قرآن 2:269) اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کی طرف بھاگ کر جایا جائے، اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے کی طرف، کیونکہ اس نے فرمایا: "گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ۔" (قرآن 2:189) اور یہ مناسب طریقے سے اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ نفس، اس کی خواہشات، اس کی چاہتوں، شیطان اور اس کی بیٹی، دنیا سے بھاگا نہ جائے۔ دشمنوں کے خلاف اللہ کو تھامنا اور اللہ کی رسی کو تھامنا، ہمارے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی کرنا، اس کے کردار کی نقل کرنا، اس کی حقیقت کو سمجھنا، اور صبح و شام بلکہ ہر وقت تجانی اذکار کی مشق کرنا، اپنے راز کو ذکر کیے ہوئے کے سوا ہر چیز سے پاک کرنا، بہترین ہے۔ خلوت سے بہتر کچھ نہیں ہے، جب تک کہ آپ دوسروں کو فائدہ نہ پہنچا رہے ہوں یا دوسروں سے فائدہ نہ حاصل کر رہے ہوں، بطور مراد یا مرید۔ جو مراد یا مرید کی صحبت اختیار کرے، اسے حقیقت میں خلوص کے ساتھ متمعین ہونا چاہیے، کیونکہ شیخ سے منسلک نہ ہونے والے کی صحبت مرید کو کاٹ دیتی ہے اور مراد کو روکتی ہے۔ در حقیقت، کچھ مذہبی اور صوفی جماعتوں کے پیچھے راز مریدوں کو خراب کرنے کا ہے۔ اگر نفس یا خواہش سے معمولی سی بھی آلودگی ہو اور اس کے مرتکب کو سرزنش نہ کی جائے اور صحیح راستے پر نہ لایا جائے تو یہ مجلس کے راز کو بہت نقصان پہنچائے گی، خاص طور پر اگر یہ کسی ممتاز شخص سے آئے، مثال کے طور پر، یہاں تک کہ اگر یہ ایک زرہ کی مقدار میں کیوں نہ ہو۔ ہمیں ذریعہ کے طور پر وسائل دیے گئے ہیں اور حکمت کی ایک شاخ لینے کے لیے۔ "سب سے بہتر بات کون کہہ سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے، درست عمل کرے...؟" (قرآن 41:33)۔

پوری آیت: "سب سے بہتر بات کون کہہ سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے، درست عمل کرے اور کہے: 'یقیناً، میں مسلمانوں میں سے ہوں؟'۔ "یقیناً وہ لوگ جو کہتے ہیں 'ہمارا رب اللہ ہے' اور پھر سیدھے کھڑے رہتے ہیں" (قرآن 41:30)۔

محبوبوں کے لیے ہر ایسے عمل پر سرزنش کرنا ضروری ہے جو فرانسیسی ریاست کے آقاؤں کے قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ان کے ساتھ بھای چارگی کا تعلق ہونا واجب ہے، کیونکہ وہ دنیاوی زندگی کا ظاہر جانتے ہیں، یھاں کے لوگوں کی زندگیوں کی حفاظت اور ملک کے لوگوں کی بھلائی کی کوشش کرتے ہیں۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِهِ
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 19
موریتانیہ کے احباب کے نام خط

زائرین کی جماعت کو، اللہ ان سب کو اپنے عرش کے سائے میں ڈھانپے جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا سوائے اس کے۔ آمین۔

الحمد للہ رب العالمین، الرحمن الرحیم، مالک یوم الدین، ایاک نعبد و ایک نستعین ۔

اس کے بعد:
ایک روشن ترین سلام اور بہترین تحیہ ہمارے پیاروں تک پہنچے جہاں کہیں بھی وہ مقیم ہوں، خاص طور پر موریتانیہ کے لوگوں تک۔ یہاں کچھ سوالات ہیں آپ کے حالات کے بارے میں اور دعا ہے کہ اللہ آپ کو، آپ کے بچوں اور آپ کے پیروکاروں کو دنیا اور آخرت کی ناپسندیدہ چیزوں سے محفوظ رکھے، اور ہمیں اور آپ کو ان اخلاق سے نوازے جن کی تعریف حق باری تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں کی: "بیشک آپ عظیم اخلاق پر ہیں" (قرآن 68:4)۔ مجھے کچھ بھی خوشی نہیں دیتا سوائے اس کے کہ میں ہمیشہ آپ کی طرف سے خیر سنوں اور آپ کے احوال کی علامات آپ کے الفاظ کے مطابق ہوں۔ "قسم ہے عصر کی، انسان خسارے میں ہے" (قرآن 103:1-2) اور اس خسارے سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے سوائے چار چیزوں کے: ایمان، نیک عمل، حق کی نصیحت اور صبر کی نصیحت۔

بیشک تمام مرد– میرے بھائی، میرے بیٹے، میری جان، میرے ساتھی اور میرے محبوب –جو کچھ بھی ان کو غمگین کرتا ہے وہ مجھے غمگین کرتا ہے اور جو کچھ بھی ان کو خوشی دیتا ہے وہ مجھے خوشی دیتا ہے۔ ان میں پہلے ہمارے شیخ ہیں، کیونکہ تمام موجودات جانتی ہیں کہ وہ میری نظر میں کیا حیثیت رکھتے ہیں، اس سے پہلے کہ میں اسے اپنا نمائندہ اور اپنا جانشین بناؤں، حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی امانت کی ادائیگی میں، اور اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے، جیسے اسے بھی اس کی ضرورت نہیں ہے:

"آخر لوگوں کو کیا دلایل دیے جائیں ،جب وہ صبح کے وقت بھی سورج نکلنے کی دلیل مانگے"

اسی طرح السید الہادی، سیدی جاوک، محمد بن النحو، سیدی محمد بن المشری، شیخ کے خلیفہ جائجوب میں، شیخ محمد عبداللہ، تندغہ میں محمد بن الطلبہ، اور تگانیت میں محمد سیدی کے بیٹے، کیونکہ جس نے بھی ان میں سے کسی سے براہ راست یا واسطے کے ساتھ لیا، گویا اس نے مجھ سے اور حضرت شیخ (رحمۃ اللہ علیہ) سے براہ راست لیا۔ پس خالص بھائی بنو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے نفرت نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو۔ اللہ حضرت شیخ (رحمۃ اللہ علیہ) کے محبوبوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا فرمائے۔بیشک اسی کی زات اسے کرنے پر قادر ہے۔

سلام۔

ابراہیم بن الحاج عبداللہ التجانی، 1375 ہجری

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آله
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 20

طریقہ تجانیہ میں شیخ سلسلہ آپ سیدنا شیخ احمد تجانی رضی اللہ عنہ کی زات مقدسہ خد ہے

الحمد لله، رب العالمین، الرحمن الرحیم، مالک یوم الدین

۔ سلام اور امن ہو صاحب الفتح اور مہر نبوت پر، حق کے مددگار، ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم، أفضل الرسول، اور ان کے خاندان اور صحابہ پر، جو ہر جگہ اور زمانے میں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ ہیں۔ اللہ ہمارے آقا اورپیشوا، اعلیٰ ترین مقام کے حامل، مخلص اور مددگار رہبر سے راضی ہو۔

یہ ایک فائدہ مند نصیحت اور کچھ جامع اور الہامی ہدایات سید فلان بن فلان اور تمام بھائیوں کے لیے ہیں، جہاں کہیں بھی وہ ہوں۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ۔ میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کے دین محمدی کو مضبوطی سے پکڑنے کی اہمیت پر زور نصیحت دیتا ہوں، جو اسلام، ایمان اور احسان پر مشتمل ہے، اور اس احمدی اور تجانی طریقہ پر، یہ یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ واحد ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ ایک ہے، واحد ہے، صمد ہے، نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ ہی اسے کسی نے جنم دیا اور اس کے مثل کوئی نہیں۔ وہ اول ہے اور آخر ہے، ظاہر ہے اور باطن ہے، اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

آپ کو یہ بھی یقین رکھنا چاہیے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، مہر نبوت، تمام خلقت کے سردار ،اللہ کا نور، مدد اور وجود، جو اللہ کی صفات سے مزین ہیں اللہ کی خالص سخاوت اور محبت کی بنا پر۔ ان پر ایمان لانا تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان لانے کا متقاضی ہے - ان پر سلام اور امن ہو - اور جو کچھ بھی وہ لائں۔

"اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اللہ پوری دنیا کو ایک جگہ جمع کرنے پر قادر ہے"

مزید برآں، آپ کو یقین رکھنا چاہیے کہ شیخ احمد تجانی - اللہ ان سے راضی ہو - اللہ کے رسول کے وارث ہیں، ان کے خلیفہ، ان کے مددگار جن کا راز پوشیدہ طور پر تمام موجودات میں ازل سے ابد تک سفر کرتا ہے، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وراثت میں ملے ہوئے صفات سے مزین ہیں، ان پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل اور عظمت سے۔ "یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے، اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔" (قرآن 57:21)

وہ تمام اولیاء اللہ کا مجموعہ اور ان کا سمندر ہیں، کوئی ولی نہیں پیتا یا پلاتا ہے سوائے ان کے سمندر سے۔ یہ ایک صریح عبارت میں بیان کیا گیا ہے جو ان کو تمام وجود کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کی تھیں۔

ان تین حقائق کا مشاہدہ اور مراقبہ معرفت کا دروازہ ہے، جو عظیم ولایت (ولایت کبرا) ہے۔ یہ نہ دین سے متعلق کوئی فرض اٹھاتا ہے اور نہ طریقت سے، نہ حرام کو حلال کرتا ہے اور نہ اس کے برعکس۔ اس کا پھل صرف اللہ سے ملاقات کے بعد قیامت کے دن ظاہر ہوگا: "اور آپ کو قیامت کے دن پورا بدلہ ملے گا۔" (قرآن 3:185)
اس کا اجسام کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ، بلکہ اس کا مقام دل ہے، (قلب) ,حالانکہ دل گوشت کا ایک ٹکڑا ہے کہ اگر وہ ٹھیک ہو تو سارا جسم ٹھیک ہوتا ہے، اور اگر وہ خراب ہو تو سارا جسم خراب ہوتا ہے۔ ولی کوئی نیا حکم نہیں لاتا، بلکہ وہ نئی سمجھ لاتا ہے، جیسا کہ "یا ایک سمجھ جو ایک مسلمان مرد کو دی گئی ہو۔" شیخ تجانی (رضی اللہ عنہ) تمام طریقوں کے شیخ ہیں اور ان کے بعد کوئی طریقہ نہیں ہے، اور وہ اپنے طریقے کے شیخ آخر تک رہیں گے۔ وہ جو ورد دیتے ہیں اسے دیکھنا چاہیے کہ شیخ اس کے ذریعے ورد دے رہے ہیں، تاکہ وہ جو ورد لے رہا ہے وہ شیخ کا مرید بنے، نہ کہ ورد دینے والے کا مرید، اور وہ

تربیت پائے مقدم کے ذریعے۔ مربی شیخ تجانی (رضی اللہ عنہ) ہیں، اور مرید آزاد ہے اور اسے شیخ کے تمام محبوبوں اور خلفاء سے ملنا چاہیے، ان سے فائدہ اٹھانا اور انہیں فائدہ دینا چاہیے۔

اہل طریقت آپس میں بھائی ہیں اور ہمارے شیخ ایک ہیں (رضی اللہ عنہ)۔ ہمارے درمیان تربیت کا راز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ضمانت ہے، جو ورد اور وظیفہ کی پابندی پر مبنی ہے۔ مرید اپنے مقدم کو شیخ (رضی اللہ عنہ) کی عزت میں دیکھ سکتا ہے، خاص طور پر خلفاء اور خاص طور پر شیخ کے اولاد، کیونکہ وہی ہیں اور وہی سب کچھ ہیں۔

اگر مرید اپنی انکشافات اور فتوحات پر حیران ہو اور اپنے ورد یا وظیفہ کو چھوڑ دے شیخ کے سمندر میں غرق ہو کر، تو وہ معذور ہے۔ یہ حالت جلدی گزر جانی چاہیے کیونکہ اگر یہ طویل ہو تو یہ دھوکہ کا نشان ہے اور مرید کی روح کا شیخ سے جدا ہوجانے کا خطرہ ہے۔

"اس شخص کی پیروی سے بچو جس نے شریعت مطہرہ کو درکنار کر دیا ہے، چاہے وہ اللہ کی طرف سے اپ کو خبریں بھی لا کر دے"

جو بھی اس پر قائم رہے گا جس کی ہم نے نشاندہی کی ہے، وہ ان شاء اللہ، سیدھے راستے پر ہوگا، جبکہ جو منہ موڑ لے گا، اللہ ان کے دلوں کو موڑ دے گا۔ ہم اللہ سے انحراف اور مرتد ہونے سے پناہ مانگتے ہیں۔ سیدھا راستہ خالص دودھ ہے مرتد ہونے کی تلچھٹ اور انحراف کے خون کے درمیان۔ اللہ صحیح مقصد کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

یا اللہ، میں آپ سے آپ کے ذریعہ، آپ کے مہر نبوت اور آپ کے مہر ولایت کے ذریعہ سے ہمیں معرفت کاملہ عطاء فرما، اور ہمیں تمام لغزشوں سے محفوظ رکھ، تاکہ ہم خالص ایمان کے ساتھ مریں جو حقیقیت اور رویت یقین پر مبنی ہے اور اسی کے ساتھ قیامت کے دن اٹھیں شیخ تجانی (رضی اللہ عنہ) کی جماعت میں، ان کے جد کے ساتھ اعلیٰ علیین میں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ, وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ, نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ وَعَلَى آلِهِ حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

اس تحریر کو حلقہ ابراہیمی کے خادم علی سیسے بن الحسن نے لکھی شیخ ابراہیم کی اجازت سے، جو قطب الہدایت ہیں۔

ذو الحجہ 1369 ہجری کے آخری ایام، شہر کولاخ میں۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِهِ
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 21

طریقہ تجانیہ کا تعلق کشف نورانی سے ہے ،نہ کی استدراجی قوتوں سے (یعنی:- کشف ظلمانی)

الحمدلله رب العلمين ،والصلواة و السلام على رسول الله من الأول الا الآخر (صلى الله عليه وآله)

کولاخ، 13 صفر 1361 ہجری۔ یہ ایک باپ کی اپنے فرماں بردار بیٹے محمد الامین کو دی جانے والی نصیحت ہے، جس کا ذکر شیخ نے کیا- اللہ ان کی حفاظت کرے اور ان کا خیال رکھے۔

میرے بھائی اور میرے روحانی بیٹے، سردار الامین بن شیخ محمد الجکانی التجانی، تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کے بعد، آپ کو اللہ -بلند و بالا- کی ہر سانس کے ساتھ مراقبہ کرنے کی نصیحت کی گئی تھی، اپنے اعضا کو اللہ -بلند و بالا- کی رضا کے کاموں میں مشغول رکھیں، بغیر اس کے کہ آپ کا دل اللہ -بلند و بالا- کے جلال یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں محو ہو۔ کثرت ذکر، ان پر درود و سلام کے ساتھ صلاۃ الفاتح اور ان کی تعریف کرنا اس محبت کو پیدا کرتا ہے۔ آپ کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند چیز وہی ہے جو میں نے کہا ہے، کیونکہ منبع ایک ہی ہے، چاہے دوسرے جو کچھ کہیں وہ زیادہ اعلیٰ اور قیمتی ہو۔ یہی حال ہے یہ گواہی دینے کا کہ اللہ آپ کے ساتھ بھلائی کر رہا ہے اور ہمیشہ اس کے لیے شکر گزار رہنا جس کی طرف اس نے آپ کو ہدایت دی ہے۔

یقیناً فائدہ ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ اگر وہ ظاہر ہوتا ہے // تو یہ کافی ہے، ورنہ وہ صرف چھپا ہوا، پوشیدہ ہے۔

آپ سے پوشیدہ نہیں ہے کہ ہمارے لیے اہمیت صرف اوپربیان کردہ چیزوں کی ہے، نہ کہ کرامات یا استدراج (الکشف الظلمانی) کی، تو ہمیں صرف کشف نورانی (الکشف النورانی) کی پرواہ ہے، جو اس گروہ کا مقصد ہے۔ الکشف النورانی اللہ کے نام، صفات، کلام اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے متعلق ہے۔ وہ جو دیکھتا ہے یا دکھایا جاتا ہے وہ اس سے اعلیٰ نہیں ہے جو نہیں دیکھتا یا نہیں دکھایا جاتا، لہذا کچھ مجذوبوں کی زبان پر آنے والے الفاظ کی کثرت سے دھوکہ نہ کھائیں، چاہے وہ ہمارے سلسلے سے ہوں یا دوسرے جن سے آپ ملے ہوں یا ان کے الفاظ پڑھے ہوں، کیونکہ ان میں سے زیادہ تر فالتو یا ثانوی ہیں، پر بہتر نہیں۔ (قابل یقین نہیں).

وہ جو اللہ کی ذات اور صفات میں فنا کے مقام سے گزرا ہے، جس نے فرائض کو انجام دینے، ممنوعات سے بچنے، اللہ کے لوگوں سے محبت کی ہے - جو اللہ کا دروازہ ہے اور سب سے بڑے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں -، وہی عارف ہے، جو معرفت کے سمندروں سے سیراب ہوتا ہے اور جس کی زبان پھر بھی ہمیشہپیاس کی وجہ سے باہر ہوتی ہے۔ ہر مخلوق کے ساتھ حسن اخلاق کو برقرار رکھنا ضروری ہے، لوگوں کے مقام کے مطابق ان کے ساتھ برتاؤ کرنا، ہمیشہ سیکھنا اور سکھانا، اور ہمیشہ ہمارے ساتھ جڑے رہنا، زندگی بھر، کیونکہ صحبت اللہ کی خاطر ہونی چاہیے اور ہمارے درمیان نجات پانے والے اپنے بھائیوں اور بہنوں کو ہاتھ تھام کر لے جائیں۔

آپ کو سیخ احمد التجانی۔ رضی اللہ عنہ۔ کے نائب کی حیثیت سے اپنےپیروکاروں کو رہنمائی اورہدایت دینی چاہیے، حالانکہ تربیت درحقیقت ان کے ہاتھ سے ہوتی ہے، اور آپ کو حلال حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے، جیسا کہ حکم دیا گیا ہے۔ لوگوں کے ساتھ ان چیزوں میں اتفاق رکھیں جو آخر میں نقصان دہ نہیں ہیں اور ریاست کے مالکان کے ساتھ دوستانہ برتاؤ اور خوش آمدید کریں، جیسا کہ کہا گیا ہے:

"جب تک آپ ان کے گھر میں ہیں ان کی تعریف کریں // اور جب تک آپ ان کی سرزمین میں ہیں انہیں خوش رکھیں"

میں اللہ - بلند و بالا - سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو اپنے دست قدرت کے سائے میں رکھے، آپ کو فائدہ دے اور آپ کے تمام مریدین اور آپ کے مریدوں کے مریدوں کو قیامت تک فائدہ دے۔ آپ ہماری نگاہوں میں لطیف اور قبولیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کی آپ اپنے خاندان کے پاس اچھی حالت میں لوٹیں۔

اگر ہمیں انتخاب دیا جاتا، تو ہمیں کبھی ضرورت نہ ہوتی // لیکن وقت کے ساتھ کوئی انتخاب نہیں ہوتا۔
میں امید نہیں چھوڑتا کہ اللہ ہمارے معاملات کو درست کرے گا // تاکہ ہماری ملاقات جلتی پیاس کو بھی ختم کر دے۔

جیسا آپ چاہتے ہیں ویسے ہی کام جاری رکھیں، والسلام۔

ابراہیم بن الحاج عبداللہ التجانی، کولاخ۔ اللہ ان پر مہربانی کا معاملہ فرمائے۔ آمین۔

میرے فرزند روحانی، علی سیسے، اس خط کی ایک کاپی الجکانی کو دے دیں اور ایک اپنے پاس رکھیں۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِه
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 22

طریقہ تجانیہ میں نماز اور طہارت کی اہمیت / مریدوں کے لیے ضروری آداب اور اپنے پیر و مرشد کی زیارت کرنے کی فضیلت کے بیان میں:-

اللہ کے نام سے شروع ۔(سیدنا محمد الفاتح صلی اللہ علیہ و سلم)، آپ ختم نبوّت پر درود و سلام. عمر لو، جنہوں نے احمد تھیم کے ذریعے، ہمارے خادم کے ذریعے خط مرتب کیا جو سب خادموں کو ان کی زبان یا قلم،(تحریروں) کے زریعے آگاہ کرتا ہے، اللہ ان کو ہمارے طفیل اجر عطا فرمائے. ان پر سلامتی ہو.

اللہ مصنف کو بلندی عطاء فرمائے.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے اپنے مخلص لوگوں کے دلوں میں اپنی ہدایت کی روشنی کو روشن کیا اور ان کے دلوں کو اپنے پر توجہ، اطاعت، محبت، خدمت، اور اس کے ممانعتوں سے بچنے کے ذریعے سے پاک کیا۔ اس نے اپنی تخلیق کے سب سے پاک طریقے کی پیروی کے ذریعے ان کی روحوں کو روشن کیا، اپنی ذات اور صفات کی عکاسی کی، اور انہیں اپنی شناخت کے ذریعے اپنی شناخت کو عبور کرنے کی رہنمائی دی۔

اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو وسیلہ اعظم اور علم کے پاکیزہ چشمہ (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ اللہ ہمارے وسیلہ، خاتم الاولیاء سیّدنا شیخ التجانی پر اور ان کے سر حقیقی پر راضی ہو۔

تمام محبین اور بھائیوں کے لئے جہاں کہیں بھی ہوں، آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں بھیجنے کے بعد:

میں اللہ سے دونوں جہانوں میں خوشی کی دعا کرتا ہوں اور فائدہ مند چیزوں میں مشغول ہونے کی۔ پھر میں آپ کو اور خود کو، میرے عزیز محبین، پاک پانی سے وضو کرنے، پانچ وقت کی نماز ادا کرنے، اور سلسلے کے تمام فرض اوارد کی پابندی کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: {پانچ وقت کی نماز اور درمیان کی نماز کو قائم رکھو}

(درمیان کی نماز سے مراد نماز جمعہ کی ترغیب دلانا ہے، سلسلہ تجانیہ میں بعض مشائخ کے نزدیک درمیان میں جو نماز کا ذکر آیا ہے، وہ اسے نماز جمعہ سے منسوب کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا شیخ احمد تجانی اور مفتی اعظم حضرت شیخ احمد سکیرج رضی اللہ عنہم کے حساب سے درمیان میں جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز جمعہ ہے۔ اگر کوئی شخص کسی شرعی عذر کے تحت جمعہ کی نماز نہ پڑھ سکے، تو اسے چاہیے کہ وہ ظہر کی نماز ادا کرلے۔ اگر وہ اس طرح کرے گا تو اس کا شمار انہی لوگوں میں ہوگا جنہوں نے درمیان والی نماز کی پابندی کی اور اس کو ادا کیا)

(2:238)۔ اللہ کے حکم کی اطاعت میں نماز کی ادائیگی فرض ہے، جو صرف پاک پانی سے پوری ہوتی ہے جب تک کہ کوئی عذر نہ ہو۔ نماز میں محنت کرنا، اس کی شرائط اور آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اللہ نے فرمایا: {اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں، انہیں ان کے مقررہ اوقات میں} (70:2)۔ نماز قیامت کے دن سب سے پہلے عمل ہے جس کی جانچ کی جائے گی اور اللہ کی قربت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

انہوں نے (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا، 'جو شخص نماز کے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور مقررہ نماز کے لئے آگے بڑھتا ہے، لوگوں کے ساتھ یا جماعت میں مسجد میں نماز پڑھتا ہے، اللہ کے ذریعے، اس کے گناہوں کو معاف کرے گا۔' وضو

کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے سے حقیقی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، جو قانونی اور روحانی طور پر مذموم کردار جیسے حسد، عظمت، اور دکھاوے سے محفوظ رکھتی ہے۔

علامہ سیدی عبدالرحمان الاخضری نے فرمایا: 'جو شخص جان بوجھ کر نماز بغیر وضو کے ادا کرتا ہے وہ کافر ہے۔ وضو نماز کی ایک شرط ہے، اللہ کی کتاب میں، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعے، اور علماء کرام کے اجماع کے ذریعے۔' لہذا، جان بوجھ کر نماز بغیر وضو کے ادا کرنا ممنوع چیزوں کو جائز کرنے کے برابر ہے، جو کفر کے برابر ہے۔ اللہ اس سے پناہ دے۔ جماعت میں نماز ادا کریں اور اسے مختصر وقت میں ادا کریں، بغیر کسی جائز عذر کے نماز میں تاخیر کینا صحیح نھیں ۔روایات میں ہے: 'نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرنا اللہ کی رضا حاصل کرنے کا زریعہ ہے، نماز کا بیچ میں اس کی رحمت ہے، اور اس کے اختتام پر اس کی مغفرت ہے۔' جماعت میں نماز پڑھنا سنت ہے، خاص طور پر طریقہ تجانیہ میں، بشرطیکہ امام رکوع اور سجدہ صحیح طریقے سے کر سکے۔ اگر امام نہیں کر سکتا، تو اس جماعت میں شامل ہونا ضروری نہیں ہے۔

حلال رزق کے ذریعے اپنی عبادت میں قوت پیدا کریں۔ بعض فقراء نے کہا ہے: 'جو چاہے کھاؤ مگر خبردار، تم جو کھاتے ہو اس کی فطرت کے مطابق عمل کرو گے۔ جس سے چاہو صحبت کرو مگر خبردار، تم اس کے دینی عمل کو اپنا لو گے۔' روایت میں ہے: 'اللہ کا ایک فرشتہ بیت المقدس (یروشلم) میں ہر رات پکارتا ہے کہ، 'اللہ اس کے نفلی اور فرض اعمال کو قبول نہیں کرتا جو حرام کھاتا ہے۔' اللہ کے ساتھ سب سے پسندیدہ عمل نماز مقررہ وقت میں ادا کرنا ہے۔'

سیدنا عمر الفاروق (رضی اللہ عنہ) کی نصیحت سے: 'جہاں تک میری بات ہے، سب سے اہم مسئلہ نماز ہے۔ جس نے اس کی حفاظت کی اس نے تمام عبادات کی حفاظت کی۔ جس نے اسے ناکام کیا، اس نے تمام عبادات کھو دی۔' شیخ محی الدین ابن عربی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا، 'کوئی عمل بندے کو مقربین کے مقامات سے نہیں جوڑتا ہے سوائے نماز کے۔ اللہ نے فرمایا: {سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ} (96:19)۔' اپنے اوراد اور ان کے منظم آداب کی حفاظت کرو۔ ورد کی ادائیگی میں کوتاہی سزا اور آفت کا مستحق ہے۔

خاتم الاولیاء شیخ التجانی نے فرمایا: 'جو شخص ہم سے ورد لیتا ہے اور پھر اسے چھوڑ دیتا ہے یا بیپرواہ ہوتا ہے وہ سزا اور آفت کا مستحق ہے۔' وقت پر ورد کی ادائیگی فرض ہے، جیسے قسم پوری کرنا۔ اس سلسلے کے فیوض و برکات، اس کا نور، راز، اور علم سب صبح اور شام کے ورد لازم میں موجود ہے، بھائیوں کے ساتھ زاویہ میں وظیفہ، اور جمعہ کے ذکر کی تلاوت سے جڑی ہیں۔

خاتم الاولیاء سیدنا شیخ التجانی نے فرمایا (رضی اللہ عنہ): 'جو کچھ آپ نے ورد کی خصوصیات کے بارے میں سنا ہے وہ بلا شک حقیقت بن جائے گا۔ بے پرواہی سے بچو، حتی کہ ایک بار بھی۔' ورد کی صداقت کے لئے شرط نماز کی پابندی ہے، جماعت میں، اور مقدس قانون کی پیروی۔ زاویہ میں جماعت کے ساتھ وظیفہ ادا کریں۔ اکیلے ادا کرنا کافی نہیں ہے اگر دوسرے موجود ہوں۔ اس لئے سلسلے کے بزرگ وظیفہ اور اس کی جماعت میں ادائیگی پر توجہ دیتے ہیں، اس کے دنیوی اور روحانی فوائد کی وجہ سے۔

خاتم الاولیاء شیخ التجانی نے فرمایا (رضی اللہ عنہ): 'اگر آپ وظیفہ کی فضیلت جانتے، تو آپ اس کے لئے رینگتے۔' وظیفہ روزمرہ کے گناہوں کی تلافی کرتا ہے اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عالی شفاعت فراہم کرتا ہے، جو بڑی سزاؤں کو ڈھانپتا ہے۔ یہ تلافی مصطفوی حضوری کی طرف سے وعدہ ہے۔ وظیفہ کی باقاعدہ ادائیگی تجلیات اور اہم روحانی تجربات کا باعث بنتی ہے، جو روحانی نشوونما کے لئے انمول ہیں۔

والدین کے حقوق کا احترام کرو، ان کے ساتھ بدتمیزی سے بچو، اور انہیں پریشان نہ کرو۔ انہوں نے (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا: 'جنت کی خوشبو 500 سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے، مگر والدین کے بے ادب اسے محسوس نہیں کریں گے۔' خاتم الاولیاء شیخ التجانی نے فرمایا (رضی اللہ عنہ): 'روحانی سفر والدین کے ساتھ محبت دکھانے میں ناکام لوگوں کے لئے آسان نہیں ہے۔' والدین کو خوش کرنے کی کوشش کرو، شرک سے بچو۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: 'جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔' والدین کو گالی نہ دو؛ اس سے اللہ کی لعنت آتی ہے۔

یاد رکھیں، مرید کو وقت کے کامل شیخ کو تلاش کرنا چاہیئے، اس سے آداب سیکھنا چاہیئے، اور معاہدے کی تصدیق کرنا چاہیئے، حتی کہ والدین کی خواہش کے خلاف بھی اگر ضروری ہو۔ شیخ روحانی باپ ہے، مرید کو اس کے منبع کی طرف اٹھاتا ہے، شیخ کا حق والد سے زیادہ ہے۔ ظلم، غصب، دھمکی، چوری، اور ڈاکہ زنی سے بچو۔ حرام چیزیں لینے سے بچو، خاص طور پر سود۔ نبی (صلی اللہ علیہ و سلم) نے فرمایا: 'اللہ سود لینے والے، دینے والے، لکھنے والے، اور گواہوں پر لعنت کرے۔ سونے کو سونے کے لئے، چاندی کو چاندی کے لئے، گندم کو گندم کے لئے، جَو کو جَو کے لئے، کھجور کو کھجور کے لئے، نمک کو نمک کے لئے فروخت کرو۔ اگر چیزیں مختلف ہوں، تو جیسا چاہو بیچو، مگر زیادتی سود ہے۔'

بھائیوں کے حقوق کا احترام کرو، نقصان سے بچو، حقوق کی نظر انداز، اور خیالات / احساسات میں چالاک

خاتم الاولیاء سیّدنا شیخ التجانی فرماتے ہیں (رضی اللہ عنہ): 'آدمی کے دل کی خراب ہونے کی نشانی یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کے نیکی پر خوش نہ ہو اور ان کی برائی پر خوش ہو۔' مؤمنین کی علامات کو اپناءیں: اللہ اور اس کے رسول سے محبت، دین کے معاملے میں اخلاقیات، دنیاوی معاملات میں وضاحت، اور اللہ کا سچا بندہ بنیں ۔ اللہ کے احکام کی حفاظت کریںاور زکاۃ ادا کریں۔

خاتم الاولیاء حضرت شیخ احمد التجانی نے فرمایا (رضی اللہ عنہ): 'اولیاء کے خلاف باتیں اور کرامات کے منکر ہونے سے ڈرو' انہیں یاد رکھو، ان کے الفاظ پر غور کرو، برکتیں حاصل کرو، اور خود کو اولیاء مشایخ سے جوڑو، ان کی خدمت میں رہو اور ان سے سیکھو۔ ہر عمل میں عاجزی اور اخلاص برقرار رکھو، اللہ کی موجودگی کا مشاہدہ کرو۔ علم کی تلاش میں اخلاص رکھو، فخر سے بچو، اور اللہ کی خوشنودی کے لئے کوشش کرو۔ نفس اور شیطان کے خلاف محتاط رہو، اللہ کی رحمت میں پناہ طلب کرو۔

اللہ ہماری رہنمائی فرمائے، ہمارے دلوں کو اطاعت میں برقرار رکھے، اور ہمیں دنیا اور آخرت میں کامیابی عطا فرمائے۔

مہر ولایت حضرت شیخ التجانی (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنی کچھ نصیحتوں میں فرمایا: ''خبردار! اور پھر خبردار کہ کوئی اپنے بھائیوں کے حقوق میں کوتاہی نہ کرے، چاہے وہ کسی فائدے کو حاصل کرنے کا معاملہ ہو یا کسی نقصان کو دور کرنے کا، یا کسی

مصیبت میں مدد کا معاملہ ہو، کیونکہ اگر وہ بھائیوں کے حق کو نظر انداز کرنے کے معاملے میں آزمایا جائے گا تو وہ دراصل اللہ کے حق کے بارے میں کوتاہی کے معاملے میں آزمایا جا رہا ہے۔''

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے الفاظ شیخ التجانی (رحمۃ اللہ علیہ) سے یہ ہیں: ''اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچائیں، کیونکہ جو انہیں نقصان پہنچاتا ہے وہ مجھے نقصان پہنچاتا ہے۔'' آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا، ''اس راستے کے لوگوں کو تکلیف دینا نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف دینا ہے۔'' اللہ عزوجل فرماتا ہے: {بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں، اللہ نے انہیں دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لیے ذلت آمیز عذاب تیار کیا ہے۔} (33:57)

تمہیں رشتہ داریوں کو برقرار رکھنا چاہیے۔ بھائیوں کے حالات کی چھان بین سے گریز کرو۔ ان کے جھگڑوں سے دور رہو اور ہر اس چیز سے بچو جو ان کے دلوں میں بغض پیدا کرتی ہے۔ ان کے وقار کا حق مانو اور انہیں مایوس نہ کرو۔ شیخ اور بزرگوں سے وابستہ ہر شخص کا احترام اور بھی زیادہ اہم ہے۔

دنیا اور اس کے لوگوں سے اللہ (تعالیٰ) کی طرف بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو، بلکہ اس سے بھی زیادہ شدت سے، کیونکہ دنیا جیسا کہ حدیث میں آتا ہے، بے گھر لوگوں کا گھر ہے اور غریبوں کی دولت ہے۔ بے وقوف وہ ہے جو ان دونوں پہلوؤں کو اکٹھا کرتا ہے۔ اسی لیے عارف کو کہا جاتا ہے، ''اپنے آپ کو ندامت کے آنسوؤں سے سنوارو اگر تم کچھ اور دیکھو سوائے اس جمال کے اور اپنی نظر کو صرف عظیم جلال کی تکمیل کو دیکھنے تک محدود رکھو۔''

ابو العباس کہتے ہیں: ''عارف کی کوئی دنیاوی زندگی نہیں ہے۔ اس کی دنیاوی زندگی آخرت ہے۔ اس کی آخرت اس کے رب کی ہے۔'' احادیث میں دنیا کی مذمت اور اس سے بھاگنے کی ضرورت بیان کی گئی ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ ملعون ہے، سوائے اللہ کی یاد اور اس سے متعلق چیزوں، یا معلم اور طالب علم کے۔'' آپ کو دنیا کے بارے میں زہد اختیار کرنا چاہیے۔ زہد کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ (تعالیٰ) کے علاوہ ہر چیز سے پرہیز کیا جائے۔ اللہ نے عیسیٰ (علیہ السلام) پر وحی نازل فرمائی: ''جب میں کسی بندے کے دل کو دیکھتا ہوں اور میں اس

میں دنیا اور آخرت کی محبت نہیں پاتا تو میں اسے اپنی محبت سے بھر دیتا ہوں۔'' اس سے آپ پر واضح ہو جاتا ہے کہ رجال (اللہ کے بندے) کی تلاش دنیا اور آخرت سے باہر کی چیز ہے۔ دنیاوی لوگوں سے ہوشیار رہو کیونکہ وہ اس میں سب سے پہلے ہیں، اس کی محبت میں غرق ہیں، اور اپنا سارا وقت اس میں گزارتے ہیں جبکہ اللہ اور اس کی یاد سے بالکل غافل رہتے ہیں کیونکہ اس نے ان کے وجود کو اپنے علاوہ کسی بھی چیز سے مغلوب کر دیا ہے۔''

دنیاوی لوگوں سے دوری مرید کے مسائل میں سے ہے کیونکہ ان کی صحبت ایک معروف زہر ہے۔ آپ (تعالیٰ) نے فرمایا: {اور اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔} (18:28) خبردار! اور پھر خبردار کہ طلاق سے بچو کیونکہ اکثر لوگ اس کے بارے میں جاہل ہیں اور وہ لوگ کم ہیں جو اپنی بیویوں کو طلاق دیتے ہیں بغیر اس کے کہ انہوں نے بغاوت کی ہو یا اپنے ایمان کو چھوڑ دیا ہو۔ وقتی نکاح فقیہوں کے نزدیک حرام ہے اور ہمارے شیخ، مہر التجانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے مطابق کفر ہے۔ فقیہوں نے کہا ہے کہ یہ حرام ہے کیونکہ یہ بڑے گناہوں کو جمع کرنے کی طرف لے جاتا ہے۔ اس بارے میں حدیث میں ہے: ''اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔''

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے طلاق کی قسم اٹھانے سے منع فرمایا (نوٹ: یہ اس طرح ہے کہ شوہر اپنی بیوی سے کہے، 'اگر تم اس کمرے سے باہر گئیں تو اللہ کی قسم، تمہیں طلاق ہو جائے گی۔') آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''طلاق اور غلام کی آزادی کی قسم نہ کھاؤ کیونکہ یہ فاسقوں کی قسمیں ہیں۔''

آپ کو مولانا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مولانا شیخ احمد التجانی (رحمۃ اللہ علیہ) اور ان کے ظہور اور تمام اللہ کے لوگوں سے اپنی محبت میں اضافہ کرنا چاہیے اور اس میں مقابلہ کرنا چاہیے۔ رجال کے مقامات کے درمیان فرق ان کی محبت کے فرق کی وجہ سے ہے۔ اللہ (تعالیٰ) اور اس کے رسول کی محبت اسلام کی روح ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا: ''عبادت کرنے والوں کے لیے بہترین ذریعہ اللہ کے دوستوں کے ساتھ محبت پیدا کرنا ہے اس چیز کے ذریعے جو وہ خود پسند کرتے ہیں۔ اللہ کے کسی شخص سے محبت کی نشانی یہ ہے کہ اولیاء اللہ اس سے محبت کریں۔'' آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان نہیں لاتا جب تک کہ میں اس کے والدین، اس کے والد، اور سب

لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔'' ان کی محبت (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان کو اللہ کی محبت اور اس سے ملاقات کی طرف لے جاتی ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو اللہ سے ملاقات سے محبت کرتا ہے، اللہ اس سے ملاقات سے محبت کرتا ہے۔ جو اللہ سے ملاقات سے محبت نہیں کرتا، اللہ اس سے ملاقات سے محبت نہیں کرتا۔'' جیسے جیسے محبت بڑھتی ہے، مرید کا اللہ سے جڑنے سے بچاؤ، راہ کی رکاوٹیں، اور خواہشات اور عواقب کی سزائیں بھی بڑھتی ہیں۔

مہر ولایت حضرت شیخ التجانی نے تمام محبوبین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ! جو ہم سے موت تک محبت کرتا ہے، وہ ان لوگوں میں سے اٹھایا جائے گا جو محفوظ ہیں، بشرطیکہ وہ موت کے وقت کسی بھی حالت میں ہوں۔ بشرطیکہ وہ اللہ کی تدبیر کے ساتھ سلامتی کے لباس میں ملبوس نہ ہوں (نوٹ: مطلب یہ ہے کہ اس وعدے پر آرام نہ کریں اور اللہ کی فرمانبرداری کی کوشش نہ کریں یہ سوچتے ہوئے کہ کسی طرح، انہوں نے کوئی گنجائش پا لی ہے)۔

آپ کو زندہ اور مردہ اولیاء اللہ دونوں کا احترام کرنا چاہیے کیونکہ وہ اللہ کے معزز بندے ہیں۔ ان کی قدر و قیمت کو کم کرنے سے بچو کیونکہ یہ ہمارے راستے سے خارج ہونے کا سبب بنتا ہے؛ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ آپ کو ان کے پاس جانا چاہیے، ان کے ساتھ بیٹھنا چاہیے، ان سے میل جول رکھنا چاہیے، اور اللہ کے لیے، اللہ کے ساتھ، اور اللہ میں ان سے ملاقات کرنی چاہیے۔ وہ اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان وسیلہ ہیں۔ حقیقت میں، ان کی زیارت نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بات چیت ہے۔ ان کی پناہ (توسل) طلب کرنا نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے توسل کرنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر چھوٹے یا بڑے خیر و برکت کا حصول انہی کے ذریعے ہوتا ہے۔ وہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ظہور کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں۔ ہر ولی اور وہ لوگ جو اللہ کو جانتے ہیں، ان کے مختلف ظہور سے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''کوئی شخص دوسرے شخص سے اللہ کی خاطر ملاقات نہیں کرتا، اللہ کو چاہتے ہوئے، اللہ سے ملنے کی خواہش کرتے ہوئے، سوائے اس کے کہ اس کے پیچھے سے ایک فرشتہ اسے کہتا ہے: 'تم نے اچھا کیا، تمہاری سیر خوشگوار رہی، اور تمہارے لیے جنت خوبصورت بنائی گئی ہے۔''

عبداللہ بن سمیط (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اللہ، قوی، عظیم نے فرمایا: 'میری محبت ان لوگوں کے لیے حق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری خاطر تحائف کا تبادلہ کرتے ہیں، میری خاطر صدقہ دیتے ہیں، اور میری خاطر بیٹھتے ہیں۔'' اس لیے مرید کو اپنے شیخ پر توجہ دینی چاہیے، اس کے دل کو اس کے دل سے جوڑنا چاہیے، یہ سمجھنا چاہیے کہ فضل الٰہی کا بہاؤ اسی کے ذریعے آتا ہے، حالانکہ تمام اولیاء اللہ رہنما ہیں اور خود بھی ہدایت یافتہ ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ، "شیخ لوگوں کے درمیان نبی کی طرح ہے"۔ اس لیے شیخ کے ساتھ دل کا جڑنا سلوک کے راستے میں ثابت قدمی اور طاقتور اعتماد کی ایک بڑی بنیاد ہے۔ آپ کو اولیاء اللہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ بیٹھنا چاہیے۔ ایک صالحین نے خواب میں سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا اور ان سے پوچھا کہ سب سے بہترین عمل کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا، اللہ کی رحمت اور سلامتی ان پر ہو، تم کسی ولی کی موجودگی میں اس وقت تک رہا کرو جتنا وقت ایک بھیڑ یا اونٹنی کا دودھ نکالنے میں لگتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: کیا ولی کا زندہ یا مردہ ہونا ضروری ہے؟ انہوں نے فرمایا (صلی اللہ علیہ وسلم): زندہ یا مردہ۔

اہل تقویٰ کی زیارت ایک مرہم ہے جو شفا دیتا ہے، / ہدایت اور خیر کے دروازوں کی چابی ہے،

یہ ایک خالی سینے میں خواہش پیدا کرتا ہے، / اس سینے کو وسیع کرتا ہے جو وسیع بوجھ سے تنگ ہو چکا ہے،

یہ مظلوم کی مدد کرتا ہے، / ایک کمزور شخص کو مضبوط کرتا ہے،

جو لوگ کمی کا شکار ہیں انہیں دیتا ہے، / اور جس کا کوئی ٹوٹا ہوا حصہ ہو اسے مرمت کرتا ہے۔

کتنے لوگ جو گناہوں کی گہرائیوں میں مارے گئے ہیں / زیارت نے بچا لیا، پھر اسے توبہ اور پرہیزگاری کے سمندر میں ڈال دیا؟

کتنے مریدوں کو یہ فتح دیتا ہے / ایک ماہر رہنما کے ذریعے جو آزمائشوں کی نوعیت کو جانتا ہے، اور کیا علاج کرتا ہے؟

وہ اس پر یمنی کپڑا ڈالتا ہے / جو کھلنے، خوشحالی، اور مدد کے ساتھ سجا ہوا ہے۔

صوفی زیارت کے راز کو کھل کر ظاہر کرتے ہیں / اور انہوں نے دوسروں کو نجی اور عوامی طور پر کرنے کا مشورہ دیا ہے،
اے ساتھی!
لہٰذا، زیارت کرو اور آداب کے ساتھ کرو اپنی نیت کو درست کرنے کے بعد / جس طرح ایک غلام آزاد بادشاہ کے ساتھ
آداب کرتا ہے۔
اس حکم میں کوئی فرق نہیں ہے چاہے رہنما سالک، مجذوب، زندہ ہو یا مردہ / زاہد، یا عبادت گزار، کیونکہ یہ سب پر لاگو ہوتا
ہے /- حالانکہ سورج پورے چاند کی طرح نہیں ہے۔
مرید کا زیارت نہ کرنا عموماً اس کی روحانی سفر میں رکاوٹ، اخلاص کی کمی، اللہ میں اضافہ کی کمی، اللہ کے علاوہ کسی اور کی امید، اور اس کے نفس اور خواہشات کی عبادت کا فیصلہ کن ثبوت ہے۔ زیارت میں محبت کا اضافہ ہوتا ہے لیکن اضافہ اس کی محبت اور شیخ کے ساتھ اس کے تعامل کے تناسب سے ہوتا ہے۔ اس طرح، سچے مرید اپنے شیخ کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور زیارت کے ذریعے نور، پھلوں کی فصل، علم، تجلیات، راز، اور فوائد حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح، وہ حضور کے نتائج سے فائدہ اٹھاتے ہیں، جیسا کہ ایک سچے مرید ارادے کے راستے پر ہے۔ جان لو کہ مرید کسی اور ذریعہ قربت سے زیارت کے ساتھ نہیں چڑھتا۔ زیارت میں خیر ہے اور اس کی بے اعتنائی میں محرومی ہے کیونکہ یہ روحانی سفر میں رکاوٹ کی نشانی ہے۔
اللہ کی آواز اسے مستقل طور پر بلاتی ہے اور کہتی ہے: {کہو: اے میرے رب، مجھے علم میں اضافہ کر۔} (20:114) اللہ کی ذات کا علم نہ ختم ہونے والا ہے نہ اس کی کوئی انتہا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اللہ کے رجال ایسے ہیں کہ جو بھی ان کی طرف دیکھتا ہے، اسے ایک ایسی خوشی ملتی ہے جس کے بعد کبھی بھی بدحالی نہیں ہوتی۔'' کتاب، 'فوائد احمدی برائے خوشی ابدی کی خواہش رکھنے والے' میں ہمارے شیخ، مہر ولایت حضرت شیخ احمد التجانی (رحمۃ اللہ علیہ) سے ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے: ''اس آدمی کا کیا حال ہے جو اپنے شیخ کے علاقے میں رہتا ہے اور تین دن بغیر اس کی زیارت کے گزر جاتے ہیں؟'' اس آدمی کا کیا حال ہے جو حیرت انگیز طور پر مرید ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جبکہ اس میں اتنی بڑی کمی ہے۔ مزید برآں، میں اللہ (تعالیٰ) سے دعا کرتا ہوں، اللہ کے معاملات کی تمام امور کی درخواست کرتے ہوئے، اس کے راز

سے، اور ہمارے شیخ، ہمارے تقویت کی موجودگی سے، ہمیں اپنے ہاتھوں سے پکڑنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں اپنے سامنے ایک ممتاز مقام پر قائم کرے، اور ہمیں اپنے راز سے اپنی رضا کے ظہور میں سے ایک بنا دے، ہمیشہ کے لیے، ہمارے شیخ، مہر ولایت التجانی کے ذریعہ، اور اس کے راز سے، یہاں تک کہ ہم پیغمبروں کے سردار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پڑوس میں اعلیٰ درجہ میں آباد ہوں۔ آمین۔

ہمارے شیخ کی تحریروں میں سے الحاج سید علی سیسے کے لیے۔ انہوں نے آخر میں لکھا، 'سید علی سیسے نے میری اجازت سے لکھا' اپنے ہاتھ سے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِه
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ۔

مکتوب نمبر 23

شیخ کی اطاعت کرنا مرید کے لیے ان کی محبت کو ظاہر کرنے کا سب سے بہترین طریقہ ہے۔ سالک کو چاہیے وہ کسی ایک شیخ کی پیروی کرے اور اس کا مقلد اپنی آخری سانس تک بنا رہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

تمام تعریفیں صرف اللہ کے لیے ہیں، اللہ کی رحمتیں اور سلامتی ہو ہمارے اخری نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

چنانچہ، یہ ایک جامع نصیحت ہے جس میں مفید حکمتیں اور احکام ہیں جو کہ ایک سچے طالب علم، ایک شاندار محب، ایک ایسا شخص جو بڑھاپے تک اللہ کی تعریف کرتا رہا ہے، جو اللہ کی طرف سے عطا کردہ عزت کی چوٹی پر بیٹھا ہے، قرآن کی وضاحت کرنے والا، محمد شاک باکناتن نے مجھ سے پوچھا... اور اس طرح، میں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد سے ان کے سوال کا جواب دینا چاہا، اپنے شیخ کے بہر ولایت سے مدد حاصل کرتے ہوئے، حالانکہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور میرے پاس کامل تقریر کی صلاحیت نہیں ہے۔

لہذا میں خود کو اور آپ سب کو پوشیدہ اور ظاہر (اپنی خلوت و جلوت میں) دونوں طرح سے تقویٰ الٰہی کو اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں، اور اس کے (اللہ سبحانہ وتعالیٰ) کی ہر حالت میں نگرانی کا خیال رکھیں (مراقبہ)، دور ہو یا قریب، اور رات کے کچھ گھنٹوں میں اور صبح کے کچھ گھنٹوں میں اللہ کی طرف رجوع کریں، اور اس کے ساتھ اس طرح مشغول رہیں کہ آپ کو اس کے علاوہ کسی بھی چیز سے فارغ کردے۔ ایک سالک کا سفر (اللہ کی طرف) اس کی اطاعت میں ہے، اور ہر

حالت میں اس کی خدمت میں، اور ان لوگوں کی صحبت کو مضبوطی سے پکڑیں جو آپ کے روحانی حالات کو بیدار کرتے ہیں (احوال) اور آپ کو اللہ کی طرف، اس کے کلام کی طرف اور نبی ﷺ کے پیروی کی طرف اور اس کے کلام اور عمل میں ظاہر ہونے والی اشکال کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ "پیروی" مقلد کو اس کی طرح بنا دیتی ہے جس کی پیروی کی جا رہی ہے... چاہے مقلد غیر عربی ہو۔ اور جسے پیروی کا در عطا کیا گیا، تو یہ اللہ کی (سبحانہ وتعالیٰ) محبت کا ثبوت ہے۔ اللہ نے فرمایا:

"کہو: اگر واقعی تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اور اس کے نتیجے میں اللہ تم سے محبت کرے گا" (سورۃ آل عمران، آیت 31)۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی غفلت سے بچو کیونکہ یہ ہر گناہ کی جڑ ہے۔

اور یہ روایت کی گئی ہے کہ کوئی شکار جانور قتل نہیں ہوتا یا درخت نہیں کاٹا جاتا مگر اللہ کی یاد سے غفلت کی وجہ سے کیونکہ چور اس گھر سے چوری نہیں کر سکتا جس کا مالک بیدار ہے... صرف جب گھر والے نیند کی غفلت میں ہوں۔

اور تمہیں مخلوق سے پہنچنے والی تمام پریشانیوں کو درکنار کرنا چاہیے کیونکہ یہ حقیقت الہیہ کو قائم کرنے والے لوگوں کی صفت ہے (اہل تحقیق)۔ اور میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ جماعت میں نماز کی پابندی کریں اور سلسلے کے ساتھیوں کے ساتھ وظائف کے اجتماعات میں شرکت کی پابندی کریں، اور مریدوں کو تمام احکام پر عمل کرنے اور تمام ممنوعات سے بچنے کا حکم دیتے رہیں، پوشیدہ اور ظاہر دونوں طرح سے، اور ان تمام چیزوں کی طرف شوق اور خیال دلائیں جو انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قریب کرتی ہیں، اور ان تمام چیزوں کی طرف شوق اور خیال دلائیں جو انہیں شیخ کی رضا حاصل کرواتی ہیں۔ اور ان کے احکام کی تعمیل میں اور ان کی خدمت میں اور ان کی پیروی میں اور ان کی مثال پر عمل کرنے میں محنت کریں... اور یہ محبت کی علامت ہے... جیسا کہ محب اپنے محبوب کی اطاعت کرتا ہے۔ اور آپ کو ان کے ساتھ جڑنا چاہیے، ان کی زیارت کرکے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر اور ان کو خوش کرنے کی کوشش کرکے۔

اور اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا: "کون سی عبادت سب سے بہترین ہے؟" انہوں نے جواب دیا: "ایک ولی کی موجودگی میں اتنا وقت گزارنا جتنا ایک بھیڑ کو دودھ دینے میں لگتا ہے۔" اور میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اس کے

راز اور اس کے راز کے ذریعے ہمیں اور آپ کو تجانی مہر کے سیلاب فیض(۱) سے برکت دے اور ہمیشہ کے لیے ہم پر اپنی نعمتوں کے بادل برساتا رہے... قیامت کے دن تک۔ والسلام

ذوالقعدہ 1308 ہجری کے آخری 4 دنوں سے۔

(۱) نوٹ:- 'تجانی سیلاب فیض روحانیت "کی وضاحت:-

تجانی حضرات اپنے سلسلے فیض کو "تجانی سیلاب روحانیت" کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس سلسلے میں فیض اتنی جلدی پھیلتا ہے،کی دیکھنے والے کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ سیلاب کی طرح پھیلا اور سالکان طریقت کو اللہ اور اس کی معرفت کے سیلاب میں داخل کرکے، انہیں خالق حقیقی کی کامل معرفت بہت جلد عطا کی۔ تجانیہ سلسلہ ایک روحانی سیلاب کے مانند ہے،جب وہ آتا ہے تو تمام لوگوں کو اپنی آغوش میں لے لیتا ہے اور جو لوگ اس کی آغوش میں اتے ہیں، انہیں اللہ کی کامل معرفت عطا ہوتی ہے۔

(یہ مہر ولایت حضرت سیدنا شیخ احمد تجانی رضی اللہ عنہ کی زندہ کرامت ہے کی اس سلسلے میں داخل ہونے والے سالک اپنا سلوک بھت جلدی تے کرلیتے ہیں اور اللہ کی معرفت کاملہ حاصل کر اللہ کے فضل و عطاء سے "عارف باللہ"ہو جاتے ہیں)

حضرت شیخ الاسلام سیدنا ابراہیم نیاس الکولخی کو "صاحب فیض" کہا جاتا ہے،کیونکہ یہ سلسلہ اپ کے ہاتھوں ایک روحانی سیلاب کی شکل میں پھیلا۔ ہی سیلاب فیض و روحانیت اس قدر طاقتور تھا کہ اپ نے اپنی ظاہری حیات میں چار کروڑ لوگوں کو داخلے سلسلہ کیا اور نہ جانے اس میں کتنے عارف بلا ہوئے۔یہی وجہ ہے کی،یہ سلسلہ اتنی تیزی سے پھیلتا ہے کہ اس کو دیکھنے والے اس کو--- " سیلاب روحانیت"--- کا نام دیتے ہیں-

واللہ أعلم بالصواب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِه
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 24

پیر بھائیوں اور پیر بہنوں کو اپنے درمیان تعلقات کو درست کرنے کی ترغیب دینے کے بیان میں۔

الحمد للہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالی و برکاتہ۔

یہ نصیحت ہمارے محبین اور ہمارے بھائیوں اور بہنوں کے نام ہے جو بنجول میں رہتے ہیں—چاہے وہ مرد ہوں یا عورت، جوان ہوں یا بوڑھے—اور میں خاص طور پر اپنے عاجز بیٹے اور اپنے مطمئن خدمت گزار کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو مسلمانوں کے امور کی دیکھ بھال کرتا ہے، سیدی ابراہیم جاغامت (اللہ ان کی حفاظت فرمائے، آمین)۔ اسی طرح میرے شفیق ملکیت داوود جک، میرا پرانا محبوب عبداللہ نغائے، الحسین تور، کیبہ بیتی، احمد جانق، ابراہیم شیخ، موسال سَل، اور ان جیسے تمام لوگ، ہر ایک اپنے نام اور عزت کے ساتھ۔ میں آپ سب سے مکمل طور پر راضی ہوں اور میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اپنے درمیان تعلقات کی اصلاح کریں، اور اس دشمن کو چھوڑ دیں جو آپ کے جماعت کو توڑنے کی کوشش کرتا ہے—اللہ اور اس کے رسول کا دشمن، بیرہ نغائے (اللہ (تعالی) اسے رسوا کرے)—اور اس نے جو کچھ کہا ہے، اس کے علاوہ کہ وہ مجھ سے دشمنی ظاہر کرتا ہے اور مجھ سے حسد کرتا اور مخالفت کرتا ہے۔ اس نے جھوٹ بولا ہے(وہ جھوٹا ہے)۔ "جو لوگ ظلم کرتے ہیں وہ جان لیں گے کہ ان کا آخری ٹھکانہ کیا ہوگا" (قرآن 26:227)۔

سلام۔

ابراہیم ابن الحاج عبد اللہ التجانی (اللہ ان پر مہربان ہو، آمین)

5 شعبان 1377 ہجری۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِه
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 25

(خط قرآنی)

قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی اہمیت/ اور اس کی آخر زماں میں ضرورت کے بیان میں :-

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جو برکت والا اور اعلیٰ ہے۔ "وہ بڑی شان والا ہے وہ جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔ (قرآن 67:1) "بڑی شان ہے اس کی جس نے فرقان کو اپنے بندے (رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) پر نازل کیا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے نصیحت بن جائے"۔ (قرآن 25:1) میں اس کی حمد کرتا ہوں - جو عظیم اور بلند ہے - ان مہربانیاں اور بے انتہا فضل کے لئے جو اس نے ہمیں عطا کئے ہیں۔ اس نے پیدا کیا اور پھر تشکیل دی، ناپا اور پھر ہدایت دی، اس نے ہمیں ہدایت دی اور اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر صلاۃ اور سلام ہو، جو تمام انبیاء اور رسولوں کے مہر نبوت ہیں، جنہیں اللہ نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے، چاہے مشرکین اسے ناپسند کریں۔

وہ ہمارے پاس ایک عرصے بعد آئے جب کوئی رسول نہیں آیا اور پھر وہ مکہ المکرمہ میں پیدا ہوئے۔ جب وہ اپنی پوری پختگی کو پہنچے، وحی ان پر نازل ہوئی اور انہیں اللہ کے حکم سے ایک داعی اور روشن چراغ کے طور پر بھیجا گیا۔ اللہ دار السلام کی

طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ ہم نے ان پر ایمان لایا اور اس نور کی پیروی کی جو ان کے ساتھ نازل کیا گیا تھا۔ انہوں نے ہمیں، بلکہ تمام انسانیت کو جہالت کی تاریکیوں سے بچایا۔ انہوں نے ہمیں اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت سے آزاد کیا، (اللہ وحدہ لا شریک جو قہر والا ہے)، ظلم اور جبر کو ختم کیا، انصاف، حق اور توازن قائم کیا، بھائی چارہ اور حقوق میں مساوات کے جھنڈے بلند کئے جیسے کہ ایک مستقل شریعت اور ایک واضح نور: "تم سب آدم سے ہو اور آدم مٹی سے ہیں"۔ "ایک عربی کو کسی غیر عربی پر فوقیت نہیں ہے، نہ کسی غیر عربی کو کسی عربی پر، نہ کسی سفید کو کسی سرخ پر، نہ کسی سرخ کو کسی سفید پر، سوائے تقویٰ کے"۔ لوگ کنگھی کے دانتوں کی طرح برابر ہیں۔ "حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک، باطل ہمیشہ کے لئے مٹنے والا ہے"۔ (قرآن 17:81) اس طرح یہودیوں کا فخر و غرور مٹ گیا, جو یہ کہا کرتے تھے- "ہم اللہ کے بچے اور اس کے محبوب ہیں" (قرآن 5:18)- واضح نور اور غالب حق کے سامنے، بلکہ تم انسان ہو، ان میں سے جو پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے معاف کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے۔ اسی طرح جاہلیت کا جوش اور اپنے اجداد پر فخر مٹ گیا "بے شک، اللہ کے نزدیک تم میں سب سے معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے"۔ (قرآن 49:13)

کچھ مہینوں سے عالم اسلام قرآن کے نزول کی چودہ صدیوں کے گزرنے کا جشن منا رہی ہے، یہ عظیم قرآن، یہ جلیل قرآن، یہ حکمت والا ذکر۔ یہ واقعی ایک باوقار ذکر ہے، جسے ہر سال، ہر مہینے، ہر جمعہ -بلکہ ہر صبح اور شام منانا چاہئے۔ قرآن اللہ کی مضبوط رسی ہے، جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا ہمارے ہاتھ میں۔ ایک عظیم حدیث جو علی ابن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہے- اللہ ان کا چہرہ روشن کرے- فرماتے ہیں: "میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: 'یقینا ایک فتنہ اٹھے گا'، تو میں نے کہا: 'اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم؟' 'ایک کتاب جس میں تم سے پہلے کی خبریں ہیں، تمہارے بعد کی خبریں ہیں اور تمہارے درمیان کے فیصلے ہیں- یہ فیصلہ ہے اور یہ مذاق نہیں ہے۔ جو بھی ظالم اسے چھوڑ دیتا ہے، اللہ اسے توڑ دیتا ہے اور جو بھی اس کے علاوہ کسی اور چیز میں ہدایت ڈھونڈتا ہے، اللہ اسے گمراہ کرتا ہے- یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے، حکمت والا ذکر، سیدھا راستہ جو خواہشات سے ٹیڑھا نہیں ہوتا اور زبانوں سے مبہم نہیں ہوتا۔ علماء کبھی اس سے سیر نہیں ہوتے اور یہ زیادہ دہرائے جانے سے لوگوں کو تھکاوٹ نہیں دیتا۔ اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے- یہی وہ چیز ہے جو جنات نے جب سنی تو

کہا: 'ہم نے واقعی ایک عجیب تلاوت سنی۔ یہ سیدھے راستے کی طرف لے جاتی ہے، لہٰذا ہم اس پر ایمان لے آئے'۔ (قرآن 72:1-2) جو بھی اس کے ساتھ بات کرتا ہے، وہ سچ کہتا ہے۔ جو بھی اس پر عمل کرتا ہے، صحیح عمل کرتا ہے۔ جو بھی اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے، صحیح فیصلہ کرتا ہے۔ جو بھی اس کی طرف بلایا جاتا ہے، سیدھے راستے کی طرف ہدایت پاتا ہے"۔

اس بنیاد پر، میں ان الفاظ سے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں دیکھتا۔ میں صرف آپ کو ایک مختصر لیکن جامع نصیحت دیتا ہوں، یعنی صرف اللہ پر ایمان لائیں؛ اس کی حکمت والی کتاب کو مضبوطی سے تھامے رہیں، جسے جھوٹ نہ سامنے سے چھو سکتا ہے اور نہ پیچھے سے، ایک ایسی وحی جو مکمل حکمت والے اور قابل تعریف سے ہے؛ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رہیں اور بدعات سے جتنا ممکن ہو دور رہیں؛ سچائی اور صبر کی ایک دوسرے کو نصیحت کریں، اے اللہ کے رسول کے مہمان۔ کون اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے جس کا سامنا اس دنیا کو ہے؟ مشرق اور مغرب کی تمام اقسام کے فتنے دنیا کو خطرہ بنائے ہوئے ہیں، جبکہ آج کے مسلمان جیسا کہ ہم دیکھتے اور سنتے ہیں، دھوکے، فرقہ پرستی اور بے ترتیبی کا شکار ہیں۔ "اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے نہ ہٹاتا تو خانقاہیں، گرجا گھر، عبادت گاہیں اور مساجد جہاں اللہ کا نام بہت زیادہ لیا جاتا ہے، ضرور تباہ ہو جاتیں"۔ (قرآن 22:40) اس کی وجہ یہ ہے کہ آج زیادہ تر مسلمان اس قرآن کو متروک سمجھتے ہیں۔ آئیے ہمارا عید اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کا ذریعہ بنے، جس نے فرمایا: "تو، جب ہمارا عذاب آیا، تو انہوں نے خود کو عاجز کیوں نہیں کیا؟" (قرآن 6:43) آئیے ہماری عید قرآن کے پیغام کو پھیلانے کا عزم بنے۔

آپ نے پہلے ذکر کی گئی حدیث میں سنا کہ کس طرح الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فصیح نبوی بیان میں قرآن مجید کے پیغام کو جامع الفاظ میں بیان کیا ہے جو کسی وضاحت کی ضرورت نہیں رکھتے، لیکن پھر بھی تمام وضاحتوں میں ضروری ہیں۔

اے اللہ واسطے میرے پیارے بھائیو، میں ہر اس وفد کا استقبال کرتا ہوں جو اس شہر میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ولادت کے جشن میں حصہ لینے آیا ہے، اور میں اس موقع پر ہمارے ساتھ موجود تمام لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ میں ان

تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمانوں کی خدمت کرنے کی کوشش کی اور اللہ، بلند و بالا، سے قبولیت، خوشی، کامیابی اور دونوں جہانوں میں فتح کی دعاء کرتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعاء کرتا ہوں کہ اسرائیلی گروہوں کو تباہ کرے، ان عرب اور اسلامی زمینوں کو آزاد کرے جو یہودیوں نے شرارت اور دشمنی کی طاقتوں کی مدد سے قبضہ کی ہیں،بیت المقدس کو یہودیوں کی گندگی سے پاک کرے، مسلمانوں کو قبلہ اول اور دو حرمین میں سے تیسرے حرم کو واپس دے، اللہ کے رسول کے اس مقام کو جھاں سے آپ اسراء و معراج پر گے تھے، اس مقام کو واپس کرے۔ ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ اور امت مسلمہ کو چوکنا کرے اور خوبصورتی سے بیت المقدس کو امت کو واپس دے۔ اور یہ اللہ کے لئے مشکل نہیں ہے۔

عزیز بھائیو، آپ کو عید میلاد النبی مبارک ہو اور ہر سال آپ کے لئے خوشیوں بھرا ہو۔ والسلام۔

ابراہیم نیاس کولاخی، شہر کولاخ سے، ہفتہ 11 ربیع الاول، 1388 ہجری۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آله
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ۔

مکتوب نمبر 26

رمضان کے روزوں کی اہمیت اور نفس کشی/ مجاہدہ کرنے اور شیطان کے مکر وفریب سے سالک کو ہمیشہ بچتے رہنے کے بیان میں:-

اللہ کے نام سے شروع، جو نہایت رحم کرنے والا، مہربان ہے۔ اللہ کی ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ پر درود وسلام ہو، جو" فاتح لما اغلق" اور" خاتم لما سبق" ہیں۔ لبیک، اللھم، لبیک۔ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں، میں آپ کے رسول پر ایمان لاتا ہوں، ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ پر ایمان لاتا ہوں، اور میں آپ کی کتاب پر ایمان لاتا ہوں، جو آپ نے نازل کی ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپ کی ذات کو صاحب کمال بنایا، تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے اپ کو رسول بنا کر بھیجا، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے قرآن کریم نازل فرمایا، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اولیاء اللہ کو بھیجا ہم تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اسلام کی نعمت عطاء کی، دو شہادتوں کے لیے، نماز، زکوۃ، روزہ اور حج کے لیے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اس بابرکت مہینے کے لیے جس میں روزہ ہم پر فرض کیا گیا ہے، جس میں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہیم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں، جبکہ شیاطین زنجیروں میں ہوتے ہیں۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور جو اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ ساری بھلائی سے محروم رہا، جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیثوں میں منقول ہے۔

اے میرے اللہ، میں آپ کو، آپ کے نبی اور آپ کے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے سنا، اطاعت کی اور قبول کیا، آپ کی مدد کی تلاش کرتے ہوئے، اب اور مستقبل میں، آغاز سے اختتام تک، اور میں جو میری نصیحت سنتا ہے اسے یہی نصیحت دیتا ہوں کہ اللہ سے حقیقی، واضح، قوی طور پر مدد مانگے اور اللہ سے دھوکہ دینے والی نفس اور لعنتی ابلیس کے مکر سے پناہ مانگے۔ آپ کو ذکر، قرآن کی تلاوت، تسبیح، استغفار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی پابندی کرنی چاہیے رمضان کے دنوں اور راتوں میں، اور خوب صدقہ دینا چاہیے، اللہ کے رسول اور صالحین کے طریقے پر چلتے ہوئے۔ اللہ - نہایت عظمت والا - نے واضح احکام میں فرمایا ہے: "اللہ انصاف کا حکم دیتا ہے، احسان کا اور رشتہ داروں کو دینے کا، اور بے حیائی، ناپسندیدہ کاموں اور ظلم سے منع کرتا ہے" (قرآن 16:90)۔ اللہ نے یہ بھی فرمایا: "پس جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھے گا، اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا" (قرآن 99:7-8)۔

خصوصاً، آپ کو جلدی افطار کرنا چاہیے جب سورج غروب ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے افطار کرتے تھے، نماز سے پہلے، تازہ کھجوروں کے ساتھ یا اگر نہیں ملتی تھیں تو خشک کھجوروں کے ساتھ۔ اگر وہ بھی نہیں ملتی تو کچھ پانی کے گھونٹ کے ساتھ۔ افطار کرتے وقت وہ کہتے تھے: "اے میرے اللہ، میں نے آپ کے لیے روزہ رکھا اور آپ کے رزق سے افطار کیا، تو تو اسے قبول فرما، بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے"۔ وہ یہ بھی کہتے تھے: "حمد اللہ کی ہے، پیاس ختم ہو گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اجر قائم ہو گیا، اگر اللہ - نہایت بلند - چاہے"۔

آپ کو ہمارے پیارے آقا اور مولا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، سے محبت کرنی چاہیے، کیونکہ حدیث میں ہے: "ہر شخص اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے"۔ اس کی علامت ہے کہ ان کے لیے بہت دل میں انتہائی شوق ہو، ان کی خوبصورت تعریفوں، سنت اور قرآن کو سننا، سب خالص نیت سے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اعمال نیتوں پر ہیں"، جیسا کہ دونوں شیوخ نے روایت کیا ہے۔ ظلم سے بچو، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے جلد سزا دینے والی چیز ظلم ہے"، اور دوسروں کو دھوکہ دینے سے بچو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں"، جیسا کہ مسلم نے روایت کیا ہے۔ ایک دوسرے کو بھلائی کی ترغیب دو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بھلائی کی طرف اشارہ کرنے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے"۔ آپ کو اپنے کردار کو

بہترین بنانا چاہیے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً، تم لوگ اپنے مال کے ذریعے لوگوں سے آگے نہیں بڑھ سکتے، اس لیے اپنے کردار کے ذریعے ان سے آگے بڑھو"۔

یہ صحیح احادیث ہیں جو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی جامع باتوں میں سے ثابت ہیں، جیسا کہ: "دین آسانی کا نام ہے، اور جو دین کو مشکل بناتا ہے وہ تباہ ہو جاتا ہے"، "اور ہوشیار وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور موت کے بعد کے لیے کام کرتا ہے، جبکہ بے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس اور خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور اللہ کے بارے میں جھوٹی امیدیں رکھتا ہے"، "مومن کا موسم بہار سردی ہے: اس کے دن چھوٹے ہوتے ہیں تاکہ وہ روزہ رکھ سکے اور اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں تاکہ وہ قیام کر سکے"، "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے ہجرت کرتا ہے جنہیں اللہ نے منع کیا ہے"، "جس میں امانتداری نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس میں وعدے کی پاسداری نہیں اس میں دین نہیں" وغیرہ۔ ان احادیث میں دونوں جہانوں کی بھلائی موجود ہے۔

آپ کو تیجانی ورد لازم کی پابندی کرنی چاہیے، کیونکہ یہ روحانی تربیت کے لیے بہترین ورد ہیں۔ آپ کو اپنے محبین کے درمیان تیجانی سلسلے کے بارے میں بات کرنی چاہیے، کیونکہ یہ تمام اوراد سے بہتر ہے، خصوصاً رمضان میں۔ آپ کو اس کی روحانی برکت کا ذکر کرنا چاہیے جس کے ذریعے اللہ نے آپ کے دلوں میں حقائق ربوبیت کو روشن کیا ہے اور آپ کو علوم الہیہ کا ذائقہ دیا ہے، تاکہ آپ اس نعمت کی قدر کریں اور اللہ کا شکر ادا کریں، اور ناشکری نہ کریں۔ آپ کو ہماری کتاب "کاشف الالباس" کی کاپیاں ملیں گی، جو شہر فاس کے ایک سید زادے (شریف) محمد ابو طالب کے خیرات سے چھپی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ جلدی کاپیاں خریدیں، تاکہ اس کتاب کو چھپوانے والے کو مالی نقصان نہ ہو۔

اللہ ہمیں اس زندگی اور آخرت میں ثابت قدمی عطاء فرمائے اور ہم سب کی نگہبانی کرے، کیونکہ وہ صالحین کی نگہبانی کرتا ہے۔ میں ان سب کو سلام پیش کرتا ہوں جو ان سطور کو پڑھتے ہیں یا اس کے مشمولات کو سنتے ہیں اور میں ان کے لیے دونوں جہانوں کی بھلائی کا وعدہ کرتا ہوں۔

حضرت شیخ ابراہیم بن الحاج عبد اللہ التجانی نے شہر کولاخ میں 1354 ہجری میں املا کروایا۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِهِ
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 27

آزمائیشوں پر صبر کرنا قبولیت کی نشانی ہے:۔

الحمدللہ ،آپ کی شکایات کی کثرت کے لیے، جو آپ کے شکر گزاری کے مقام پر ہونے کی سب سے بڑی نشانی ہے۔ حقیقت میں، انسانوں کو ایسا بنایا گیا ہے کہ وہ قدرتی طور پر شکایت کرتے ہیں جب انہیں شکر گزار ہونا چاہیے۔ تاہم، میں آپ کو - جو صرف بھلائی کی طرف اشارہ کرتا ہے، تخلیق کرنے والا نہیں ہے - وہی نصیحت کرتا ہوں جو میں خود کو کرتا ہوں، یعنی اللہ کا تقویٰ خلوت اور جلوت میں اختیار کرنے کو اور ہر سانس کے ساتھ اللہ کا خیال رکھنا، کیونکہ اس کے بغیر کبھی کوئی اپنے مقصد تک نہیں پہنچ سکا۔ جو کوئی ایسا کرتا ہے، اس نے اپنا فرض پورا کیا، اور اب صرف اللہ کا کام باقی ہے۔ میں نے آپ کے الفاظ پڑھے اور آپ کا تحفہ شروع سے آخر تک دیکھا۔ آپ کو میرے پوشیدہ کنّاش (ایک خاص بیاض جس میں شیخ اپنے خوفیہ ذکر و اذکار کے طریقوں کو درج کرتے ہیں ،جو آوام الناس سے پوشیدہ ہوتا ہے) کو نقل کرنے کی اجازت ہے اور اس میں مکمل اجازت [اذن مطلق] بھی ہے۔ میں آپ کو اسے تحریری اجازت اور تمام اسناد کے ساتھ بھیجوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری نصیحت کے مطابق ترقی پر پہنچے ہیں اور ابھی بھی اس پر عمل پیرا ہیں۔

سلام۔

ابراہیم بن الحاج عبد اللہ التجانی

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِهِ
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 28

مریدین کو صلاۃ الفاتح کی تلاوت بڑھانے اور اس کے تین درجات کی تلقین/ تربیت (سلوک تجانیہ) کے اوراد کی ترتیب و طریقہ:-

{شیخ الاسلام الحاج ابراہیم نیاس رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات سے}
مرتب: شیخ احمد ابو الفتحی (میدوگری، نائجیریا)

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی سلامتی اور رحمتیں ہوں، ان کے آل اور اصحاب پر۔ تمام تعریفیں اور حمد اللہ کے لیے ہیں، جو واحد ہے (الواحد)، نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور اس جیسا کوئی نہیں۔ اللہ کی سلامتی اور رحمتیں ہوں اس کے (الفاتح الخاتم)، ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، اور اللہ تمام جہانوں کے (پوشیدہ) مددگار (مدد الکائنات الاوالم العینیہ والغیبیہ) حضرت شیخ سید احمد التجانی (رحمۃ اللہ علیہ) سے راضی ہو۔

اس کے بعد: میں اپنے پیارے بھائی، مفسر کو کامل امن و امان کا پیغام بھیج رہا ہوں، جو نہ تو کبریائی رکھتا ہے نہ ہی کوی گناہ۔ اللہ ہمیں اور انہیں اس کی پسندیدہ کاموں کی طرف ہدایت دے جس میں اس کی رضا ہے! اللہ ہمارے دلوں کو اس کی باطنی بیماریوں اور امراض سے شفا دے، اور ہمیں اس زندگی اور آخرت میں سلامتی اور خوشی عطا فرمائے۔

آپ کا معزز خط مجھے موصول ہوا اور میں اس کے مواد سے بہت خوش ہوں، لہذا ہم نے اپنی روحانی توانائی (ہمہ) آپ کی طرف موڑدی ہے ! میں آپ کی (طریقت کے ساتھ وابستگی) کی تجدید کر رہا ہوں، ورد اللازم، معروف وظیفہ، جمعہ کا ذکر، سب شیخ احمد التجانی (براہ راست) کی خاص اجازت (اذن الخاص) کے ساتھ ! آپ کو اس پر مبارکباد ہو !

شیخ احمد التجانی (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا، "جس پر ہمارا مہر لگ جائے اسے مبارکباد ہے۔" اس کا مطلب تھا، "جس نے ہمارا ورد لیا وہ اس زندگی اور آخرت کی خوشی حاصل کرے گا۔" لہذا میں خود کو اور آپ کو تقویٰ الہی (خوف خدا) کی نصیحت کرتا ہوں - جلوت میں بھی اور خلوت میں بھی - اور اللہ کے ساتھ خود کو مشغول کریں اور اس کے سوا ہر چیز سے دور رہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس کے سوا ہر چیز ایک سراب (مراج) کے مانند ہے جو ایک پیاسے کو پانی نظر آتا ہے، جب تک کہ وہ اس کے قریب پہنچے اور اسے کچھ نہ پائے !

آپ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سب سے بڑا "وسیلہ" (وسیلۃ العظمی) بنانا چاہیئے، اور ان پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجنا چاہیئے، کیونکہ یہ ان تمام لوگوں کے لئے راستہ ہے جو اللہ کی معرفت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

میں خاص طور پر آپ کو "صلاۃ الفاتح لما اغلق" (فتوحات کے دروازے کھولنے والا درود شریف) زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی نصیحت کرتا ہوں - کیونکہ یہ سب سے بڑا خزانہ ہے، پراسرار راز، اور معرفتِ الٰہی کا ذریعہ ہے (کنز الاعظم و سر المطلسم و عین المعارف الاقوام)۔

اس کی تلاوت کے تین (3) درجات ہیں:

1) ظاہر

2) باطن

3) باطن الباطن

ظاہری درجے کے طور پر، اس میں کائنات کی تمام اچھے اعمال کا اجر شامل ہے - اس کے آغاز سے اختتام تک۔

باطنی درجے کے طور پر، اس میں کائنات کے پوشیدہ رازوں کا اجر شامل ہے، اس کے آغاز سے اختتام تک۔

باطن الباطن درجے کے طور پر، اس میں سب سے بڑے راز اور اسرار و رموز شامل ہیں اور یہ اہداف کا ہدف ہے (تمام باطنی مرادوں کا مراد)۔

لہذا میں آپ کو دن رات کے اپنے فارغ وقت میں صلات الفاتح زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ میں نے اللہ کی خاطر آپ کو نصیحت کی ہے ! آپ کو نماز عشاء کے بعد سونے سے پہلے پانچ سو (500) صلات الفاتح پڑھنی چاہئے، اور رات کے آخری وقت (وقت تہجد) میں بھی یہ مقدار دوبارہ پڑھنی چاہئے اور اپنے صبح کے ورد اللازم کے بعد بھی (مجموعی طور پر 1500)۔

آپ یہ سب نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے ارادے کے ساتھ کریں گے، اپنے رب کے حکم کی اطاعت میں - کامل محبت، تعظیم، اور احترام کے ساتھ اور کوئی اور مقصد نہ ہو ! اگر آپ اس میں محنت کے ساتھ مستقل رہیں، کسی صاحب بھی اجازت سے خصوصی اجازت کاملہ لینے کے بعد سے (اذن الخاص)، تو آپ اللہ کے عزت و قدرت سے یقینی طور پر روحانی فتح (فتح) کا تجربہ کریں گے !

جو کچھ میں نے اس خط میں لکھا ہے وہی میرے پاس غیبی رازوں (الاسرار) میں سے ہے اور یہ میرے اور آپ کے لئے کافی ہے !

سلام

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
وَعَلَى آلِهِ
حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 29

ذکر اللہ کے فضائل اور کچھ خاص مسنون اعمال کی ادائیگی کے بیان میں:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اور اللہ تعالیٰ ہمارے آقا محمد ﷺ پر درود و سلام بھیجے، جو کھولنے والے اور بند کرنے والے ہیں اور آپ کے اہل بیت پر، آپ کی حقیقی قدر و منزلت کے مطابق۔

کولاخ شہر سے 1358 ہجری کے آخر میں، تمام پیاروں کے لئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو دونوں جہانوں میں آسانیاں پہنچائے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو ہمارے لیے کافی ہے۔ اور اُس کے پاک اور چنے ہوئے بندوں پر سلام ہو۔ اور اللہ کے رسول ﷺ کے اہل بیت پر جو وفادار اور پاک ہیں۔

اس کے بعد:

بے شک شیخ تجانی (رضی اللہ عنہ) کے مطابق بندے کے اوقات چار ہیں:

1. اطاعت کا وقت
2. نافرمانی کا وقت
3. نعمت کا وقت
4. مصیبت کا وقت

اور ان اوقات میں مطلوبہ ردعمل (آداب) ہیں:

1. اللہ کی نعمت کو دیکھنا (شہود المِنہ)

2. توبہ کرنا

3. شکر کرنا

4. صبر کرنا

اور اس وقت، زات حق (الحق) نے اپنےپیاروں کے خاص منتخب افراد کو آزمائش اور ابتلاء کی ظاہری شکل میں الگ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ لیکن اس کی آزمائشیں اُس کی عطاء سے خالی نہیں ہوتیں۔ اور اس کی ظاہری ابتلاء میں اس کی نرمی شامل ہوتی ہے۔ لیکن ایمان اور عقل کی کمزوری نے لوگوں کو مدہوش کر دیا ہے اور اللہ کے بارے میں غفلت میں ڈال دیا ہے اور نتیجتاً وہ بہت زیادہ شکایت کرتے ہیں، اللہ سے منہ موڑ لیتے ہیں اور وقت کو برا بھلا کہتے ہیں۔

نہیں، اللہ کی قسم، دوبارہ اللہ کی قسم، ہم نے اُن آزمائشوں کا ایک سوواں حصہ بھی نہیں دیکھا جو ہمارے سے پہلے والوں نے نبی ﷺ کے زمانے سے لے کر ہمارے قریب تک کا سامنا کیا۔

تاہم، ہم اللہ سے ہمیشہ کی صحت اور خیر کی دعا کرتے ہیں۔
یہ نوٹ کرنا چاہیے کہ آزمائش بندے کی اللہ کے ذریعے توہین یا کمزوری کی قسم نہیں ہے جیسے کہ جاہل عوام سوچتے ہیں۔
بھوک، جنگیں، طاعون زیادہ تر بہترین پیش روؤں کے زمانے میں ہوا کرتی تھیں۔ عالم دین محی الدین نووی نے اپنی کتاب "الاذکار" میں کہا: "جان لو کہ موجودہ آزمائشیں ماضی کے مقابلے میں کم ہیں۔ حکومت اسلامیہ کے دور میں پانچ معروف طاعون تھے۔

1. یشیراوَیہ طاعون جو نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں 6 ہجری میں کچھ شہروں کو لاحق ہوا۔

2. عمواس طاعون شام میں حضرت عمر کے زمانے میں، جس میں 25,000 لوگ مر گئے جن میں ابو عبیدہ بن جراح بھی شامل تھے۔

3. جارِف طاعون حضرت ابن زبیر کے زمانے میں، جس میں حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) کے 73 یا 83 بچے فوت ہوئے۔

4. فتیات طاعون 87 ہجری میں۔

5. 131 ہجری میں ہونے والا طاعون۔

کسی طاعون سے کبھی بھی مقدس سرزمین (مکہ اور مدینہ) متاثر نہیں ہوا۔ نووی نے اپنی کتاب میں کہا: اور جو کوئی یہ سوچتا ہے کہ آزمائشیں (سزا کے طور پر) کسی بندے پر نازل ہوتی ہیں، وہ شخص جاہل اور بصیرت سے محروم ہے۔ بلکہ مؤمن کی آزمائش اس کے دین (سکت) کے مطابق ہوتی ہے۔

اس بنیاد پر، میں خود کو اور اپنےپیاروں کو اللہ تعالیٰ سے راضی ہونے اور اُس کا شکر گزار ہونے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اور اس کے مقدر شدہ امور پر صبر کرنے کی۔ اور رزق کے بارے میں اُس پر مکمل بھروسہ کرنے کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اور اسمانوں سے تمہیں رزق عطا کی جاتی ہے اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔" (سورہ الذاریات: 22-23)۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور میں نے جن اور انسان کو صرف اس لئےپیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں" (سورہ الذاریات: 56)۔

اللہ تعالیٰ نے جانا کہ مخلوق کی بعض بشری ضروریات ہیں جو ان کی عبادت پر مکمل توجہ کو متاثر کر سکتی ہیں، اس لیے اس نے ان کے رزق کی ضمانت دی تاکہ وہ پوری طرح اپنی عبادت میں مشغول رہ سکیں اور رزق کی تلاش میں مصروف نہ ہوں جس سے ان کی عبادت میں رکاوٹ ہو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا" یعنی میں نہیں چاہتا کہ وہ خود اپنے رزق کا انتظام کریں (ترجمہ کار کی طرف سے وضاحت) کیونکہ میں نے یہ ان کے لیے مکمل طور پر مقرر کیا ہے اور اس کی ضمانت دی ہے (یعنی قرآن میں یہ دائمی الفاظ)۔

اور (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: "اور میں نہیں چاہتا کہ وہ مجھے کھلائیں" کیونکہ میں قوی، بے نیاز (الصمد) ہوں جو نہ کھاتا ہے نہ کھلایا جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے، اس آیت کا اختتام اللہ کے کلمات پر ہے: "یقیناً اللہ سب رزق دینے والا ہے، سب سے قوی ہے، ابدی ہے" (سورۃ الذاریات: 58)۔ یعنی میں نہیں چاہتا کہ وہ خود کو پالتے رہیں کیونکہ میں ان کے لیے سب سے بڑا رزاق ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ وہ مجھے کھلائیں کیونکہ میں سب سے زیادہ قوی ہوں۔ اور جو اپنی ذات میں سب طاقت کا

مالک ہے، وہ کھانے کی ضرورت سے آزاد ہے۔ تو یہ جمع شدہ آیات بندوں کے رزق کے حوالے سے ایک ضمانت فراہم کرنی چاہیے... خاص طور پر اس کے کلمات: "یقیناً اللہ تمام رزق دینے والا ہے"۔
لہذا، اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ سمجھنے کا حکم دیا کہ ان کے رزق کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور اسے کسی مخلوق یا اس کی ظاہری "اسباب" سے منسلک نہ کریں اور اپنے رزق کو اپنی محنت سے منسلک نہ کریں۔ مومن اللہ کا شکر گزار ہوتا ہے جب اسے دن کے لیے بنیادی غذا مل جاتی ہے (بغیر کسی فضول خرچی کے)۔ نبی اکرم ﷺ کی اکثر غذا پانی اور کھجور تھی۔ اور جب وہ ﷺ یہ بھی نہیں پاتے تھے، تو وہ صبر ظاہر کرتے اور اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے۔ اکثر آپ ﷺ اتنی غذا نہیں پاتے تھے کہ پیٹ بھر سکے۔ آپ ﷺ کئی راتیں بھوکا رہتے اور ان کے خاندان کو کچھ نہیں ملتا تھا۔ اور اللہ کی قسم، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

اگر دنیا اچھے عمل کرنے والوں کو انعام ہوتا،
تو ظالموں کے لیے کوئی رزق نہ ہوتا،
نبیوں نے اس میں بھوک کا سامنا کیا،
پھر بھی اس میں مویشیوں کے پیٹ بھرے؛

اور مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ سچی پناہ طلب کرے، اس سے شدت سے دعاء کرے، خود کی خوشی اور اطمینان کے لیے دعاء کرے، مسلمانوں کے لیے دعاء کرے، نبی اکرم ﷺ سے جو دعائیں منقول ہیں ان سے پناہ طلب کرے، اور خاص طور پر صلاۃ الفاتح کے زریعے بار بار درود بھیجے کا نظرانہ جاری رکھیں۔ نبی کریم ﷺ رحمت کا دروازہ ہیں اور تمام خیر و برکتوں کا ذریعہ ہیں (ملک اور ملکوت میں)۔ اور نبی رحمت ﷺ کی ذات پر کوئی سا بھی درود حفظ کرنا کوئی غلط بات نہیں ہے، حالانکہ یہ صلاۃ الفاتح کے مقابلے میں بہت زیادہ درجات اور فضل میں کم ہے، مگر شیوخ نے ذکر کیا ہے کہ جو کوئی اس درود کو ہزار بار کہے جب اسے کوئی غم یا پریشانی ہو، اللہ اس غم یا پریشانی کو دور کرے گا۔ اور اسے وہ کچھ عطا کرے گا جو اس کے لیے مقدر ہے۔ اور جو کوئی اس درود کو طاعون کے دوران پڑھے گا، وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور جو کوئی اسے سمندر میں پڑھے گا، وہ ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔ اور بہت کچھ۔

اور وہ یہ درود ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلى سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ ، وعَلى آل سَيِّدِنا محمد ، صَلاة تُنْجِينا بِها مِن جَمِيعِ الأَهْوَالِ والآفاتِ ، وتَقْضِي لَنا بِها جَميعَ الحاجاتِ ، وتُطَهِّرُنا بِها مِن جَمِيعِ السَّيِّئاتِ ، وتَرْفَعُنا بِها عِنْدَك أَعْلى الدَّرَجاتِ ، وتُبَلِّغُنا بِها أَقْصَى الغاياتِ مِن جَمِيعِ الخَيْراتِ فِي الحَياةِ وَبَعْدَ المَماتِ

اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما، ایسی رحمت کے ذریعے جو ہمیں تمام مشکلات اور آفات سے نجات دے، ہماری تمام حاجات پوری کرے، ہمیں تمام برائیوں سے پاک کرے، اور ہمیں تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے، اور ہمیں دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیو تک پہنچا دے۔

اور یہ خاص اشعار ہیں جنہیں کچھ قابل اعتماد علماء نے جمع کیا ہے جو آگ، چوری اور تمام آزمائشوں سے حفاظت فراہم کرتے ہیں:

تُحْشَرُ مَعَ شَيْءٍ مِنْهُ يَسْتَعْمِلُ شَيْءٍ وَجَرَتْ أَجْنَحَةٌ عَلَى قَدِمٍ مُبْتَدِئَةٍ سَمْعٌ مَكْتُوبٌ شَاهِدٌ وَجِسْمٌ كَامِلٌ لَمْ تَرَاهُ عَيْنٌ بَصِيرَةٌ عَائِدَةٌ سَامِيَةٌ وَمِنْ بَعْدِهِ عَاشَ أَوْصَافَكَ وَفَضَائِلُكَ تَذْكُرُهَا فَآمِنٌ مِنْهَا وَحُرَمُهَا

اور اس دنیا اور آخرت کی ہر خوف سے حفاظت کے لیے صبح شام یہ کلمات تین بار کہنا چاہیے:

أَعْدَدْتُ لِكُلِّ هَوْلٍ أَلْقَاهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ. وَ لِكُلِّ هَمٍّ وَ غَمٍّ مَا شَاءَ اللهُ. وَ لِكُلِّ نِعْمَةٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ. وَ لِكُلِّ رَخَاءٍ وَ شِدَّةٍ الشُّكْرُ لِلَّهِ. وَ لِكُلِّ أُعْجُوبَةٍ سُبْحَانَ اللَّهِ. وَ لِكُلِّ ذَنْبٍ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ. وَ لِكُلِّ مُصِيبَةٍ إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. وَ لِكُلِّ ضِيقٍ حَسْبِيَ اللَّهُ. وَ لِكُلِّ قَضَاءٍ وَ قَدَرٍ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ. وَ لِكُلِّ طَاعَةٍ وَ مَعْصِيَةٍ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. وَ لِكُلِّ حَرَكَةٍ وَ سُكُونٍ بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

ہر خوف کے لیے جو میں دنیا اور آخرت میں سامنا کروں گا، میرے تیار کردہ تحفظات ہیں: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔"

ہر فکر اور غم کے لیے، میرے تیار کردہ تحفظات ہیں: "جو اللہ چاہے۔"

ہر نعمت کے لیے، میری تیار کردہ ردعمل ہے: "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔"

ہر آرام اور سختی کے لیے، میری تیار کردہ ردعمل ہے: "تمام شکر اللہ کے لیے ہے۔"

ہر حیرت انگیز چیز کے لیے، میری تیار کردہ ردعمل ہے: "اللہ ہر شک سے بلند ہے۔"

ہر گناہ کے لیے، میری تیار کردہ رد عمل ہے: "میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں۔"

ہر مصیبت کے لیے، میری تیار کردہ رد عمل ہے: "یقیناً ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔"

ہر تنگی کے لیے، میری تیار کردہ رد عمل ہے: "اللہ میرا کافی ہے۔"

ہر قضا و قدر کے لیے، میری تیار کردہ رد عمل ہے: "میں اللہ پر مکمل اعتماد کرتا ہوں۔"

ہر اطاعت اور نافرمانی کے لیے، میری تیار کردہ رد عمل ہے: "اللہ کے سوا کوئی قوت یا طاقت نہیں، سب سے بلند اور عظیم اللہ کے سوا۔"

ہر حرکت اور سکون کے لیے، میری تیار کردہ رد عمل ہے: "اللہ کے نام سے، سب سے مہربان، سب سے رحیم۔"

اور اللہ کا ذکر ہر صورت میں فائدہ مند ہے، قلیل مدت اور طویل مدت دونوں میں۔ اور اللہ کے ذکر سے غافل ہونے سے بچو۔ کتاب "خالص سونا" میں ابن جزئی نے کہا ہے: اللہ کا ذکر کی بہت سی صورتیں ہیں اور ہر صورت کے مخصوص فوائد اور نتائج ہیں۔

(لا إله إلا الله) کو دہرانے کے نتیجے میں خاص توحید حاصل ہوتی ہے، عام توحید ہر مومن حاصل پا سکتا ہے۔

(الله أكبر) کو دہرانے کے نتیجے میں تعظیم حاصل ہوتی ہے۔ وہ اسمائے الہیہ جو رحمت اور کمال کے معنی رکھتے ہیں جیسے "بہت مہربان"، "بہت رحم والا"، "سخی"، "بہت معاف کرنے والا"، شکر، مضبوط امید اور محبت پیدا کرتے ہیں۔ نیک عمل کرنے والا بے شک محبوب ہوتا ہے (یعنی اللہ کے ان خوبصورت ناموں کو یاد کر کے آپ اس سے محبت کریں گے)۔ اور (لا حول ولاقوۃ إلا باللہ العلي العظیم) اور (حسبنا اللہ ونعم الوکیل) دہرانے کے نتیجے میں اللہ پر مکمل اعتماد اور کامل بھروسہ حاصل ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے سے رسول اللہ ﷺ کی محبت بڑھتی ہے اور ان کی سنت کی پیروی ہوتی ہے۔ (استغفار) معافی طلب کرنے سے اللہ کے ساتھ تقویٰ میں مستقل مزاجی اور توبہ کے شرائط پورا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اور یہ سب ذکر کی ایک شکل میں شامل ہے جو "اللہ اللہ" ہے۔ یہ سب سے اعلیٰ مقصد ہے اور سب کچھ اس کی طرف واپس لوٹتی ہے۔

اور خاص توحید یہ ہے کہ تمام عمل اللہ کی طرف سے ہی سمجھا جائے۔ اور یہ انکشاف کے ذریعہ ہوتا ہے، قانونی دلیل کے ذریعہ نہیں۔ کیونکہ قانونی دلیل ہر مومن کے لیے قابل حصول ہے۔

اور جو شخص ان تمام کلیمات کو حفظ نہیں کر سکتا، اس کے لیے صبح و شام سورۃ الاخلاص اور پناہ طلب کرنے والی سورتیں (سورۃ الفلق اور الناس) پڑھنا کافی ہے۔

اور صبح شام:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ

اور یہ کہنا بھی اس کے لیے کافی ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اور جو شخص ان سب کو انجام دینے سے قاصر ہو، تو صبح اور شام کے لیے اس کے لیے ورد لازم (سلسلے کا وظیفہ) اور خانقاہ میں وظیفہ کے لیے حاضر ہونا کافی ہے اور ہمیشگی کے ساتھ وضو میں رہنا ضروری ہے۔ اور لوگوں کے جھگڑو اور نقائص تلاش کرنے والوں سے ملنے میں کوئی فائدہ نہیں، اور جادو اور علم نجوم کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ نقصان اور فائدہ صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور وسیلہ نبی ﷺ کی زات اقدس ہے۔

میں اپنے اور آپ کے لیے اللہ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہوں کہ ہمیں اور آپ کو ایسی چیز عطاء فرمائے جو دونوں جہانوں میں ہماری آنکھوں کو حیرت زدہ کر دے اور اللہ مجھے اور آپ کو عزت و وقار اور زہد کاملہ سے نوازے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

,ابراہیم بن الحاج عبد اللہ التجانی۔

1358 ھجری کے آخری أیام ۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِهِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ

وَعَلَى آله

حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

مکتوب نمبر 30

الحمد اللہ: تمام تعریفیں اللہ کی لیے ہے۔ اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بیشک اللہ ا پنے بندوں کے احوال سے واقف ہے۔

یہ خط بروز جمعہ، شوال کے مہینے کی (۸ شوال المکرم) آٹھویں تاریخ کو، سال ۱۳۷۵ ہجری میں، اپنے دوستوں کے لیے وصیت اور بشارت کے طور پر لکھا گیا ہے، جو ہم سے دور ہیں:

شعر

اے اللہ کے اولیاء، جب لوگ مکر کریں، تو اللہ ہمارا مولا ہے، صبر کریں۔

وليكم أولياء الله إذ مكروا مكراً ,هو الله مولى الخلق فاصطبروا

ہم اللہ کے ساتھ پناہ لیتے ہیں ،ذکر و قرآن کے ساتھ ، جب وہ مکر کریں۔

إنا نلوذ به إني أحصنكم ,به وبالذكر والقرآن إذ مكروا

میں نے اپنے معاملے کو خالقِ کائنات کے سپرد کیا، جو بادشاہوں کو قہر اور کافروں کو رسوا کرتا ہے۔

فوضت أمري إلى باري البرية قهار, الملوك ومخزي كل من كفروا

ہم نے اس پر بھروسہ کیا اور اسی سے مدد مانگی، لہذا جو کچھ بھی غیر لائے گا، نہ کوئی فائدہ نہ نقصان۔

وقد وثقنا به به اعتصمنا فما ,يأتي به الغير لا نفع ولا ضرر

یہ ہماری مضبوط پکڑ ہے، اے ہمارے دوستوں، ایمان کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

وتلك عروته الوثقى أحبتنا ,فلتمسكوا بعرى الإيمان تنتصروا

جو ہمارے دوستوں کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے، وہ کھل کر یا پوشیدہ طریقے سے کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔

ضر الذي رام ضيراً للأحبة في, سر وجهر ولا ينجو لنا الضرر

ایک ذلیل کا تیر اس کے گلے پر لگا، آسمان کا جبار نہ اسے چھوڑے گا نہ اس کے اثرات۔

أصاب في نحره سهم المهين جبار, السماء فما يبقى وما يذر

ظالموں نے مجھے کبھی بھی ذلیل نہیں کیا، اور نہ ہی ان کو کامیابی ملی، کیونکہ اس نے کریم کی پناہ لی۔

ما سام ضيما جنابي المعتدون وا, وى للكريم فما ذلوا وما خسروا

میرا رب میرے دشمنوں کو تباہ کرے گا، میں نے اس کی پناہ لی ہے اور ہمیشہ کامیاب رہوں گا۔

ربي يمزق أعدائي يبيدهم ,به استجرت وطول الدهر أنتصر

وہ انہیں ہر وقت عبرت دیتا ہے، مگر وہ اپنی غفلت اور اندھے پن میں ہیں، کاش کہ وہ دیکھیں۔

يريهم كل حين عبرة وهم, في غيهم وعمـــاهم ليتهم بصروا

میں دیکھتا ہوں کہ سوائے اس کے کوئی بھی عمل کرنے والا نہیں، ہر چیز اسی کی تقدیر سے ہوتی ہے۔

أرى بأن لا سواه فاعلاً أبداً, وكل شيء جرى يجري به القدر

نہیں، ہمیں کوئی بھی چیز نہ دینے والی ہے نہ روکنے والی، سوائے اس کے، چاہے وہ کتنے ہی طاقتور کیوں نہ ہوں۔

لا : لا نرى مانعاً لنا عطاء ولا,معطى سواه ولو جلوا ولو قدروا

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، خوف اور لالچ سے، اس کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں، میرے لیے کافی ہے جس کی قدر ہے۔

أستغفر الله من خوف ومن طمع ,فيما سواه فحسبي من له قدر

اے میرے قوم، اللہ اللہ، فتنہ نہ جگاؤ، صبر کرو اور کامیاب ہو جاؤ۔

الله الله يا قومي فلا أبداً, توقظ بكم فتنة بالصبر فانتصروا

کبھی نہ مارو، کبھی نہ گالی دو، اور اگر مارو تو صبر کرو، کیونکہ تم صابر ہو۔

لا تضربوا أبداً لا تشتموا أبداً ,وإن ضربتم فصبراً إنكم صبر

جب تم اپنے پیش روؤں کو دیکھو، جو معاف کرتے اور صاف دل تھے، جب دوسرے مکر کرتے تھے۔

إذا نظرتم إلى من قبلكم من تقا, قد عفوا وصفوا إذ غيرهم مكروا

تم ہدایت یافتہ ہو، صبر کے ساتھ کامیابی حاصل کرو، کیونکہ کامیابی صبر میں ہے، اور بلند وہ ہیں جو معاف کرتے ہیں۔

هديتم الصراط النصر فاصطبروا ,فالنصر في الصبر والأعلون من غفروا

اگر ہمیں اللہ کے مساجد سے روکا گیا تو، یہ پہلی بار نہیں، اور قوم نے صبر کیا۔

إذا منعنا مساجد الإله فما, هذا بأوله والقــوم قــد صبروا

ہم اپنے پیش روؤں کے نقش قدم پر چلیں گے، ہمارے لیے مصطفیٰ ﷺ کی پیروی میں ایک بہترین مثال ہے، اور حق کامیاب ہوتا ہے۔

نحذوا حذو الذين قبلنا فلنا, بالمصطفى أسوة والحق ينتصر

ہاں، ہمارے رہنما اور اس کے خاندان کو نکالا گیا، اور بعد میں واپس آئے جب عمرہ کرنے آئے۔
نعم قد أخرج هادينا وأسرته ,وبعد صدوه حين جاء يعتمر

یقیناً، کیا یہ نبی کے دین کو نقصان پہنچا سکتا ہے؟ تو فخر کرنے والوں کے اعمال سے پریشان نہ ہو۔
أجل وهل ضر ذا دين النبي كذا ,فلا يشوشكم أفعال من بطروا

اللہ کی فوج طاقتور ہے، غالب ہے، ہم دشمنوں پر ہمیشہ اس کی مدد سے غالب رہتے ہیں۔
الله جند قوى غالب فنرى ,فوق العدى أبدأ بنصره فذروا

میں اللہ کے سپرد اپنے دوستوں کو کرتا ہوں، جو انہیں محفوظ رکھے، جہاں بھی وہ ہوں، چاہے وہ گاؤں میں ہوں یا شہر میں۔
أستودع الله أحبابي يحوطهم, بحفظه حيثما كانوا بدوا وقروا

وہ ہمارا محافظ ہے اور ان کا نابود کرنے والا ہے، اگر وہ مذاق اڑائیں، تو میرا اللہ ہی میرا کافی ہے۔
هو الحفيظ لنا وهو المبيد لهم ,إن يسخروا فإلهي حسب من سخروا

ہم نے اس کے ساتھ فتح حاصل کی اور ہم وحی کے امانت دار کی سنت پر چلتے ہیں، اور جہاں بھی کافروں نے شکریہ ادا کیا۔
به انتصرنا ونقفو سنة لأمين, الوحي نشكر ربا حيثما كفروا

ہمارے لیے وقت اللہ کے ذکر میں خوشگوار ہوا، جیسے صحابہ کرام، جب وہ غائب ہوتے یا حاضر ہوتے۔
صفا لنا الوقت في ذكر الإله كما ,كان الصحابة إن غابوا وإن حضروا

انہیں تمہارا ذکر اللہ کا یاد کرنا برا لگتا ہے، تم رسول کے پیچھے کھڑے ہو، جس کی زندگی پاکیزہ تھی۔
يسوؤهم سردكم ذكر المهيمن تقفون, الرسول الذي طابت له السير

میرا رب ہمیں ہمیشہ اللہ کے ذکر پر قائم رکھے، یہاں تک کہ جماعتیں مل جائیں۔
ربي يثبتنا مدى الدهور على, ذكر الإله وحتى تلتقي الزمر

مصطفیٰ کے ساتھ، منتخب، منصور کی حکومت، اللہ ان پر درود بھیجے جہاں بھی وہ کامیاب ہوں۔
بالمصطفى المنتقى المنصور دولته, صلى الإله عليه حيثما نصروا

خوف زدہ اور کانپتے غلام کی دعا قبول کر، بدوی اور شہری اس کی اذیت کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں۔
أجب دعاء عبيد خائف وجل, تحزبت لأذاه البدو والحضر

نہیں، نہیں، اس کے پاس نہ کوئی چال ہے نہ مددگار، اور اس کا خالق ہی اس کے خطرے سے ڈرنے والا کافی ہے۔
لا ، لا له حيلة أو ناصر وكفا , من براه إذا يخشى به خطر

تیری حفاظت کا پردہ میرے اوپر ہے اور تیری نظر ہے، میں ان کے مکر سے خوفزدہ نہیں ہوں۔
علي سترك مسبول وعينك نا ,ظر إلي فلا أخشى إذا مكروا

ان کی جماعت کو بکھیر دے اور منتشر کر دے، اور ہمیں ذکر کے ذریعے جو کچھ عطا کیا ہے اسے ہمیشہ کے لیے جاری رکھ۔
بدد وشتت وفرق جمعهم وأدم, ما قد حبوت لنا بالذكر ننتصر

میری دعا قبول فرما اور جلدی کر اے کریم، اے جبار، اے قہار، جو ان کو مغلوب کرتا ہے۔
أجب دعائي وعجل يا كريم و يا ,جبار فعال يا قهار من قهروا

سب سے بہترین انسان کے دشمنوں کو تباہ کر دے، اللہ ان پر درود بھیجے، کیونکہ وہ میرے لیے مددگار ہیں۔
دمرت أعداء خير الخلق أجمعهم ,صلى الإله عليه فهو لي وزر

اور ان کے اہلِ بیت پر، ان کی عظمت و قدر کے مطابق۔

وعلى آله حق قدره ومقداره العظيم